# دروس التعبیر

عربی زبان میں مضمون نگاری
فن ترجمہ اور تعبیر وانشاء کے موضوع پر ایک رہنما کتاب

تالیف
سید جاوید احمد ندوی


TABREZ. BHAGALPURI


سمیع بک ڈپو
شباب مارکیٹ، ندوہ روڈ، لکھنؤ۔۲۲۶۰۲۰، یوپی

# دروس التعبیر

[یعنی ایک ایسی کتاب جس میں عربی زبان کے اندر مضمون نگاری و انشاء پردازی اور فن ترجمہ کی طرف نہایت ہی سہل اور آسان طریقہ پر رہنمائی کی گئی ہے، نیز عربی تعبیرات سے ذہنی اور ذوقی مناسبت پیدا کرنے کی خاطر مناسب اور فطری طریقے دریافت کئے گئے ہیں، مشکل اردو تعبیرات کی نشاندہی کر کے عربی متبادل تعبیرات کی طرف رہنمائی کی گئی ہے، عربی زبان کے بعض ایسے جدید مسائل سے بھی تعرض کیا گیا ہے جو مروجہ کتبِ نحو کے اندر نہیں پائے جاتے۔]

تالیف

سیّد جاوید احمد ندوی

ناشر:

سمیع بکڈپو

لکھنؤ

﴿جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ ہیں﴾


| | | |
|---|---|---|
| نام مؤلف | : | سیّد جاوید احمد ندوی |
| نام کتاب | : | دروس التعبیر |
| تعداد اشاعت | : | ایک ہزار |
| اشاعت باراوّل | : | جون ۲۰۱۱ء |
| اشاعت باردوم | : | ۲۰۱۶ء (مع ترمیم واضافہ) |
| اشاعت بارسوم | : | فروری ۲۰۲۰ء |
| ضخامت | : | ۱۷۶ صفحات. |
| قیمت | : | ۱۵۰ (ایک سو پچاس روپے) |
| ناشر | : | صفہ اکیڈمی، اجمیر |

کتاب ملنے کے پتے:

- صفہ اکیڈمی، اجمیر، جامعہ معین الدین چشتی، اجمیر (راج) 9782151711,9782151722
- جامعہ اسلامیہ، مظفر پور، قلندر پور، اعظم گڑھ (یوپی) 09450740862
- مکتبہ ندویہ، دارلعلوم ندوۃ العلماء، ٹیگور مارگ، لکھنؤ (یوپی) 08960997707
- دارین بک ڈپو، ٹیگور مارگ، ندوہ روڈ، لکھنؤ (یوپی) 09803287509
- مکتبہ شاہ ولی اللہ، B25/1، رحمان کمپلیکس بٹلہ ہاؤس، نئی دہلی 09899166988
- گلوبل پبلی کیشن، ۲۲۰، کے کے کمپلیکس، رام گنج بازار، جے پور 09460866130

# فہرستِ مضامین


| نمبر شمار | عناوین | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| ۱ | عرض ناشر | 8 |
| ۲ | مقدمہ: حضرت مولانا سیّد محمد رابع حسنی ندوی دامت برکاتہم | 10 |
| ۳ | تقریظ: حضرت مولانا ڈاکٹر تقی الدین ندوی مظاہری دامت برکاتہم | 12 |
| ۴ | عرضِ مولف: | 13 |
| ☆ | فصل اول (مبادیات واساسیات) | 16 |
| ۴ | ۱۔تعبیر کی تعریف: | 16 |
| ۵ | دوزبانوں کے درمیان تقابل | 17 |
| ۶ | ایک زندہ مثال | 17 |
| ۷ | دوسری مثال | 18 |
| ۸ | تیسری مثال | 18 |
| ۹ | تنبیہ | 20 |
| ۱۰ | ۲۔قواعدِ نحووصرف کی مشق: | 25 |
| ۱۱ | زبانیں کس طرح وجود میں آتی ہیں؟ | 25 |
| ۱۲ | عربی اصول وقواعد کی دوشاخیں | 26 |
| ۱۳ | قواعد نحووصرف کیسے پڑھیں؟ | 26 |
| ۱۴ | مشق واجراء کی ضرورت | 28 |

| | | |
|---|---|---|
| ۱۵ | ۳۔کلمات کا اشتقاق اور اس کی اہمیت | 29 |
| ۱۶ | عربی زبان کا امتیاز | 31 |
| ۱۷ | ابواب سے واقفیت کے فوائد | 32 |
| ۱۸ | علم اشتقاق کی ضرورت وافادیت | 33 |
| ۱۹ | ۴۔صلات کی اہمیت: | 35 |
| ۲۰ | صلات کا علم سماعی ہے قیاسی نہیں | 35 |
| ۲۱ | مفردات ومرکبات کے درمیان فرق | 38 |
| ۲۲ | فاعل ومفعول کا فعل کے معنی پر اثر | 39 |
| ۲۳ | ۵۔نحوی ترکیب کی ضرورت اور اس کی حیثیت | 44 |
| ☆ | فصل دوم (قابلِ لحاظ اور ضروری باتیں) | 46 |
| ۲۴ | ۱۔لفظی اشتراک ومعنوی فروق | 46 |
| ۲۵ | ۲۔لفظی ومعنوی اشتراک اور تلفظاتی فروق | 58 |
| ۲۶ | ۳۔ضرب الامثال اور کہاوتوں کی اہمیت | 67 |
| ۲۷ | ۴۔عربی زبان کی وسعت وتنوع پر ایک نظر | 80 |
| ☆ | فصل سوم (مرکزی مباحث) | 106 |
| ۲۸ | ۱۔مشکل تعبیرات کی طرف رہنمائی: | 106 |
| ۲۹ | بس ایسا لگتا ہے / بس ایسا لگا | 107 |
| ۳۰ | نہیں لگتا / ما عسی | 109 |
| ۳۱ | کرنا ہوگا / کرنا پڑیگا | 109 |

| | | |
|---|---|---|
| ۳۲ | کرنا پڑا | 110 |
| ۳۳ | جب بھی / جب کبھی | 110 |
| ۳۴ | چاہے جس قدر / چاہے جتنا | 110 |
| ۳۵ | خواہ / سواء | 111 |
| ۳۶ | سکتا ہے / سکتے ہو / سکتا ہوں | 112 |
| ۳۷ | کرنے دو / جانے دو | 113 |
| ۳۸ | پھر کرنے لگا | 114 |
| ۳۹ | پھر نہیں پڑھا | 114 |
| ۴۰ | اظہار تعجب کے واسطے | 114 |
| ۴۱ | مارے خوشی کے/ مارے غم کے | 115 |
| ۴۲ | جونہی / جیسے ہی | 115 |
| ۴۳ | جوں جوں / جیسے جیسے / جتنا / جس قدر | 116 |
| ۴۴ | کون کون | 117 |
| ۴۵ | طے شدہ بات ہے | 118 |
| ۴۶ | کی حیثیت سے | 118 |
| ۴۷ | کرتے کرتے | 119 |
| ۴۸ | کیا دوست کیا دشمن | 120 |
| ۴۹ | ہونا/ انجام پانا | 120 |
| ۵۰ | "یوشك" کا استعمال | 121 |

| | | |
|---|---|---|
| ۵۱ | "ما کاد "اور "لا یکاد" کا استعمال | 121 |
| ۵۲ | "عسیٰ" کا استعمال | 122 |
| ۵۳ | "لیس بوسعه" کا استعمال | 122 |
| ۵۴ | "سویاً" اور "معاً" کا استعمال | 123 |
| ۵۵ | "مخافة "اور "خشیة" کا استعمال | 124 |
| ۵۶ | "مدی" اور "مبلغ" کا استعمال | 124 |
| ۵۷ | "بالإضافة إلی ذلك" کا استعمال | 125 |
| ۵۸ | "فضلاً عن" کا استعمال | 126 |
| ۵۹ | "علی الرغم من" کا استعمال | 127 |
| ۶۰ | ۲۔هل، همزه اور ما استفہامیہ کے مواقع استعمال | 128 |
| ۶۱ | ۳۔أو، إما اور أم کے مواقع استعمال | 131 |
| ۶۲ | ۴۔حروف ایجاب کے مواقع استعمال | 133 |
| ۶۳ | ۵۔تحذیر کا بیان | 134 |
| ۶۴ | ۶۔اسمِ تفضیل کا بیان | 135 |
| ۶۵ | ۷۔اضافت کا بیان | 137 |
| ۶۶ | ۸۔اسماء عدد کی بحث | 141 |
| ۶۷ | ۹۔اعداد وصفی | 149 |
| ۶۸ | ۱۰۔اعداد مؤکد کا بیان | 155 |
| ☆ | فصل چہارم (رہنما مضامین) | 156 |

| | | |
|---|---|---|
| ۶۹ | ۱۔مطالعہ کی ضرورت: | 156 |
| ۷۰ | مشاہیر کا ذوق مطالعہ | 157 |
| ۷۱ | مطالعہ کیسے کریں؟ | 160 |
| ۷۲ | ۲۔ذوق کی رہنمائی: | 162 |
| ۷۳ | ذوق کب بنتا ہے؟ | 163 |
| ۷۴ | صحیح اور پختہ ذوق کی ضرورت | 163 |
| ۷۵ | ایک اہم اقتباس | 164 |
| ۷۶ | ۳۔الفاظ کا ذخیرہ: | 166 |
| ۷۷ | ایک غلط فہمی کا ازالہ | 166 |
| ۷۸ | لفاظی نہیں الفاظ اندوزی | 167 |
| ۷۹ | ۴۔مضمون نگاری کا فن | 169 |
| ۸۰ | ایک آسان تدبیر | 170 |
| ۸۱ | دوسری تدبیر | 171 |
| ۸۲ | تیسری تدبیر | 172 |
| ۸۳ | ۵۔ترجمہ کا فن | 173 |
| ۸۴ | مشق واجراء | 173 |
| ۸۵ | ایک اہم اقتباس | 174 |


☆

# عرض ناشر

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على أشرف الأنبياء والمرسلين وعلى آله وصحبه أجمعين ،أما بعد

موجودہ دور میں مختلف علوم وفنون میں تسہیل وتیسیر کا عمل جاری ہے،اصول وضوابط اور قواعد وگرامر سے لیکرفن کی باریکیاں سب کچھ مرتب ومنظم اور سہل اسلوب میں پیش کیا جارہا ہے، جو علوم بالکل خشک اور دماغ سوز سمجھے جاتے تھے آج ان کو ایسا دلچسپ بنادیا گیا ہے کہ انتہائی آسانی کے ساتھ ان کی تعلیم ہورہی ہے،انگریزی زبان اس سلسلہ میں بطور مثال پیش کی جاسکتی ہے۔

عربی زبان وادب کی تعلیم سے متعلق اردو زبان میں بھی اس نہج پر کام کی ضرورت کا احساس اہل علم کو ہے،اسی سلسلہ کی ایک اہم کڑی ''دروس التعبیر'' ہے،جس کے مؤلف جناب مولانا سید جاوید احمد صاحب ندوی صاحب ہیں،آپ جامعہ اسلامیہ مظفر پور،اعظم گڑھ یوپی میں طویل عرصے سے تدریس کے ساتھ ساتھ بحث وتحقیق اور تصنیف وتالیف سے بھی وابستہ ہیں۔

اس کتاب میں عربی تعبیر وانشاء سے متعلق جو معلومات پیش کی گئیں ہیں وہ تعبیر انشاء کی تعلیم میں نہایت مفید ہیں،اور عام کتب میں بآسانی نہیں ملتیں،ایک اہم بات یہ ہے کہ کتاب کا اسلوب اپنے موضوع کے عین مطابق ہے،پوری کتاب سہل اسلوب میں لکھی گئی ہے،طویل جملوں سے اجتناب کرتے ہوئے مختصر جملوں کا انتخاب کیا گیا ہے،یہ اسلوب برصغیر کے کم ہی اہل قلم کی تحریروں میں دیکھنے کو ملتا ہے،اس اسلوب میں قوت وکشش ہے جو قاری کو پڑھنے پر مجبور کرتا ہے،تعبیر کی تعریف،اشتقاق کے مباحث اور مضمون نگاری کے اصول وضوابط کا تذکرہ بطور نمونہ ملاحظہ کیا جاسکتا ہے،اس طرح یہ کتاب اپنے اس اسلوب میں،اس نہج پر کام کے خواہش مند دیگر اہل قلم کے لئے ایک نمونہ اور ایک دعوت فکر وعمل بھی ہے۔

کتاب کی تالیف کے پس منظر پر روشنی ڈالتے ہوئے مؤلف گرامی تحریر فرماتے ہیں:

''راقم سطور کو پچھلے کوئی دس گیارہ سال کے عرصہ سے عربی انشاء وتعبیر کے موضوع پر طلبہ سے مشق وتمرین کرانے اور ان کی رہنمائی کا فریضہ انجام دینے کے دوران بعض چیزوں کی ضرورت محسوس ہوئی،اور یہ خیال آیا کہ بعض ضروری باتیں ایسی بھی ہیں کہ اگر ان

کو مرتب کر دیا جائے تو انشاء اور تعبیر کے میدان میں طلبہ کے لئے مفید ہو سکتی ہیں۔

چنانچہ اس مقصد سے ان ضروری اور مفید باتوں اور اہم تعبیراتی نکات کے جمع و ترتیب کا کام شروع کر دیا گیا، جن کا اجمالی خاکہ کچھ اس طرح بنتا ہے:

- تعبیر کیا ہے؟
- دو زبانوں کی تعبیرات کے درمیان فرق۔
- صلات کا فعل کے معنی پر اثر۔
- فاعل و مفعول بہ کی نسبت سے فعل کے معنی پر اثر۔
- اشتقاق کی اہمیت۔
- اردو اور عربی زبان کے الفاظ کے مابین لفظی اشتراک و معنوی فروق۔
- لفظی و معنوی اشتراک اور تلفظاتی فروق۔
- ضرب الامثال اور کہاوتوں کی اہمیت۔
- عربی زبان کی وسعت و تنوع پر ایک نظر۔
- مشکل تعبیرات کی طرف رہنمائی۔
- مضمون نگاری کا فن۔
- ترجمہ کا فن''۔

یہ کتاب پہلی بار جون ۲۰۱۱ء میں شائع ہوئی تھی اور اس نے بڑی مقبولیت حاصل کی، شائقین کی طرف سے مسلسل تقاضوں پر دوسرا ایڈیشن مفید اضافوں کے ساتھ پیش خدمت ہے، ہم بارگاہ ایزدی میں سجدۂ شکر ادا کرتے ہیں، نیز مؤلف گرامی کے بھی ہم شکر گذار ہیں کہ انہوں نے اپنے طویل تجربات کا خلاصہ پیش کر کے عربی زبان و ادب سے وابستہ اساتذہ و طلبہ کو اس سے استفادہ کا موقع فراہم فرمایا، جزاہ اللہ خیر الجزاء۔

محمد ہارون مظاہری

صفہ اکیڈمی اجمیر

۲۳ر نومبر ۲۰۱۵ء مطابق ۱۰ر صفر ۱۴۳۷ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# مقدمہ

## جناب حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی دامت برکاتہم

[جانشینِ مفکرِ اسلام، صدر آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ و ناظم ندوۃ العلماء لکھنؤ]

**الحمد لله و كفى و سلام على عباده الذين اصطفى و بعد.**

عصرِ حاضر میں صحافت اور انشاء پردازی کا فن بہت ترقی کر چکا ہے، دنیا میں اس سے بے شمار کام لئے جاتے ہیں، ادب و انشاء اس زمانے میں محض لطفِ مجلس، یا آسودگیٔ ذوق کی خاطر نہیں ہے، اس کا استعمال با مقصد اور مفید بنایا جا چکا ہے، نشر و اشاعت اور تبلیغ و دعوت کے سلسلہ میں اس کی خدمات نا قابلِ انکار ہیں، آج کی متمدّن اور ترقی یافتہ دنیا اپنے سب کاموں میں اس کی محتاج ہے۔

عربی انشاء پردازی کی اسی اہمیت کے پیشِ نظر فضلاء دارالعلوم ندوۃ العلماء نے انشاء اور تعبیر کا ایک مفید سلسلہ ''معلم الانشاء'' کے نام سے مرتب کیا جو بہت مقبول ہوا، یہ سلسلہ عربی مدارس کے طلبہ کی پوری طرح رہنمائی کرتا ہے اور عربی مدارس اور یونیورسیٹیوں میں عربی انشاء پردازی کے نصاب کے طور پر داخلِ نصاب ہے، یہ سلسلہ اب بھی جاری ہے، پیشِ نظر کتاب ''دروس التعبیر'' اسی سلسلہ کی ایک اچھی کوشش ہے، جس کے مصنف مولوی سیّد جاوید احمد ندوی ہیں۔

اس کتاب میں عربی زبان میں مضمون نگاری و انشاء پردازی کے سلسلہ میں آسان طریقہ اپنانے کی کوشش کی گئی ہے، نیز اردو زبان کی مشکل تعبیرات کی عربی متبادل تعبیرات کی طرف رہنمائی کی گئی ہے، فاضل مصنف نے نحو و صرف کے بنیادی قواعد اور اصول بیان کرنے

کے ساتھ ساتھ عملی مشقیں اور تمرینات بھی دی ہیں جو کسی بھی زبان کو سیکھنے کا مفید طریقہ ہے، یہ مشقیں خشک اور بے جان نہیں ہیں، بلکہ ان میں تنوع، زندگی اور دلچسپی ہے، ان کا تعلق عموماً روز مرّہ کی زندگی اور طلبہ کی دنیا سے ہے، جو اگرچہ محدود اور مختصر ہے مگر متنوع اور دلچسپ ہے، ان مشقوں میں طلبہ کی ضرورت کے الفاظ اور گرد و پیش کی ضروریات موجود ہیں، اور ان کی مدد سے اپنے ماحول کا اظہار کر سکتے ہیں۔

پیشِ نظر کتاب چار فصلوں پر مشتمل ہے، فصل اول تعبیر کی تعریف، نحوی وصرفی قواعد کی عملی مشق اور کلمات کے اشتقاق اور صلات کے بیان پر مشتمل ہے، فصل دوم لفظی اشتراک اور معنوی فروق کی تفصیل، ضرب الامثال اور کہاوتوں پر مشتمل ہے، فصل سوم میں اردو کی مشکل تعبیرات کے عربی متبادل کی طرف رہنمائی کی گئی ہے، اور مثالوں کے ذریعہ سمجھانے کی کوشش کی گئی ہے، جو مبتدی طالب علم کے لئے مفید ہے، فصل چہارم میں مطالعہ کی ضرورت اور اہمیت بیان کی گئی ہے، اور زبان کا ذوق کیسے بنتا ہے؟ مشاہیرِ علم وفن کے اقتباسات سے اس کو سمجھانے کی کوشش کی ہے، کتاب کے آخر میں ذخیرہ الفاظ کی اہمیت، فنِ ترجمہ اور مضمون نگاری سیکھنے کی بعض مفید تدابیر کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

امید ہے کہ یہ کتاب عربی مدارس کے طلبہ کے لئے مفید اور موزوں ثابت ہوگی، اللہ تعالیٰ اس کو مفید اور نافع بنائے (آمین)۔

(حضرت مولانا) سید محمد رابع حسنی ندوی

(ناظم ندوۃ العلماء لکھنؤ)

۲۰/دسمبر/۲۰۱۰ء-۱۳/محرم/۱۴۳۲ھ

# تقریظ

## حضرت مولانا ڈاکٹر تقی الدین ندوی مظاہری دامت برکاتہم

[سابق استاذِ حدیث جامعۃ الامارات، ابوظبی، وحال بانی وسرپرست جامعہ اسلامیہ ومرکز الشیخ ابی الحسن الندوی للبحوث والدراسات الاسلامیۃ، مظفرپور، اعظم گڑھ]

**الحمد لله رب العالمين ، والصلوة و السلام على محمد بن عبد الله الأمين ، و على آله و صحبه أجمعين ،أما بعد!**

مجھے مسرت ہے کہ ہمارے جامعہ کے فاضل مدرس عزیز گرامی مولانا سید جاوید احمد ندوی کی کتاب ''دروس التعبیر'' پر چند کلمات تحریر کررہا ہوں، عزیز موصوف نے عربی زبان سے اردو، اور اردو زبان سے عربی زبان میں ترجمہ کرنے وانشاء پردازی کے سلسلہ میں یہ رہنما کتاب تالیف کی ہے، وہ عربی واردو کی بعض تعبیرات جو عام طور پر مشکل سمجھی جاتی ہیں، اور طلبہ سے ان میں غلطیاں ہوتی ہیں ان کی فہرست تیار کرکے مناسب انداز میں ان کی تسہیل کی ہے۔

اسی طرح عدد ومعدود لکھنے میں عام طور پر غلطی واقع ہوتی ہے، اس کتاب میں موصوف نے عملی مثالوں کے ذریعہ طلبہ کو سمجھانے کی کوشش کی ہے، اور دیگر ان باتوں کی طرف بھی اشارہ کیا ہے جن سے انشاء وادب کے طالب علم کو واقف ہونا ضروری ہے، اس طرح کتاب کے مطالعہ سے انشاء پردازی وترجمہ دونوں میں سہولت پیدا ہوگی، اور طلبہ اس سلسلہ میں جن نحوی اور تعبیراتی غلطیوں میں مبتلا ہوتے ہیں ان سے اپنے کو بچاسکیں گے، چونکہ مولانا خود ان دونوں فنون پر یعنی انشاء اور ترجمہ پر قدرت رکھتے ہیں اور عرصے سے تعبیر وانشاء اور ادب عربی کے استاذ رہے ہیں، اس لئے انشاء وترجمہ کی نزاکتوں سے واقف ہیں اور طلبہ کو عملی مشق کرانے کا تجربہ رکھتے ہیں۔

ان شاء اللہ یہ کتاب ہمارے مدارس کے طلبہ کے لئے مفید اور نافع ثابت ہوگی، اللہ تعالی سے دعا ہے کہ اس کو قبول فرمائے۔ فقط

تقی الدین ندوی

جامعہ اسلامیہ، مظفرپور، اعظم گڑھ

بتاریخ ۲۲/ اکتوبر ۲۰۰۹ء

# عرض مؤلف

**الحمد لله رب العالمين و الصلاة و السلام على أشرف الأنبياء و المرسلين وعلى اٰله و صحبه أجمعين، أما بعد!**

کسی بھی غیر مادری یا غیر ملکی زبان میں لکھنا اور بولنا صرف اس زبان کے قواعد اور گرامر جان لینے سے ممکن نہیں ہوتا، بلکہ اس کے لئے مشق وتمرین اور ماہرین کی مناسب رہنمائی کی بھی ضرورت ہوتی ہے، ورنہ ہندوستان کے عربی مدارس میں سالہا سال تک نحو وصرف کی کتابیں خاصی تحقیق وتدقیق کے ساتھ پڑھائی جاتی ہیں، پھر بھی عربی زبان میں لکھنے اور بولنے والے آج بھی خال خال ہی نظر آتے ہیں۔

دارالعلوم ندوۃ العلماء نے شروع سے ہی اس کی طرف خصوصی توجہ دی، اور طلبہ کی مشق و تمرین کے واسطے اپنے فضلاء سے کتابیں بھی تیار کرائیں، جن کا خاطر خواہ نتیجہ سامنے آیا، راقم سطور کو پچھلے کوئی دس گیارہ سال کے عرصہ سے عربی انشاء وتعبیر کے موضوع پر طلبہ سے مشق وتمرین کرانے اور ان کی رہنمائی کا فریضہ انجام دینے کے دوران بعض چیزوں کی ضرورت محسوس ہوئی، اور یہ خیال آیا کہ بعض ضروری باتیں ایسی بھی ہیں کہ اگر ان کو مرتب کر دیا جائے تو انشاء اور تعبیر کے میدان میں طلبہ کے لئے مفید ہو سکتی ہیں۔

چنانچہ اس مقصد سے ان ضروری اور مفید باتوں اور اہم تعبیراتی نکات کے جمع وترتیب کا کام شروع کر دیا گیا، جن کا اجمالی خاکہ کچھ اس طرح بنتا ہے:

- تعبیر کیا ہے؟
- دو زبانوں کی تعبیرات کے درمیان فرق۔
- صلات کا فعل کے معنی پر اثر۔
- فاعل ومفعول بہ کی نسبت سے فعل کے معنی پر اثر۔

-اشتقاق کی اہمیت۔

-اردو اور عربی زبان کے الفاظ کے مابین لفظی اشتراک ومعنوی فروق۔

-لفظی ومعنوی اشتراک اور تلفظاتی فروق۔

-ضرب الامثال اور کہاوتوں کی اہمیت۔

-عربی زبان کی وسعت وتنوع پر ایک نظر۔

-مشکل تعبیرات کی طرف رہنمائی۔

-مضمون نگاری کا فن۔

-ترجمہ کا فن۔

ترکیب اضافی کے تعلق سے بھی بعض باتوں کی تشریح وتفصیل ضروری محسوس ہوئی، اسی طرح اس کتاب کے اندر اردو کی ان تعبیرات کی فہرست بھی بنانے کی کوشش کی گئی ہے جن کی تعریب وترجمہ میں طلبہ صعوبت اور دقت محسوس کرتے ہیں، اور پھر ان کی متبادل عربی تعبیر فراہم کر کے طلبہ کی آسانی کی خاطر ان پر مختصر توضیحی کلمات تحریر کر دیے گئے، اس طرح اتنی کچھ باتیں زیر ترتیب آگئیں کہ وہ ایک کتاب کی شکل اختیار کر گئیں، ہم نے انہیں اپنے بعض مخلص احباب کی خدمت میں پیش کیا تو انہوں نے اس کی اہمیت اور ضرورت کا احساس دلایا، اور ہماری ہمت افزائی فرمائی، ان مخلصین میں سرفہرست گرامی قدر جناب مولانا فیروز اختر ندوی (نائب صدر مدرس جامعہ اسلامیہ، مظفر پور، اعظم گڑھ) اور برادرم جناب مولانا حسان اختر ندوی (استاذ جامعہ اسلامیہ، مظفر پور، اعظم گڑھ) کے نام نامی ہیں، میں ان حضرات کے خلوص ومحبت اور مفید مشوروں کا تہہ دل سے شکر گزار ہوں۔

اس موقع پر خاص طور سے ہم استاذ الاساتذہ مخدوم ومکرم گرامی قدر جناب حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی دامت برکاتہم کا بہت ہی شکر گزار ہیں اور خدائے ذوالجلال سے آپ کی درازیٔ عمر اور صحت وعافیت کی دعا کرتے ہیں کہ حضرت والا نے اپنی گوناگوں مصروفیات اور نوع بنوع ذمہ داریوں کے علی الرغم احقر کی ہمت افزائی کی خاطر ایک گرانقدر مقدمہ تحریر فرمایا، جس سے

کتاب کی اہمیت اور قیمت دو چند ہوگئی۔

اسی طرح ہم محدث کبیر اور عصر حاضر کے عظیم محقق جناب حضرت مولانا ڈاکٹر تقی الدین ندوی دامت برکاتہم کا دل کی گہرائیوں سے شکر گزار ہیں کہ حضرت والا نے احقر کی اس حقیری علمی کاوش کو قدر کی نگاہ سے دیکھا اور اس کی غیر معمولی پذیرائی فرمائی، اور کتاب کی افادیت پر ہمت افزا کلمات تحریر فرمائے، احقر راقم سطور اس کے لئے حضرت والا کا بہت ہی ممنون ہے۔

اس موقع پر ہم اپنے برادر خورد عزیزم مولانا سید جمشید احمد ندوی، اور عزیز گرامی مولانا نواب عالم ندوی، سہارن پوری (مہتمم جامعہ معین الدین چشتی، اجمیر) کا بھی شکر گزار ہیں کہ انہوں نے کتاب کے پروف کو بڑی لگن اور شوق کے ساتھ چیک کیا اور بعض مفید علمی مشورے دئے، اللہ تعالی ان کو مزید ترقیات سے نوازے۔

سیّد جاوید احمد ندوی
جامعہ اسلامیہ، اعظم گڑھ
۳/ دسمبر ۲۰۰۹ء

## فصل اوّل :

# مبادیات و اساسیات

# (۱) تعبیر کی تعریف

تعبیر کے لفظی معنی اظہار و بیان کے ہوتے ہیں، یعنی ہمارے ذہن و دماغ میں جو خیالات وافکار پیدا ہوتے ہیں، ہم جو کچھ محسوس کر رہے ہوتے ہیں، اس کو دوسروں کے سامنے الفاظ وکلمات کے سہارے بیان کر دینا ''تعبیر'' کہلاتا ہے۔

فرض کیجئے : آپ زینہ چڑھ رہے تھے، آپ کا پیر پھسل گیا، آپ گر گئے اور آپ کو چوٹ آئی، بے ساختہ آپ نے کہا: مجھے بچاؤ، میرا پیر ٹوٹ گیا۔

یا آپ کی نگاہ کسی خوشنما پھول پر پڑی، آپ نے پھول کی تازگی وشادابی اور حسن و جمال سے متأثر ہو کر کہا: ارے واہ! کیا ہی خوشنما پھول ہے۔

آپ کو بھوک لگی، کھانے کی آپ ضرورت محسوس کرتے ہیں، آپ نے کہا: میں بہت بھوکا ہوں، مجھے کھانا چاہئے۔

آپ کو پیاس لگی، آپ نے کہا: مجھے بہت سخت پیاس لگی ہے، ذرا ایک گلاس پانی پلاؤ، وغیرہ وغیرہ۔

یہاں پر آپ نے اپنے پیر ٹوٹنے، یا پھول کی خوشنمائی کو جس پیرایہ میں بیان کیا ہے، اسی کو تعبیر کہتے ہیں، آپ نے اپنے بھوکے ہونے کو بیان کیا، کھانا طلب کیا، اپنے پیاسے ہونے کی بات کہی، ایک گلاس پانی طلب کیا، یہ سب گویا آپ کے اپنے احساس کی تعبیریں ہیں۔

## دو زبانوں کے درمیان تقابل

ہر زبان کا اپنا الگ مزاج اور الگ پیرایۂ بیان ہوتا ہے، ایک زبان کی تعبیرات کو دوسری زبان میں صرف لفظی ترجمہ کر کے ہم منتقل نہیں کر سکتے، بلکہ ہمیں جب کبھی بھی ایک زبان کی کسی تعبیر کو دوسری زبان میں منتقل کرنا ہو تو ہمیں یہ دیکھنا ہوگا کہ اس مفہوم و معنی کے لئے اس دوسری زبان میں کیا تعبیرات مستعمل ہیں، یا کم از کم کس طرح کی تعبیر اس زبان میں قابل قبول ہو سکتی ہے، مثلاً اردو کی ایک تعبیر کو آپ لے لیں: ''مارے خوشی کے میرا دل باغ باغ ہو گیا''۔

ظاہر ہے اگر ہم اس جملہ کا عربی میں لفظی ترجمہ کر دیں اور کہیں " صار قلبي بستاناً بستاناً من شدة الفرح" تو واقعہ یہ ہے کہ مذکورہ اردو جملہ کی کسی بھی درجہ میں ترجمانی نہیں ہو سکتی، گو کہ لفظی طور پر ترجمہ بالکل مکمل ہے، نحوی طور پر اس کی ترکیب بھی درست ہے، لیکن " صار قلبي بستاناً بستاناً" کلام عرب میں ایک نا قابل فہم تعبیر ہے۔

کیوں؟ اسلئے کہ اس معنی کی ترجمانی کے لئے ہمیں یہ دیکھنا چاہیے تھا کہ خود کلام عرب میں اس معنی کے لئے کس طرح کی تعبیر مستعمل ہے، یا کم از کم کس طرح کی تعبیر عربوں کے لئے قابل فہم ہو سکتی ہے، لہذا ''مارے خوشی کے میرا دل باغ باغ ہو گیا'' کا صحیح ترجمہ جب ہوگا جب ہم کہیں: "فار قلبي سروراً" یا "فاض خاطري بهجةً" یا "جاش فؤادي جذعاً" یا " امتلأ قلبي فرحاً و سروراً" وغیرہ وغیرہ۔

## ایک زندہ مثال

اس فرق کو آپ خود ہندستانی علاقائی زبانوں کے واسطے سے بھی سمجھ سکتے ہیں، صوبہ بنگال کی زبان بنگالی ہے، اس زبان میں ''پانی پینے'' کو ''پانی کھانا'' بولا جاتا ہے، لیکن کوئی اردو میں بھی پانی کھانا ہی بولے تو کتنا مضحکہ خیز ہوگا، فارسی زبان میں بھی پانی پینے کے لئے آب خوردن (پانی کھانا) ہی بولا جاتا ہے، تو اس سے یہ ثابت ہوا کہ تعبیر ہر زبان کی الگ الگ ہوتی

ہے، صرف مفردات لغویہ کی واقفیت کافی نہیں ہوتی، ان کے مواقع استعمال سے بھی واقفیت ضروری ہے، لیکن اس کے لئے کوئی با قاعدہ اصول وضوابط ایسے نہیں ہیں کہ جن کو رٹ لیا جائے تو سارا مسئلہ حل ہو جائے، بلکہ اس سے واقفیت کی خاطر اس زبان کے ادب ولٹریچر کے مطالعہ کی ضرورت ہوتی ہے، اس زبان کے ماہرین اور باذوق ادباء کی صحبت کی ضرورت ہوتی ہے۔

## دوسری مثال

اسی طرح اردو میں ایک تعبیر ہے ''اندر آنا'' اور دوسری تعبیر ہے ''باہر جانا''، ظاہر ہے اردو میں یہ مرکب ہے۔

پہلی تعبیر مرکب ہے: اندر + آنا سے۔

دوسری تعبیر مرکب ہے: باہر + جانا سے۔

اب اگر ہم اس کو عربی میں تعبیر کرنا چاہیں تو وہاں بھی مرکب لانے کی چنداں ضرورت نہیں رہ جاتی، مثلاً اندر آنے کے لئے: "المجئ في الداخل" اور باہر جانے کے لئے: " الذهاب إلى الخارج" کی ضرورت نہیں، بلکہ اول الذکر کے لئے " الدخول" اور ثانی الذکر کے لئے " الخروج" کی تعبیر عربی زبان میں بہت واضح پائی جاتی ہے۔

## تیسری مثال

اسی طریقہ سے اردو میں ایک تعبیر ہے: ''وضو کرنا'' اور دوسری تعبیر ہے: ''بات کرنا''، یہ دونوں بھی مرکب ہیں، اول الذکر میں دو کلمے یہ ہیں: وضو + کرنا، اور آخر الذکر میں: بات + کرنا۔

اب اگر اردو کو سامنے رکھتے ہوئے "فعل الوضوء " اور "فعل الحديث" کے ذریعہ ان کی تعبیر کی جائے تو یہ ایک نہایت ہی غلط اور بھونڈی تعبیر ہوگی، اس لئے کہ اس کے لئے عربی میں تعبیر: "التوضّي" اور "التكلم" کی موجود ہے۔

''میں نے وضو کیا'' کی عربی تعبیر "فعلت الوضو" غلط تعبیر ہوگی ، جبکہ "توضّأت" اس کی درست تعبیر ہوگی۔

اسی طرح ''میں نے زید سے بات کی'' کی عربی تعبیریوں پیش کرنا: "فعلت الحديث من زيد" غلط ہوگی، جبکہ اس کی درست تعبیر ہوگی: "تكلّمت مع زيد"۔

حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی دامت برکاتہم نے اپنی کتاب ''معلم الانشاء'' حصہ سوم میں ایک مختصر سا چارٹ صحیح اور غلط تعبیر کا بنایا ہے، ہم اس کی اہمیت کے پیش نظر من و عن ان ہی کے الفاظ میں نقل کیے دیتے ہیں، ذیل میں آپ اسے ملاحظہ فرمائیں:

| اردو تعبیر | غلط عربی تعبیر | صحیح عربی تعبیر |
|---|---|---|
| میرے باپ نے بازار جانے سے منع کیا | منع أبي ذهاب السوق | نهى أبي من الذهاب إلى السوق |
| میں نے تمہارا باغ دیکھا | نظرت حديقتک | شاهدت حديقتک<br>زرت حديقتک |
| میں نے خالد کو بازار میں دیکھا | نظرت الخالد في السوق | رأيت خالداً في السوق. |
| میں نے تمہاری طرف دیکھا | نظرتک. رأيتک | نظرت إليک |
| آج جلسہ میں میں شریک رہا | شاركت الحفلة اليوم | شهدت الحفلة اليوم |
| میں نے تم کو پانی پلایا | أشربتک الماء | سقيتک الماء |
| ریل چلی | مشى القطار | سار القطار |
| روپیہ نہیں چلا | لم تمش الروبية | لم تجر الروبية |
| ہوائی جہاز نہیں چلا | لم تمش الطيارة | لم تطر الطائرة |

| | | |
|---|---|---|
| طبیب مریض کو دیکھنے آیا | جاء الطبيب لرؤية المريض | جاء الطبيب لعيادة المريض.عاد الطبيب المريض |
| اس نے نسخہ لکھا (تجویز کیا) | كتب النسخة(جوّز) | وصف الوصفة.(وصف) |
| اس نے نبض دیکھی | رأى النبض | جسّ النبض |
| دریا میں کشتی چلتی ہے | تمشي السفينة في النهر | تجري السفينة في النهر |
| خالد نے کتاب کھودی | أضلّ خالد الكتاب | فقد خالد الكتاب |
| خالد محنت سے پڑھتا ہے | يقرأ خالد مجتهداً | يتعلم خالد مجتهداً |
| شریف نے دشمن کو ختم کر دیا | أتمّ شريف عدوّاً | قضى شريف على العدو |
| عمیر کی طبیعت خراب ہوگئی | خربت طبيعة عمير | انحرفت صحة عمير |
| میں نے تمہاری عیادت کی | فعلت عيادتك | عدتك |
| تم نے آج نوکر سے کام لیا | أخذت من خادمك العمل اليوم | استخدمت خادمك اليوم |

## تنبیہ

لیکن ان سب کے باوجود بہت سی تعبیرات میں اردو اور عربی کے درمیان باہم مماثلت اور یکسانیت بھی ہوسکتی ہے، اس وقت دونوں زبانوں کے درمیان بالکل لفظی طور پر مفردات کے تبادلہ سے ترجمانی کا پورا حق ادا ہوسکتا ہے، مثلاً یہ جملے:

(۱) زید لڑکا ہے۔ (۲) احمد پڑھتا ہے۔

(۳) عمر میرا بھائی ہے۔ (۴) یہ کتاب ہے۔

(۵) یہ میرا گھر ہے۔

ان مذکورہ بالا اردو جملوں کو بالکل ہر کلمے کے بالمقابل عربی کلمات لاکر ہم عربی

زبان میں یوں تعبیر کر سکتے ہیں:

(١) زيد ولد.　　(٢) أحمد يقرأ.

(٣) عمر أخي.　　(٤) هذا كتاب.

(٥) هذه داري.

یہاں پر مذکورہ بالا اردو جملوں کی ترجمانی اور تعبیر میں دونوں زبانوں کے درمیان پورے طور پر مماثلت اور یکسانیت ہے، بس ابتدائی طالب علم کے لئے بھی جسے صرف ونحو کے قواعد ازبر ہوں ان جملوں کو عربی میں ادا کرنا کچھ مشکل نہ ہوگا، لیکن وہیں بہت سے مقامات ایسے آتے ہیں جہاں دونوں کے درمیان معانی کو ادا کرنے کی تعبیر اور پیرایۂ بیان اتنا مختلف ہوتا ہے کہ صرف اردو کلمہ کے بالمقابل عربی کلمہ اٹھا کر رکھ دیا جائے تو کسی بھی درجہ میں ترجمانی کا حق ادا نہیں ہوتا، بلکہ وہی بات جو اردو خواں طبقہ کے لئے ایک معمولی اور ہر کس وناکس کے لئے قابل فہم ہوتی ہے لفظی ترجمہ کی وجہ سے عربی خواں طبقہ کے لئے بالکل پہیلی بن کر رہ جاتی ہے اور اس کا کوئی واضح مفہوم ان کی سمجھ میں نہیں آتا۔

ذیل میں ہم اس فرق کو واضح کرنے کے لئے اردو اور عربی کی کچھ تعبیرات درج کرتے ہیں تاکہ آپ کو سمجھنے میں آسانی ہو۔

| | اردو | عربی |
|---|---|---|
| ١ | اس کے پیروں تلے سے زمین کھسک گئی | ضَاقَتْ عليه الأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ / مَادَتِ الأَرْضُ من تَحْتِ قَدَمَيْهِ. |
| ٢ | وہ اس سے تنگ آ گیا | ضَاقَ به ذَرْعاً. |
| ٣ | ان دونوں کے درمیان چولی دامن کا ساتھ ہے | بَيْنَهُمَا عَلَاقَةٌ كَعَلَاقَةِ الظِلِّ بِصَاحِبِه. |
| ٤ | اس کا چہرہ مارے خوشی کے گلاب کی طرح چمک اٹھا | تَهَلَّلَ وَجْهُه بِشْراً. |

| | | |
|---|---|---|
| ۵ | وہ اس سے زیادہ ذہین اور فرمابردار ہے | هو أكْثَرُ مِنْه ذَكَاءً و طَاعَةً |
| ۶ | اس کا علم سے کوئی سروکار نہیں | لَيْسَ من العِلْمِ فِيْ شَيْءٍ |
| ۷ | وہ اس کے اشاروں پر ناچتا ہے | هو خَاضِعٌ لِاشَارَاتِه |
| ۸ | وہ کھیل کا دلدادہ ہے | هو شَغُوْفٌ بِاللَّعِبِ |
| ۹ | وہ اس کام کا نہیں | هو لا يَصْلَحُ لِذَلِكَ<br>لَيْسَ بِكُفْؤٍ لِذَلِكَ |
| ۱۰ | وہ اپنی موت مر گیا | مَاتَ حَتْفَ نَفْسِه |
| ۱۱ | آپ کا خیر مقدم ہے | مَرْحَبًا بِكَ / أهْلاً وسَهْلاً |
| ۱۲ | وہ سب کے سب آئے | جَاؤوا على بَكْرَةِ أَبِيْهِمْ |
| ۱۳ | وہ دریا دل آدمی ہے | هو أجْوَدُ النَّاسِ صَدْراً |
| ۱۴ | وہ بے نظیر و بے مثال تھے | كَانَ نَسِيْجَ وَحْدِه |
| ۱۵ | وہ تیز رفتاری سے چلا کرتے تھے | إِذَا مَشَى أَسْرَعَ |
| ۱۶ | وہ کاری ضرب لگایا کرتے تھے | إِذَا ضَرَبَ أَوْجَعَ |
| ۱۷ | موٹا جھوٹا کپڑا انہیں پسند ہے | يُعْجِبُه مِنَ اللِّبَاسِ مَا خَشُنَ |
| ۱۸ | موتی جیسے دانتوں سے تبسم فرماتے ہیں | يَتَبَسَّمُ عَنْ مِثْلِ اللُّؤْلُؤِ الْمَنْظُوْمِ |
| ۱۹ | دائیں طرف سے چلو | خُذُوا ذَاتَ الْيَمِيْنِ |
| ۲۰ | اسی دوران | بَيْنَمَا كَذَلِكَ |
| ۲۱ | میری بات تم پر گراں گذری | ثَقُلَ عَلَيْكُمْ قَوْلِيْ |
| ۲۲ | ہائے اس قدر تعجب کی بات ہے | يَا عَجَبًا كُلَّ الْعَجَبْ |

| | | |
|---|---|---|
| ۲۳ | جب تم سردی اور گرمی سے بھاگتے ہو تو بخدا تلوار سے کس قدر بھاگو گے۔ | فَإِذَا كُنْتُمْ مِنَ الْحَرِّ أَوِ الْبَرْدِ تَفِرُّوْنَ فَأَنْتُمْ وَاللّٰهِ مِنَ السَّيْفِ أَفَرّ |
| ۲۴ | اے مردوں جیسے نظر آنے والو! جن میں مردانگی نہیں۔ | يَا أَشْبَاهَ الرِّجَالِ ولا رِجَالْ |
| ۲۵ | تم نے میری بات نہ مان کر میرے مشوروں کا خون کیا۔ | لَقَدْ أَفْسَدتُّمْ عَلَيَّ رَأْيِيْ بِالْعِصْيَانِ |
| ۲۶ | جواب ترکی بترکی۔ | مُقَارَعَةُ الْحَدِيْدِ بِالْحَدِيْدِ |
| ۲۷ | انہوں نے اینٹ کا جواب پتھر سے دیا۔ | قَارَعُوْا الْحَدِ يْدَ بِأَقْوَى مِنَ الْحَدِيْدِ |
| ۲۸ | جیسا کرو گے ویسا بھرو گے۔ | كَيْفَمَا تَعْمَلُ تُجْزَ بِه |
| ۲۹ | کر بھلا تو ہو بھلا۔ | هَلْ جَزَاءُ الإِحْسَانِ إِلَّا الْإِحْسَانُ |
| ۳۰ | لو صبح ہوگئی۔ | هَا هُوَ ذَا قَدْ أَسْفَرَ النَّهَارُ |
| ۳۱ | جتنے منہ اتنی باتیں۔ | تَجْرِي الْأَلْسِنَةُ بِالْأَقَاوِيْلِ |
| ۳۲ | ہم چلتے چلتے ایک جنگل میں پہونچے۔ | أَدَّانَا الْمَسِيْرُ إِلَى غَابَة |
| ۳۳ | بھاگ کے کہاں جاؤ گے؟ | أَيْنَ الْمَفَرُّ؟ |
| ۳۴ | دشمن اپنے لاؤلشکر کے ساتھ تمہارے سامنے ہے۔ | قَدِ اسْتَقْبَلَكُمْ عَدُوُّكُمْ بِجَيْشِه |
| ۳۵ | لوگوں کے دل تم سے ڈرنے کے بجائے تم پر جری ہوگئے۔ | تَعَوَّضَتِ الْقُلُوْبُ مِنْ رُعْبِهَا مِنْكُمُ الْجُرْأَةَ عَلَيْكُمْ |
| ۳۶ | کیا تم میرے ساتھ مقام اہواز میں نہ تھے۔ | أَلَسْتُمْ بِأَصْ ... الْأَهْوَازِ |
| ۳۷ | جہاں تم نے فریب دینا چاہا اور عہد وفا توڑنا چاہا۔ | حَيْثُ رُمْتُمُ الْمَكْرَ وسَعَيْتُمُ الْغَدْرَ |

| | | |
|---|---|---|
| ۳۸ | تو ہم دھیرے دھیرے چلتے رہے | فَلَمْ نَزَلْ بِأَخْفَضِ سَيْرٍ |
| ۳۹ | ہم جہاں سے چلے تھے وہیں جا پہونچے | رَجَعَ بِنَا الْعَوْدُ عَلَى الْبَدْءِ |
| ۴۰ | تم نے اسے پس پشت ڈال دیا | اتَّخَذْتُمُوْهُ وَرَائَكُمْ ظِهْرِيًّا |
| ۴۱ | پھر وہ لدے پھدے واپس لوٹے | ثُمَّ انْصَرَفُوْا مَوْفُوْرِيْنَ |
| ۴۲ | میرے اور انکے درمیان محبت و بھائی چارگی کے تعلقات استوار ہوئے | تَوَثَّقَتْ بَيْنِيْ و بَيْنَه أَسْبَابُ الْأُخُوَّةِ و الْمَحَبَّةِ |
| ۴۳ | یہ بات ذہن نشیں رہے | لا يَعْزُبَنَّ عَنِ الْبَالِ |
| ۴۴ | مسیحی دنیا مسلمانوں کے مقابلے میں فرد واحد کی طرح کھڑی ہوگئی | لَقَدْ وَقَفَ الْعَالَمُ الْمَسِيْحِيْ وِقْفَةَ رَجُل واحد ازَاءَ الْمُسْلِمِيْنَ |
| ۴۵ | صحابۂ کرام نے عقیدۂ توحید کو حرز جان بنایا | لَقَدْ ضَنَّ الصَّحَابَةُ الْكِرَامُ بِعَقِيْدَةِ التَّوْحِيْدِ |
| ۴۶ | بعض موقعوں پر اختلاف وانتشار کے آثار ظاہر ہوئے | قَدْ ظَهَرَتْ فِيْ بَعْضِ الْمُنَاسَبَاتِ بَوَادِرُ الْخِلَافِ |
| ۴۷ | انہوں نے کوئی کسر نہیں چھوڑی | لَمْ يَدَّخِرُوْا وُسْعاً |
| ۴۸ | اس کے بس میں نہیں کہ وہ ایسا کرے | لَيْسَ بِوُسْعِه أَن يَفْعَلَ كَذَا |
| ۴۹ | انہوں نے اس کے جھنڈے تلے دوش بدوش جنگ کی | قَاتَلُوْا تَحْتَ لِوَائِه جَنْباً بِجَنْب |
| ۵۰ | انہوں نے اپنے مشرک پڑوسیوں کی کامل پیروی کی | اتَّبَعُوْا سُنَنَ جِيْرَانِهِمْ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ شِبْراً بِشِبْر |

☆

# (۲) قواعد نحو وصرف کی مشق

کسی زبان کو سیکھنے کا فطری طریقہ تو یہی ہے کہ اہل زبان کی صحبت میں ہم رہیں، صبح وشام اور روز وشب ان کے ساتھ گزاریں ہم ان کے لب ولہجہ کو دیکھیں اور سنیں، پھر ہم اس فطری ماحول میں زبان سیکھیں، جس طرح ایک شیر خوار بچہ اپنی ماں کی گود میں ماں سے، اور گھر، خاندان کے دیگر افراد سے بولنا سیکھتا ہے، لیکن یہ فطری طرز صرف اپنی مادری اور ملک کی زبان کی حد تک تو ممکن ہے، غیر مادری یا غیر ملکی زبان کو سیکھنے کے لئے ہر ایک کو یہ ماحول میسر نہیں ہوسکتا، تب پھر غیر مادری اور غیر ملکی زبان سیکھنے کی صورت کیا ہوسکتی ہے؟

یہ ایک اہم سوال ہے جس کا ہم جواب دینے کی کوشش کریں گے، بلاشبہ زبان انسان کے لئے ایک غیر معمولی خدائی عطیہ ہے، یہ انسان کا طغرۂ امتیاز ہے، نطق وگویائی خدا کا بہت بڑا انعام ہے، اللہ نے اپنی کتاب میں بھی اس کی طرف اشارہ کیا ہے، اور اس کو خدا کی ذات کی نشانی بھی بتایا ہے۔

## زبانیں کس طرح وجود میں آتی ہیں؟

واقعہ یہ ہے کہ کسی بھی انسانی معاشرہ میں زبان کی تخلیق وتشکیل بہت ہی منطقی ترتیب سے واقع ہوتی ہے، باوجود اس کے کہ زبان کچھ مخصوص لوگوں کے منصوبے اور ارادہ سے نہیں تشکیل پاتی، بلکہ ایک خاص ماحول وحالات میں زبان از خود تشکیل پانے لگتی ہے، اور اس کے بال وپر اگ آتے ہیں، اور اس کا سراپا وجود منصۂ شہود پر آجاتا ہے، پھر بھی اس قدر مرتب اور منطقی ہوتی ہے کہ اس کو اصول وضوابط کی حد بندیوں میں مقید کیا جاسکتا ہے، ہر زبان کے ساتھ یہی معاملہ پیش آتا ہے کہ پہلے وہ خود اپنے زور پر وجود پذیر ہوتی ہے، پھر بعد میں کچھ عبقری اور ذہین قسم کے لوگ اس کے اصول وقواعد خود اس کے اندر سے دریافت کر لیتے ہیں، اگر قدرت کی طرف سے ایسا نہ ہوتا تو غیر مادری زبانوں کو سیکھنا دوسروں کے لئے تقریباً ناممکن ہوتا، لیکن

چونکہ زبان خدا کا ایک عظیم عطیہ ہے، زبانوں کی تشکیل خود قدرتی نظام کے تحت انجام پاتی ہے، اس لئے جس طرح قدرت کے دیگر سارے کاموں میں ایک ترتیب اور نظام ہوتا ہے اسی طرح زبانوں کی تشکیل میں بھی ایک ایٹومیٹیک نظام اور قانون بھی کارفرما ہوتا ہے، جس کی وجہ سے اس کے اصول وضوابط دریافت کر لینا اور پھر ان کو مرتب طریقہ پر جمع کر دینا انسان کے لئے آسان ہو جاتا ہے، چنانچہ دنیا کی تمام زبانوں کے اصول وضوابط کتابوں کے اندر موجود ہیں، جو اس زبان کے قواعد اور گرامر کے نام سے جانے جاتے ہیں، عربی زبان بھی دنیا کی اہم ترین زبانوں میں سے ایک ہے، بلکہ اس کو بعض دوسری ایسی خصوصیات بھی حاصل ہیں جو دنیا کی دوسری کسی زبان کو حاصل نہیں ہے، ایک سب سے بڑی اس کی خصوصیت یہ ہے کہ ابھی وہ دنیا کی سب سے قدیم ترین ایسی زبان ہے جس پر موت طاری نہیں ہو سکی، خود رب کائنات نے بھی بالواسطہ طور پر اس کی حفاظت کی ضمانت لے رکھی ہے، چنانچہ حضور نبی کریم ﷺ کے وصال کے چند سال بعد ہی اس کے اصول وقواعد منضبط کئے جانے لگے اور دوسری صدی ہجری تک نحو وصرف کے قواعد مرتب کئے جا چکے تھے۔

## عربی اصول و قواعد کی دو شاخیں

عربی زبان کے قواعد واصول کی دو قسمیں ہیں، ایک کو علم صرف اور دوسری کو علم نحو کہا جاتا ہے، علم صرف میں صرف مفرد کلمہ سے بحث ہوتی ہے، یعنی ایک کلمہ کو ہم کن کن صیغوں اور شکلوں میں کن کن معانی کے لئے تبدیل کر سکتے ہیں، مفرد کلمہ کی جمع کس طرح بنائیں، کس مفرد کلمہ کی جمع کا وزن کیا ہوگا، فعل ماضی اور مضارع کے صیغوں کی گردان کس طرح ہوگی، وغیرہ وغیرہ، جو آپ علم صرف کی کتابوں میں بالتفصیل پڑھ چکے ہونگے۔

جب کہ علم نحو کے اندر جملہ بنانے کے اصول وقواعد ذکر کئے جاتے ہیں، اور کلموں کے آخر کو کس طرح کا اعراب دیا جائے، اس سے بحث کی جاتی ہے۔

## قواعدِ نحو و صرف کیسے پڑھیں؟

عربی زبان کی دوسری بڑی خصوصیت یہ ہے کہ یہ ایک اعرابی زبان ہے، یعنی کسی کلمہ

کے آخر کو تینوں اعرابوں رفع ،نصب اور جر میں سے کون سا اعراب کب دیا جائے ؟ان تمام باتوں کا علم ہمیں علم نحو سے ہوتا ہے۔

نحوی قواعد پڑھتے وقت اس بات کا ضرور خیال رکھا جائے کہ نحو کے قواعد عربی زبان سیکھنے کے واسطے ایک ذریعہ اور وسیلہ ہیں،مقصود بالذات ہرگز نہیں،لہذا غیر ضروری موشگافیوں اور لاحاصل باریک بینیوں سے بچنے کی کوشش کی جائے،فقہ النحو یا فلسفۃ النحو سے پرہیز کرنے کی خود بھی کوشش کریں اور نحو کے استاذ کو بھی اس سے احتراز کرنا چاہیے،اس لئے کہ یہ چیز زبان وادب سے علیحدہ ایک چیز ہے، جو ادب وزبان کی راہ میں حائل تو ہوسکتی ہے،لیکن کسی درجہ میں مفید نہیں ہوسکتی،ادب و انشاء اس سے الگ کوئی چیز ہے، اس کو سمجھنے کی ضرورت ہے،مثلاً طالب علم کا یہ جاننے کی کوشش کرنا کہ تثنیہ کا اعراب حالت رفعی میں ''الف'' ماقبل فتحہ سے اور حالت نصب و جر میں ''یا'' ماقبل فتحہ سے کیوں ہوتا ہے،یا نون تثنیہ مکسور اور نون جمع مفتوح کیوں ہوتا ہے،مرفوعات صرف آٹھ ہی کیوں ہیں،منصوبات صرف بارہ ہی کیوں ہیں، منصرف پر تینوں حرکتیں کیوں آتی ہیں، جب کہ غیر منصرف تنوین اور کسرہ کو قبول نہیں کرپاتا، وغیرہ وغیرہ،ان سب سوالات کا فقیہانہ اور فلسفیانہ جواب دینا ذہانت کی دلیل تو ہوسکتی ہے، لیکن زبان آموزی اور ادب پروری کا کچھ بھی فائدہ اس سے وابستہ نہیں،اس کو سمجھنے کی ضرورت ہے،ان سارے سوالات کا جواب اپنے مقصود کی طرف فوراً متوجہ ہونے کے لئے صرف یہی ہونا چاہیے کہ کلام عرب میں عربوں سے صرف یہی طریقہ منقول ہے، اور بس،ہندستان میں پانی کو پانی کہا جاتا ہے،اس کی کوئی عقلی وجہ نہیں،اردو زبان میں اس کے لئے یہی لفظ منقول اور مروی ہے،اور بس۔

عربی زبان سیکھنے کے لئے سب سے پہلی ضرورت یہ ہوتی ہے کہ علم صرف پڑھا جائے،یعنی کس طرح صیغے بدلتے ہیں،اور صیغوں کے بدلنے سے معنی پر کیا اثر ہوتا ہے،وغیرہ وغیرہ،دوسرے نمبر پر علم نحو کی ضرورت پڑتی ہے،کلموں سے واقفیت کے بعد اب ان کلموں کو

باہم جوڑ کر جملے کس طرح بنائے جائیں ،اور جملوں کے اندر جتنے بھی کلمے ہیں ان کا آخری اعراب کیا ہو، زیر کب اور کیوں دیں، پیش کیوں اور کب دیں ، زبر کب اور کیوں دیں، وغیرہ وغیرہ ،اگر اس سے آپ واقف نہیں ہیں تو عربی زبان سیکھنے اور پڑھنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ،اس لئے پہلے مرحلہ میں سب سے اہم یہ ہے کہ صرف ونحو کے قواعد سمجھ کر یاد کئے جائیں، اور صرف اسی پر بس نہ کیا جائے ، بلکہ ان کی مشق واجراء کیا جائے ،اگر کوئی مشق واجراء نہیں کرتا ہے تو ابتدائی مرحلہ میں اسے عربی زبان کی کتابیں پڑھنا اور سمجھنا تو آسکتا ہے، لیکن عربی لکھنے اور بولنے کے لئے اتنی کوشش بالکل ہی ناکافی ہے۔

## مشق و اجراء کی ضرورت

انشاء وادب میں مہارت پیدا کرنے کی خاطر مشق وتمرین اور قواعد صرف ونحو کی عملی شق نہایت ہی ضروری ہے،اس کے بغیر لکھنے بولنے کی امید نہیں کرنی چاہیے،اس لئے کہ زبان کوئی نظریاتی چیز نہیں ہے، بلکہ خالص عملی اور پریکٹیکل چیز ہے، جو جس قدر قواعد کی مشق کریگا اسی قدر اسے ترقی جلدی اور زیادہ حاصل ہوگی، بغیر مشق کے عربی انشاء پردازی اور طلاقت لسانی کی امید ایسی ہی ہے جیسے کوئی دریا میں تیرنے کے اصول وضوابط تو کاغذ پر لکھ کر خوب یاد کرے اور یہ سمجھے کہ جب ضرورت پڑے گی تو ہم بھی ان اصولوں کی روشنی میں دریا پار کرلے جائیں گے، حالانکہ معلوم ہے کہ ایسے شخص کا انجام کیا ہوگا، دریا میں وہی تیرتا ہے جو ایک مدت تک کسی ماہر پیراک کی نگرانی میں ساحل پر تیرنے کی مشق کیا کرتا ہے، ایک دم سے پیراکی کے اصولوں کی روشنی میں کتاب دیکھ کر پیراکی نہیں آجاتی۔

# (۳) کلمات کا اشتقاق اور اس کی اہمیت

گزشتہ صفحات میں عربی زبان کے بعض امتیازات وخصوصیات کی طرف ہلکا سا اشارہ کیا گیا تھا، اب ہم یہاں پر اس کی ایک نہایت ہی اہم خصوصیت پر روشنی ڈالنا چاہتے ہیں، وہ یہ کہ عربی زبان کے اندر وسیع پیمانہ پر اشتقاق کا عمل پایا جاتا ہے، جس نے عربی زبان کو ایک سائبان، تناور اور چھتنار درخت کی طرح بنادیا ہے، جیسے کوئی بڑا ہی لمبا، چوڑا پھیلا ہوا چھتنار درخت ہو، جس کی جڑیں زمین کے اندر دور تک پیوست ہوں، اور اس کی لہلہاتی ہوئی شاخیں آسمان کو چھو رہی ہوں، یہی کچھ مثال عربی زبان کی بھی اشتقاق کے تناظر میں نظر آتی ہے۔

اشتقاق " شقّ یشقّ " سے باب افتعال کا مصدر ہے، جس کے معنی چیرنے اور پھاڑنے کے ہوتے ہیں، لیکن اصطلاح میں اس کے معنی ہوتے ہیں کسی کلمہ کا اپنے اصل اور مادہ سے نکل کر مختلف شکلوں میں منتقل ہونا اور مختلف معانی پیدا کرنا، اس چیز نے عربی زبان کے دامن مراد کو گوہر نایاب سے ایسا بھر دیا ہے کہ دنیا کی دوسری زبانیں اس کے سامنے کوتاہ قد نظر آتی ہیں، اگر آپ اس سلسلہ میں عربی اور دوسری زبانوں کے درمیان تقابل کر کے دیکھیں تو یہ چیز واضح طور پر آپ کے سامنے آسکتی ہے۔

لہذا ذیل میں ہم ایک نقشہ پیش کرتے ہیں جس میں عربی، انگریزی اور اردو تینوں زبانوں کے درمیان تقابل کر کے دکھایا گیا ہے، تاکہ یہ دیکھا جاسکے کہ اشتقاق کا عمل کتنے بڑے پیمانے پر عربی زبان کے اندر پایا جاتا ہے، جبکہ دوسری زبانیں یا تو بہت تنگدست ہیں یا پھر بالکل ہی اس سے محروم ہیں، جس کی تلافی کے واسطے انہیں الگ الگ کلمات وضع کرنے ہوتے ہیں۔

ذیل کا نقشہ دیکھ کر آپ خود اندازہ لگا سکتے ہیں کہ ایک ہی فعل مختلف ابواب میں جا کر کس قدر مختلف اور کثیر معانی پیدا کرتا ہے۔

| ثلاثی مجرد | افعال | تفعیل | مفاعلۃ | تفعل | تفاعل | افتعال | استفعال |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| قدم | أقدم | قدّم | .... | تقدّم | تقادم | .... | استقدم |
| قبل | أقبل | قبّل | قابل | تقبّل | تقابل | .... | استقبل |
| کبر | أکبر | کبّر | کابر | تکبّر | تکابر | .... | استکبر |
| نصر | .... | نصّر | ناصر | تنصّر | تناصر | انتصر | استنصر |
| فتح | .... | فتّح | .... | تفتّح | .... | افتتح | استفتح |
| کرم | أکرم | کرّم | .... | تکرّم | .... | .... | .... |
| قرب | أقرب | قرّب | قارب | تقرّب | تقارب | اقترب | .... |
| بعد | أبعد | بعّد | باعد | تبعّد | تباعد | ابتعد | استبعد |
| خرج | أخرج | خرّج | .... | تخرّج | .... | .... | استخرج |
| دخل | أدخل | .... | داخل | تدخّل | تداخل | .... | .... |
| نظر | أنظر | .... | ناظر | .... | تناظر | انتظر | استنظر |

اب آپ اردو زبان کو دیکھیں کہ اس کے اندر اشتقاق کی کتنی گنجائش پائی جاتی ہے:

| | | |
|---|---|---|
| سیکھا | سیکھایا | سیکھوایا |
| لکھا | لکھایا | لکھوایا |
| سنا | سنایا | سنوایا |
| کہا | کہلوایا | .... |
| پڑھا | پڑھایا | پڑھوایا |

| | | |
|---|---|---|
| دیکھا | دیکھایا | دیکھوایا |
| کھیلا | کھیلایا | کھیلوایا |
| سویا | سولایا | سولوایا |
| پٹا | پیٹا | پٹوایا |
| مرا | مارا | مروایا |

آپ نے دیکھ لیا کہ اردو میں اشتقاق کا دائرہ کتنا تنگ اور مختصر ہے، اور وہ بھی صرف لازم کو متعدی اور متعدی بیک مفعول کو متعدی بدو مفعول بنانے کی حد تک۔

لیکن انگریزی زبان میں اتنی بات بھی نہیں پائی جاتی، زیادہ سے زیادہ جو چیز وہاں پائی جاتی ہے وہ یہ کہ کسی بھی فعل کو تین شکلوں میں تبدیل کر سکتے ہیں، لیکن اس عمل سے اس کے اصل معنی پر کوئی اثر نہیں پڑتا اور نا ہی کوئی جدید معنی پیدا ہوتے ہیں، اسی طرح کسی ''verb'' کے آخر میں ''ing'' لگا کر اس کی زمانی حالت کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے، لیکن ان سب کا اشتقاق سے کوئی تعلق نہیں۔

## عربی زبان کا امتیاز

قدرت نے عربی زبان کے اندر ایک ایسی لچک دی ہے، جو دوسری زبانوں کے اندر مفقود ہے، دنیا کی تقریباً ساری ہی زبانوں کا عالم یہ ہے کہ ایک فعل کے لئے مستقل طور پر ایک کلمہ وضع کیا گیا ہوتا ہے، جب کہ عربی زبان کا معاملہ یہ ہے کہ ایک فعل کو مختلف ابواب میں منتقل کر کے مختلف معنوں کے لئے استعمال کیا جا سکتا ہے(۱)، اس چیز کو سمجھنے کے لئے ہمیں

---

(۱) لیکن یہ بھی دیکھنے کی چیز ہے کہ ایک فعل ثلاثی مجرد کلام عرب میں ثلاثی مزید فیہ کے کن کن ابواب میں مستعمل ہے، بے شک ابواب سارے ثلاثی مزید فیہ کے قیاسی ہیں لیکن ان کا استعمال سراسر سماعی ہے، چنانچہ بعض افعال ثلاثی مجرد و مزید فیہ کے دو یا تین یا چار ابواب سے مستعمل ہوتے ہیں اور بعض دوسرے سارے ہی ابواب سے مستعمل ہوتے ہیں، اس چیز کو سمجھنے کے لئے ادب عربی کا مطالعہ ضروری ہے۔

صرف عربی زبان کا ہی مطالعہ کرنا ہوگا، ابواب کا نظام عربی کے سوا کسی اور زبان میں نہیں پایا جاتا، ٹھیک ایسے ہی جیسے ہم سونے سے چاہیں تو زیور بنائیں، یا تلوار کا دستہ بنائیں، گلے کا ہار بنائیں، انگوٹھی بنائیں، چاہیں تو دانت بنوا کے مسوڑوں میں سیٹ کرالیں، سونے کا قلم بنوالیں، وغیرہ وغیرہ، لیکن مٹی کی ٹھیکری سے ہم یہ سارے کام نہیں لے سکتے۔

## ابواب سے واقفیت کے فوائد

اتنی ساری باتیں بتانے کا مقصد یہ ہے کہ آپ جب دوران مطالعہ کسی مادہ کا فعل دیکھیں تو اس پر غور کر کے، عربی لغت کے سہارے اور مختلف ابواب کی خصوصیات (۱) پر غور کر کے اپنے پاس الفاظ کا ذخیرہ جمع کر سکتے ہیں، پھر انہیں اپنے حافظہ میں اسٹور کر سکتے ہیں، مثلاً ایک فعل آپ نے دیکھا "قَبِلَ" ہے، اگر آپ صرفی ابواب سے واقف ہیں تو صرف اس ایک فعل سے آپ اس کے مختلف ابواب معلوم کر کے کئی ایک افعال کے معنی اور موقع استعمال معلوم کر سکتے ہیں، مثلاً آپ کو معلوم ہوگا کہ باب افعال میں اس سے "إقبال" بنا سکتے ہیں، جس کے معنی: آنے اور متوجہ ہونے کے ہیں، باب تفعیل میں اس سے "تقبیل" بنا سکتے ہیں، جس کے معنی بوسہ لینے کے آتے ہیں، باب تفعّل میں اس سے "تقبّل" بنا سکتے ہیں، جس کے معنی قبول کرنے کے آتے ہیں، باب مفاعلۃ میں اس سے "مقابلة" بنا سکتے ہیں، جس کے معنی ملاقات کرنے اور موازنہ کرنے کے آتے ہیں، باب تفاعل میں اس سے "تقابل" بنا سکتے ہیں، جس کے معنی آمنے سامنے ہونے کے ہوتے ہیں، باب استفعال میں اس سے "استقبال" بنا سکتے ہیں، جس کے معنی سامنے آنے اور استقبال کرنے کے ہوتے ہیں۔

ایسا ہی اسماء کے ساتھ بھی کیا جا سکتا ہے، مثلاً: قتل یقتل کے مصدر "قتالاً" سے آپ اسم فاعل "قاتل" اور اسم مفعول "مقتول" بنا سکتے ہیں، اسی طرح اسم ظرف بنا سکتے ہیں، جیسے "مقتل" اسم تفضیل بنا سکتے ہیں، جیسے "أقتل" صفت مشبہ بنا سکتے ہیں، جیسے "قتیل" وغیرہ

(۱) آپ نے صرف کی کتابوں میں ابواب کی خصوصیات پڑھی ہونگی، ان کی بڑی اہمیت ہے، ان پر بار بار نظر ثانی کرتے رہنا چاہئے۔

# اشتقاق کی ضرورت و افادیت

علم اشتقاق کا ایک فائدہ اور ہمیں یہ ہوتا ہے کہ اگر کسی لفظ اور کلمہ کے معنی ہمیں معلوم نہیں ہیں، ہم اس کے معنی عربی لغت میں دیکھنا چاہتے ہیں، تو اس سے اس کے معنی ڈھونڈنے میں ہمیں آسانی ہوتی ہے، بلکہ اشتقاق کا علم اگر ہمیں نہ ہو تو عربی لغت سے کسی لفظ کے معنی ڈھونڈ نکالنا مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن ہو جائے، عربی لغت کا سسٹم ہماری زبان اردو سے بہت کچھ مختلف ہے، اردو میں اگر ہمیں ''اقارب'' کے معنی ڈھوڈنا ہو تو ہم صرف حروف تہجی کی ترتیب سے ہی اس کو ڈھونڈ سکتے ہیں، لیکن اسی لفظ "أقارب" کے معنی اگر ہمیں عربی لغت میں ڈھونڈنا ہو تو سب سے پہلے یہ معلوم ہونا چاہیے کہ اس لفظ کا اصل مادہ کیا ہے، اور یہ لفظ صرفی طور پر کیا واقع ہے، اگر ہمیں یہ معلوم ہے کہ یہ "أقرب" کی جمع ہے جس کا مادہ "قرب" ہے، تو ہم باب ''القاف'' میں جا کر "قرب" کے مادہ کو تلاش کریں گے، پھر ہمیں اس کی بحث میں کہیں جا کر "أقرب" کی جمع "أقارب" بھی مل جائے گی، اگر ہمیں یہ سب کچھ معلوم نہ ہوں تو اس کے معنی عربی لغت میں قیامت کی صبح تک ہم نہیں ڈھونڈ سکتے۔

عربی زبان میں لغات اور ڈکشنریوں کی تعداد بے شمار ہے، جن میں سے چند مشہور لغات کے نام درج کئے جاتے ہیں:

(۱) ''المنجد''.
(۲) ''القاموس المحیط''.
(۳) ''المعجم الوسیط''.
(۴) ''مختار الصحاح''.
(۵) ''معجمي الحي''.
(۶) ''لسان العرب''.
(۷) ''تاج العروس''.

بعض ان میں چھوٹی اور بعض بہت بڑی ہیں، بعض تو ایسی ہیں کہ ان کی جلدیں بیس اور پچیس تک ہیں، کچھ لغات ایسے ہیں کہ الفاظ وکلمات کو ان کے مادے کے حروف تہجی کے اعتبار سے ہی مرتب کیا گیا ہے، ان میں کسی لفظ کے معنی ڈھونڈنے کے لئے اشتقاق کی

معلومات ہوتو الفاظ اوران کے معانی بآسانی ہم ڈھونڈ سکتے ہیں،لیکن بعض لغات ایسے ہیں کہ ان کی ترتیب اس سے کچھ مختلف ہوتی ہے، جیسے فیروز آبادی کی "القاموس المحیط" اور مرتضٰی زبیدی کی "تاج العروس" کہ ان کی ترتیب کچھ یوں ہے کہ مادہ کے حروف تہجی میں سے آخری حرف پر ابواب قائم کئے جاتے ہیں، مثلا "ضرب" کو دیکھنا ہوتو آپ کو بجائے "ض" کے "ب" کے باب میں جانا ہوگا، جب آپ "ب" کے باب میں چلے جائیں تو اب ہمزہ، با اور تا کی ترتیب دیکھتے جائیں، جب آپ "ضاد" پر پہونچ جائیں تو پھر ضاد کے بعد بھی ہمزہ، با اور تا کی ترتیب دیکھتے جائیں، جب آپ راء پر پہونچ جائیں تو فوراً آپ کی ملاقات "ضرب" کے لفظ سے ہوجائے گی اور آپ کو اپنا مطلوب مل جائے گا۔

# (۴) صلات کی اہمیت

عربی زبان اپنی وسعت اور کشادہ دامنی کے لئے بے نظیر و بے مثال ہے، اس کے اندر غیر معمولی زرخیزی اور شادابی پائی جاتی ہے، ایک کلمہ سے بے شمار معانی پیدا کرنا اور اس کے مواقع استعمال میں تنوع پیدا کرنا بس یہ عربی زبان کا ہی حصہ ہے۔

ہماری زبان اردو میں اس طرح کی کوئی بات نہیں پائی جاتی، لہذا عربی زبان کی اس خصوصیت کو سمجھنے کے لئے ہمیں عربی زبان کا ہی مطالعہ کرنا پڑیگا، مثلاً عربی کا ایک فعل ہے " ضرب " صلات کے بدلنے سے اس کے کئی معنی ہو جاتے ہیں، اگر "ضرب" سے براہ راست مفعول بہ پر عمل دلا دیا جائے تو اس کے معنی مارنے کے ہوتے ہیں جیسے: "ضرب زید عمراً" اور اگر فی حرف جار اس کا صلہ ہو تو اس کے معنی چلنے اور پھرنے کے آتے ہیں: "إن الناس يضربون في الأرض" اور اگر اس کا صلہ "عن" ہو تو اعراض کرنے کے معنی پیدا ہو جاتے ہیں "ضرب الأجراء عن العمل".

اسی طرح "دعا ، يدعو" کے معنی بلانے کے ہوتے ہیں اگر اس کا صلہ "إلى" ہو، جیسے " دعوت الناس إلى الإسلام" اور اگر لام حرف جار صلہ ہو تو اس کے معنی دعا کرنے کے ہوتے ہیں، جیسے "دعوت الله لزيد بالخير و البركة" اور اس کا صلہ "على" ہو تو بد دعا کے معنی پیدا ہو جاتے ہیں، جیسے "دعوت الله على الظالمين" لیکن صلات کے تعلق سے افعال کے معانی میں جو تغیر واقع ہوتا ہے اس کے باقاعدہ اصول وضوابط نہیں ہیں کہ اگر ان کو یاد کر لیا جائے تو بوقت ضرورت ان کو برتنے میں آسانی ہو، بلکہ اس کا تعلق مطالعہ، ادب کی کتابوں کی ورق گردانی اور مزاولت سے ہے۔

## صلات کا علم سماعی ہے قیاسی نہیں

ساتھ ہی یہ بات بھی ذہن نشیں رہے کہ بعض افعال متعدی اپنے معنی کی

ادائیگی کے لئے کسی مخصوص صلہ (حرف جر) کے محتاج ہوتے ہیں، اس کا علم عقل وذہانت سے حاصل نہیں ہوسکتا اور نا ہی اس کے کچھ اصول وضوابط ہیں، بلکہ اس کا تعلق اہل عرب کے عام استعمال سے ہے، مثلاً: "ذهب" کے معنی جانے کے ہیں، اب جانے کا کام جہاں تک یا جس کے پاس ہوگا، عربی تعبیر میں اس جگہ یا اسم پر حرف جار "إلى" کا داخل کرنا ضروری ہے، مثلاً آپکو کہنا ہو: میں مسجد جارہا ہوں، تو اس کی عربی تعبیر ہوگی: "أنا ذاهب إلى المسجد" یہ کوئی ضروری نہیں کہ اردو جملہ میں لفظ ''تک'' یا ''طرف'' بھی لگا ہوا ہو۔

اسی طرح اگر آپ کو کہنا ہو: ''میں نے زید کو سلام کیا'' تو اس کی تعبیر ہوگی: "سلّمت على زيد" یہ اور بات ہے کہ ہماری اردو زبان کے اعتبار سے "على" کا استعمال غیر ضروری معلوم ہوتا ہے، پس اگر آپ اردو کا خیال کرتے ہوئے صرف اتنا کہیں: "سلّمت زيداً" تو یہ ایک غلط تعبیر ہوگی، عام طور سے طلبہ اس چیز میں غلطی کرتے ہیں۔

اسی طریقہ سے عربی میں ایک فعل ہے "حصل" بغیر کسی صلہ کے اس کے معنی ہوتے ہیں: کسی چیز کا وجود میں آنا، یا واقع ہونا، لیکن اگر اس کو "على" صلہ کے ساتھ استعمال کیا جائے تو اس کے معنی کسی چیز کو حاصل کرنے کے ہوتے ہیں، مثلاً آپ کو کہنا ہو: میں نے علم حاصل کیا، تو اس کو آپ یوں تعبیر کرسکتے ہیں: "حصلت على العلم"، یہ اور بات ہے کہ اگر ہم "حصل" کو باب تفعیل میں لے جائیں تو پھر "على" حرف جار کی ضرورت نہیں رہتی، اور اب اس کی تعبیر ہوگی: "حصّلت العلم"۔

اسی طرح عربی میں "القول" مادہ کا کوئی بھی فعل اپنے مفعول بہ پر لام حرف جار کے واسطے سے داخل ہوتا ہے، مثلاً آپ اردو میں کہیں: میں نے زید سے کہا، تو اس کی عربی تعبیر ہوگی: "قلت لزيد"۔

ذیل کے جملوں پر غور کیجئے اور صحیح اور غلط صلات کے استعمال کو سمجھنے کی کوشش کیجئے:

| جملے | غلط | صحیح |
|---|---|---|
| میں نے زید سے کہا | قلت من زيد | قلت لزيد |
| میں نے استاذ سے پڑھا | قرأت من الأستاذ | قرأت على الأستاذ |
| میں نے چاقو سے پھل کاٹا | قطعت الفاكهة من السكين | قطعت الفاكهة بالسكين |
| میں زید کے پاس گیا | ذهبت عند زيد | ذهبت إلى زيد |
| میں مسجد میں پہونچا | وصلت المسجد | وصلت إلى المسجد |
| زید کو خبر پہونچی | بلغ الخبر إلى زيد | بلغ الخبر زيداً |
| خالد نے مجھ پر بھروسہ کیا | اعتمد خالد عليّ | وثق خالد بي |
| میں نے سالم سے بات کی | تكلّمت من سالم | تكلّمت مع سالم. كلّمت سالماً |
| میں نے سالم سے بات کی | تحدّثت من سالم | تحدّثت إلى سالم. حدّثت سالماً |
| سالم نے خالد کو اجازت دی | أذن خالد سالماً | أذن خالدلسالم |
| زید نے ہندہ سے شادی کی | نكح زيد من هندة | تزوج زيد هندة. |
| میں نے احمد کو ایک خط لکھا | كتبت أحمد كتاباً | كتبت إلى أحمد كتاباً |
| اس کے سامنے پیش کیا | عرض أمامه | عرض عليه |
| ناصر بے ہوش ہو گیا | أغمي ناصر. غشي ناصر | أغمي على ناصر. غشي على ناصر |
| اس نے مجھ سے کتاب کے بارے میں پوچھا | سأل مني الكتاب | سألني عن الكتاب |

| | | |
|---|---|---|
| اس نے مجھ سے کتاب مانگی | سأل عني الكتاب | سألني الكتاب |
| ساجد نے اپنے باپ کو سلام کیا | سلّم ساجد أباه | سلّم ساجد على أبيه |
| تم نے مجھ کو مشورہ دیا | شاورتني | أشرت علي |
| حاکم نے راشد پر ظلم کیا | ظلم حاكم على الراشد | ظلم حاكم راشداً |
| تم نے اپنے دوست کے ساتھ زیادتی کی | جنيت مع صديقك | جنيت على صديقك(۱) |

## مفردات و مرکّبات کے درمیان فرق

ہاں اتنی بات ذہن نشیں رہے کہ لغوی تبادلہ کے رو سے اردو کے حرف جر ''سے'' کا تبادلہ ''لام'' سے نہیں ہوتا بلکہ اس کا تبادلہ عربی کے حرف جر "من" سے ہوتا ہے، لیکن جب کسی اردو جملہ کو عربی میں تعبیر کرنا ہو تو مفرد کلمات کا تبادلہ مفرد کلمات سے کرنا کافی نہیں ہوتا، بلکہ یہ بات زیادہ قابل غور ہوتی ہے کہ متعلقہ اردو جملہ کی عربی تعبیر عربی زبان میں کن افعال وصلات کے ذریعہ انجام پاسکتی ہے، بعض وقت لغت کے اعتبار سے اردو کا ایک مفرد کلمہ عربی کے کسی مفرد کلمہ کا متبادل ٹھہرتا ہے، لیکن جملوں کی شکل میں استعمال کرنے کی صورت میں صرف یہ لغوی تبادلہ کافی نہیں ہوتا، جیسے آپ اردو میں کہیں: ''زید غصہ پی جاتا ہے''۔

اگر صرف اس اردو جملہ کی عربی تعبیر کے واسطے اس اردو جملہ کے مفرد کلمات کا عربی مفرد کلموں سے تبادلہ کردیا جائے ، اور اس کی عربی تعبیر یوں بیان کی جائے: "إن زيداً يشرب الغضب"، تو واقعہ یہ ہے کہ لفظی اعتبار سے ترجمہ مکمل ہونے کے باوجود یہ تعبیر اپنے معنی ومفہوم کی ادائیگی کے لئے عربی محاورے کے رو سے درست نہیں، بلکہ اس کی صحیح عربی تعبیر یہ ہوگی کہ ہم کہیں: "إن زيداً يملك نفسه عند الغضب" یا "إن زيداً يكظم الغيظ"۔

---

(۱) یہ جدول بھی حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی کی کتاب معلم الانشاء حصہ سوم سے ماخوذ ہے۔

## فاعل و مفعول کا فعل کے معنی پر اثر

ایک بات اور آپ کو بتا تا چلوں کہ صلات کے بدلنے سے جس طرح فعل کے معنی میں تغیر واقع ہوتا ہے، اسی طریقہ سے فعل کے معنی پر اس بات کا بھی اثر پڑتا ہے کہ فعل کی اسناد کس طرح کے اسم اور فاعل کی طرف ہوئی ہے، یا اس فعل کا مفعول بہ کس طرح کا اسم ہے، مثلاً "وضع" کے معنی ہیں: اس نے رکھا، اور "وضع عن" کے معنی ہوئے "اس نے اتارا یا ہٹایا" اسی طرح اگر "وضع" کا فاعل "المرأة" ہو اور مفعول بہ حمل ہو تو اس وقت اس کے معنی بچہ جننے کے ہو جاتے ہیں، اور اگر اس کا مفعول بہ "الکتاب" یا اسی نوعیت کی دوسری چیز ہو تو اس کے معنی تالیف کرنے یا وضع کرنے کے ہو جاتے ہیں۔

اس خصوصیت کی وجہ سے عربی زبان بہت ہی زیادہ مالا مال ہو جاتی ہے، غالباً اس خصوصیت میں عربی زبان منفرد حیثیت کی حامل ہے۔

ذیل میں ہم ایک مختصر سا چارٹ پیش کرتے ہیں جس میں صلات کے بدلنے، اور فاعل و مفعول بہ کی نسبت سے افعال کے معانی میں کیا تغیر واقع ہوتا ہے اس کو دکھانے کی کوشش کی گئی ہے:

| فعل | فاعل | مفعول بہ | صلہ | معنی |
|---|---|---|---|---|
| قام | .... | .... | .... | کھڑا ہوا |
| // | .... | .... | بہ | انجام دیا |
| // | .... | .... | لہ | ذمہ داری لی |
| // | .... | .... | علیہ | نگرانی کی |
| // | .... | .... | إلیہ | متوجہ ہوا |
| // | .... | .... | عنہ | اٹھ گیا |

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| وضع | .... | .... | .... | رکھا |
| // | .... | .... | عن | اتار دیا۔ ہٹا دیا |
| // | .... | الکتاب | .... | تصنیف کی |
| // | المرأة | الحمل | .... | بچہ جنا |
| // | .... | شیئاً | .... | ایجاد کرنا |
| // | .... | القصة | .... | قصہ گڑھا |
| وقع | .... | .... | .... | واقع ہوا |
| // | .... | .... | علی | گرا |
| // | .... | .... | إلی | حاصل ہوا |
| // | الحادثة | .... | .... | حادثہ پیش آیا |
| قضی | .... | .... | .... | پورا کیا |
| // | .... | .... | علیه | خاتمہ کیا |
| // | .... | العجب | .... | تعجب کیا |
| // | .... | نحبه | .... | مرگیا |
| // | .... | الدین | .... | ادا کیا |
| // | .... | .... | به | کسی بات کا فیصلہ کیا |
| حصل | .... | .... | .... | وجود پذیر ہوا |
| // | .... | .... | علیه | حاصل کیا |
| // | .... | .... | من | نتیجہ ظاہر ہوا |

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| **أتى** | .... | .... | .... | آیا |
| // | .... | .... | به | لایا |
| // | .... | أمراً | .... | کسی کام کوانجام دیا |
| // | .... | .... | علیه | ماردیا۔ہلاک کردیا |
| **تولّى** | .... | الأمر | .... | کسی کام کوانجام دینے کی ذمہ داری لی |
| // | .... | کبرہ | .... | کسی غیر محمود کام کوانجام دیا |
| // | .... | .... | عنه | چھوڑ دیا ۔ اعراض کیا |
| // | .... | شخصاً | .... | محبت کی |
| **تولّى هارباً** | .... | .... | .... | پیٹھ دکھا کر بھاگ گیا |
| **تمكّن** | .... | .... | عند الناس | بلند رتبہ ہوا |
| // | .... | المكان | .... | ٹھہرا۔قیام کیا |
| // | .... | .... | به | ٹھہرا۔قیام کیا |
| // | .... | .... | منه | قادر ہوا |
| **ألقى** | .... | .... | .... | ڈالا |
| // | | القول | علیه | تلقین کی |
| // | .... | بالاً | إليه | توجہ دی۔اس کی بات سنی |
| // | .... | السمع | إليه | کان دیا۔کان لگایا |
| // | .... | خيراً | إليه | بھلائی کی |

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| // | .... | السلام | إليه | سلام کیا |
| قرأ | .... | .... | .... | پڑھا |
| // | .... | .... | على فلان | کسی سے تعلیم حاصل کی |
| // | .... | السلام | عليه | سلام کیا |
| // | .... | شيئاً | عليه | کچھ سنانا |
| قطع | .... | .... | .... | کاٹا |
| // | .... | الكلام | عليه | بات کاٹی |
| // | .... | الكلام | عنه | بات کرنا بند کردی |
| // | .... | .... | به | بالیقین بات کی |
| // | .... | المسافة | .... | مسافت طے کی |
| عدل | .... | الشيء | به | کسی کے برابر کرنا |
| // | .... | .... | عنه | ہٹنا۔منحرف ہونا |
| // | .... | .... | إليه | رخ کرنا۔رجوع کرنا |
| // | .... | .... | في الحكم | انصاف کرنا |
| ضرب | .... | .... | .... | مارا |
| // | القلب | .... | .... | دل دھڑکا |
| // | العرق | .... | .... | نبض پھڑکی |
| // | .... | .... | في الأرض | چلنا |
| // | .... | .... | عن الأمر | اعراض کرنا۔ہڑتال کرنا |

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| // | اللون | .... | إلى اللون | کسی رنگ کا کسی دوسرے رنگ کی طرف مائل ہونا |
| // | .... | عرض الأرض | به | کسی چیز کو حقارت سے ڈال دینا |
| // | .... | المثل | له | کسی کے لئے مثال بیان کی |
| **ضرب** | .... | عدداً | في عدد | ضرب کیا |
| // | .... | الخيمة | .... | خیمہ نصب کیا |
| // | .... | الذلة | عليه | ذلت تھوپ دی |

# (۵) نحوی ترکیب کی ضرورت اور اس کی حیثیت

نحوی ترکیب کا مطلب ہوتا ہے اجزاء جملہ کے حالات و کیفیات کو جاننے اور ان کے باہمی رشتہ کو سمجھنے کی خاطر جملہ میں واقع کلمات کا نحوی تجزیہ کرنا اور بس، اس سے زیادہ نحوی ترکیب کی کوئی اور دوسری حیثیت نہیں، مثلاً ایک عربی جملہ ہے: جاء ني زيد ضاحكاً.

اگر ہم اس کا نحوی تجزیہ کریں تو ہم کہہ سکتے ہیں: جاء فعل ماضی، یاء متکلم مفعول فیہ، اور اس سے پہلے آنے والا نون، وقایہ کا نون ہے، (اس کے سبب فعل ماضی جاء کا مبنی علی الفتح ہونا باقی ہے، ورنہ اس کے نہ ہونے کی صورت میں یا کی مناسبت سے جاء کے ہمزہ کو کسرہ دینا ہوتا جو اس کے بناء کے خلاف ہوتا) زید ذوالحال اور ضاحکاً اس کا حال، زید ذوالحال اپنے حال سے ملکر جاء ني کا فاعل ہوا، اور جاءني فعل ماضی اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترکیب نحوی الگ سے کوئی فن نہیں ہے جس میں مہارت حاصل کرنا زبان و ادب کے لئے شرط ہو، بلکہ نحو کے قواعد پڑھنے اور جاننے کا مطلب ہی یہ ہے کہ جملوں کے اندر آنے والے کلمات کے باہمی رشتہ اور تعلقات کو جانا جائے، اگر ہم جملہ میں واقع کلمات کی باہمی حیثیت کو سمجھ رہے ہیں تو پھر الگ سے ان سبھوں کو ملا کر ایک بار زبان سے ادا کرنے کی ضرورت نہیں رہ جاتی، بلکہ اصل یہ ہے کہ قواعدِ نحو کی روشنی میں جملہ کے مفہوم کو صحیح طور پر سمجھا جائے، اور اگر ہم سمجھتے ہیں تو اس کا مطلب ہے کہ جملہ کی ترکیبی کیفیت ہم پر بالکل واضح ہے، اب ان ترکیبی کیفیات کو الگ الگ زبان سے ادا کرنا ضروری نہیں، ممکن نہیں کہ ایک طالب علم نحوی مسائل کو اچھی طرح سمجھتا ہو، عربی جملوں کے معنی و مفہوم بھی اس پر بالکل واضح ہو جاتے ہوں، لیکن ترکیب نحوی سے نابلد ہو۔

بعض طلبہ کو اس سلسلہ میں غلط فہمی ہوتی ہے اور وہ یہ سمجھنے لگتے ہیں کہ جب تک جملہ کے ترکیبی عمل سے گزرا نہ جائے اس وقت تک جملہ کا مفہوم و مطلب قابل فہم نہیں ہو سکتا، لیکن ایسا نہیں۔

ہاں بلاشبہ جب کسی جملہ کا مفہوم واضح نہ ہو رہا ہو یا اس کا جملہ مفیدہ ہونا ہی مشتبہ ہو تو ضروری ہے کہ جملہ کی ترکیب کر کے جملہ کے اجزاء کو الگ الگ کر کے ان کی نحوی حیثیت کو واضح کر دیا جائے۔

مثال کے طور پر ایک مبتدی کو "بسم الله الرحمن الرحيم" کے معنی و مفہوم کو سمجھنا اور اس کی نحوی ترکیب کو بآسانی جان پانا ایک مشکل مسئلہ ہوسکتا ہے، تو ایسی شکل میں استاذ کی ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ اس کا نحوی تجزیہ کر کے اس کا جملہ مفیدہ ہونا ثابت کرے اور اس کے مفہوم کو اس کے لئے قابلِ فہم بنائے تا کہ طالب علم کسی طرح کی تاریکی میں نہ رہے۔

مثال کے طور پر ایسے موقع پر ہم "بسم الله الرحمن الرحيم" کی نحوی ترکیب کرتے ہوئے کہہ سکتے ہیں کہ "با" حرف جار ہے، "اسم" مضاف ہے، "اللہ" موصوف ہے، "الرحمٰن" صفت اولی، اور "الرحیم" صفت ثانیہ ہے، "اللہ" موصوف اپنی دونوں صفتوں سے مل کر "اسم" کا مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر "با" حرف جار کا مجرور، "با" حرف جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا فعل محذوف کا، اب وہ فعل محذوف کون ہے؟ اور ظاہر کیوں نہیں؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ چونکہ یہاں قرینہ حالیہ موجود ہے جو فعل محذوف پر دلالت کرتا ہے، وہ یوں کہ یہ جملہ کلام عرب میں ہمیشہ کسی کام کے شروع میں ہی کہا اور پڑھا جاتا ہے، لہذا وہ فعل محذوف "أبدأ" یا "أشرع" یا اس جیسا کوئی اور فعل ہوسکتا ہے، یا پھر جس کام سے پہلے اسے پڑھا جائے اس پر دلالت کرنے والا فعل بھی مقدر مانا جاسکتا ہے، مثلاً پڑھنے سے پہلے اگر پڑھا جائے تو "أقرأ" فعل مقدر مانا جاسکتا ہے، اور گویا پورا جملہ یوں ہوگا: **أقرأ بسم الله الرحمن الرحيم**۔

مذکورہ بالا باتوں کی روشنی میں ترکیب نحوی کی اہمیت وضرورت اور اس کی مقدار و خوراک کا اندازہ آپ کو ہو گیا ہوگا، لیکن جملہ کی ایک ایک کڑی کو ناپنا، اس کے نحوی رشتہ کو تلاش کرنا اور زبان سے ادا کر کے پڑھنا یہ ایک غیر فطری عمل ہے جس سے پرہیز ضروری ہے، دنیا کے سارے کام جس طرح سمجھ کے کئے جاتے ہیں ویسے ہی عربی زبان کو بھی سمجھ کر پڑھنے کی ضرورت ہے۔

## فصل دوم:

# قابل لحاظ اور ضروری باتیں

## (۱) لفظی اشتراک و معنوی فروق

برصغیر ہندو پاک کے لوگوں کے لئے ایک چیز اور قابل غور یہ ہے کہ اردو زبان کے اندر بے شمار الفاظ عربی کے ایسے بھی ہیں جو اردو میں آ کر اپنی بہت سی معنوی خصوصیات سے دست بردار ہو چکے ہیں، لیکن اپنی اصل کے اعتبار سے ہیں وہ عربی، لہذا برصغیر کے لوگوں کو عربی زبان بولتے اور لکھتے وقت اس کا خیال ضرور رکھنا چاہئے کہ وہ اردو کے وہ الفاظ نہ استعمال کر بیٹھیں جو اپنی اصل کے اعتبار سے عربی تو ہوں، لیکن اردو میں ان کے وہ معنی ملحوظ نہیں ہوتے جو اسی لفظ کے عربی میں ملحوظ ہوتے ہیں، مثلاً اردو کے یہ چند جملے ملاحظہ فرمائیں:۔

(۱) زید غریب ہے۔ (۲) احمد امیر ہے۔ (۳) یہ لڑکا کاہل ہے۔

مندرجہ بالا جملوں میں تین کلمے (غریب، امیر، کاہل) ایسے استعمال کئے گئے ہیں جو اپنی اصل کے اعتبار سے عربی ہیں لیکن عربی میں ان کے وہ معنی نہیں جو اردو زبان میں ہوتے ہیں، لہذا مذکورہ بالا تینوں جملوں کا بالترتیب ترجمہ اگر یوں کر دیا جائے:

(۱) زید غریب. (۲) أحمد أمیر. (۳) هذاالولد کاهل.

تو ترجمہ بالکل غلط ہوگا، کیوں؟ اس لئے کہ یہ تینوں الفاظ باوجودیکہ اپنی اصل کے اعتبار سے عربی ہیں لیکن اردو زبان میں ان کے وہ معنی نہیں ہوتے جو عربی زبان میں ہوتے ہیں، لہذا صحیح ترجمہ جب ہوگا جب ہم کہیں:

(۱) زید فقیر. (۲) أحمد ثري. (۳) هذا الولد کسلان.

یہ مثالیں دیکھ کر آپ نے اچھی طرح سمجھ لیا ہوگا کہ اردو زبان سے تعلق رکھنے والوں کے لئے کتنی احتیاط کی ضرورت ہے، اسی بات کے پیش نظر ذیل میں ہم نے ایسے کچھ اردو الفاظ کی فہرست تیار کردی ہے جو اپنی اصل کے اعتبار سے عربی ہیں لیکن اردو میں ان کے وہ معنی ملحوظ نہیں ہوتے جو عربی میں ہوتے ہیں۔

| نمبر شمار | اردو | اردو معنی | عربی معنی | عربی متبادل |
|---|---|---|---|---|
| ۱ | مجبور | لاچار۔ بے بس | جس پر دباؤ ڈالا گیا ہو | المضطر. العاجز |
| ۲ | رحلت | موت | سفر | الموت. الوفاة |
| ۳ | انتقال | عموماً موت | منتقل ہونا | الموت. الوفاة |
| ۴ | عقد | نکاح | باندھنا۔ معاملہ کرنا | النكاح. الزواج |
| ۵ | حصہ | جزء۔ حق۔ شرکت | .... | السهم |
| ۶ | سابقہ | تجربہ | سابق کی تانیث گزرا ہوا | التجربة. الخبرة. العهد |
| ۷ | موقع | فرصت | جائے وقوع | الوقت. الفرصة |
| ۸ | فرصت | چھٹی۔ مہلت | وقت۔ موقع | الوقت الفارغ |
| ۹ | غنیمت | مفت۔ قابلِ قدر | مال غنیمت | المجّاني |
| ۱۰ | رقابت | دشمنی | نگرانی | العداوة |
| ۱۱ | سکون | چین | قیام | طمأنينة |
| ۱۲ | مدرسہ | دینی تعلیم کا ادارہ | درسگاہ | المعهد الديني |
| ۱۳ | قرار | چین | ٹھہراو | طمأنينة |
| ۱۴ | عہد | زیادہ تر زمانہ | زمانہ۔ پیمان۔ سابقہ | العصر |

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| ۱۵ | حمل | پیٹ کا بچہ | بوجھ۔پیٹ کا بچہ | الجنین |
| ۱۶ | نائی | حجام | دُور | الحلّاق |
| ۱۷ | رائی | ایک فصل۔معمولی ذرہ | دیکھنے والا | الخردل |
| ۱۸ | قابل | لائق | قبول کرنے والا۔ | کفوء . جدیر |
| ۱۹ | لائق | قابل | مناسب۔موزوں | أهل .صالح |
| ۲۰ | صالح | صرف نیک | قابل۔نیک | ورع |
| ۲۱ | دعا | مناجات | عام پکاراور ندا بھی | الدعاء. السوال |
| ۲۲ | شاهد | گواہ | گواہ بھی۔حاضر | .... |
| ۲۳ | محنت | کوشش | آزمائش | الجهد |
| ۲۴ | ابتلاء | مصیبت | امتحان | البلية |
| ۲۵ | صنعت | کاروبار | کاریگری | المهنة.الحرفة |
| ۲۶ | صاحب | لفظ تعظیمی | دوست | حضرة.فضيلة |
| ۲۷ | روضہ | مزار | باغ | الضريح |
| ۲۸ | مزار | قبر جو پختہ ہو | زیارت کی قابل چیز | الضريح |
| ۲۹ | مدینہ | مدینہ منورہ | کوئی بھی شہر | .... |
| ۳۰ | شہر | شہر | مہینہ | المدينة |
| ۳۱ | سِن | عمر | دانت۔عمر بھی | .... |
| ۳۲ | مصر | افریقہ کا ایک ملک | کوئی بھی شہر | .... |
| ۳۳ | خطاب | تقریر | گفتگو۔بات | الخطبة |
| ۳۴ | بیان | تقریر | اظہار مافی الضمیر | الخطبة |

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| ۳۵ | تقریر | تقریر | رپورٹ | الخطبة |
| ۳۶ | مقرر | مقرر | رپوٹر | الخطيب |
| ۳۷ | مثقف | سلیقہ مند | تعلیم یافتہ | المهذب |
| ۳۸ | وضع | رکھ رکھاو | صورتِ حال | .... |
| ۳۹ | وضع قطع | رکھ رکھاو | (اس طرح مرکب مستعمل نہیں ہے) | .... |
| ۴۰ | تحریک | تنظیم | حرکت پیدا کرنا | الحركة |
| ۴۱ | تحریر | کتابت | آزاد کرنا | الكتابة |
| ۴۲ | رائے | مشورہ | تجربہ اور عقل بھی | .... |
| ۴۳ | اخبار | پیپر | خبر کی جمع | الصحيفة |
| ۴۴ | رسالہ | میگزین | پیغام | الجريدة |
| ۴۵ | نفس | اندرون کا شیطان | جان۔ذات (بھی) | .... |
| ۴۶ | طبیعت | مزاج۔صحت | فطرت | الصحة |
| ۴۷ | صحت | صحت | درستگی بھی | .... |
| ۴۸ | زحمت | پریشانی | بھیڑ | القلق |
| ۴۹ | تکلیف | اذیت۔پریشانی | ذمہ داری دینا | الأذية |
| ۵۰ | تباہی | بربادی | فخر | هلاک.ضياع |
| ۵۱ | رسم | عرف | نقشہ | التقليد |
| ۵۲ | رسم ورواج | عرف اور چلن | (اس طرح مرکب غیر مستعمل ہے) | العرف و التقاليد |

| ۵۳ | صلہ | بدلہ | تعلق | الجزاء |
|---|---|---|---|---|
| ۵۴ | فیاض | دریادل | جوش مارنے والا | الجواد. السخي |
| ۵۵ | خاطر | عزت۔واسطے | دل | الكرامة. لأجل |
| ۵۶ | غوروخوض | فکر | تہ میں اترنا | التأمل |
| ۵۷ | غارت | بربادی | شبخوں۔حملہ | هلاک |
| ۵۸ | نعرہ | پکار۔للکار | .... | الهتاف |
| ۵۹ | صلاح | مشورہ۔نیکی | قابلیت | .... |
| ۶۰ | اختلاف | جھگڑا | دورایوں کا مختلف ہونا | المخاصمة |
| ۶۱ | اجتماع | جلسہ | ملاقات | الحفلة |
| ۶۲ | عادی | پختہ عادت والا | معمول کی چیز | المتعوّد |
| ۶۳ | استاذ | معلم | پروفیسر۔ماہرفن | المدرس |
| ۶۴ | خصلت | عادت | باتیں۔صفات | العادة.الديدن |
| ۶۵ | تردد | پس وپیش | کہیں آنا جانا | التحرّج |
| ۶۶ | سیر | تفریح | چلنا پھرنا | النزهة |
| ۶۷ | تفریح | سیروسیاحت | .... | التفرّج |
| ۶۸ | دائرہ | صرف حلقہ | مصیبت بھی | .... |
| ۶۹ | جبر | زبردستی | تدارک | الاجبار |
| ۷۰ | ریاست | صوبہ | حکومت | الولاية |
| ۷۱ | ولی | نیک۔بزرگ | دوست | الورع |
| ۷۲ | عامل | جنوں کوقید کرنے والا | مزدور۔ | .... |

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| ۷۳ | ادب | احترام۔موثر کلام | صرف موثر کلام | الاحترام |
| ۷۴ | حکایت | کہانی | نقل | الرواية |
| ۷۵ | نقل | چربا۔نمونہ | منتقل کرنا | نسخة |
| ۷۶ | نقال | بہروپیا | .... | .... |
| ۷۷ | قوّال | صوفیانہ کلام گانے والا | زیادہ کلام کرنے والا | .... |
| ۷۸ | حضور | کلمہ تعظیم | موجودگی | فضيلة الشيخ |
| ۷۹ | بحث | تکرار | علمی گفتگو۔تلاش | المخاصمة |
| ۸۰ | فصل | کھیتی | موسم۔کلاس | المحصول الزراعي |
| ۸۱ | خرید | .... | .... | .... |
| ۸۲ | محل | عالیشان مکان | جگہ۔دکان | القصر |
| ۸۳ | رخصت | چھٹی | ڈھیل۔چھوٹ | الإجازة |
| ۸۴ | مہر | ٹھپہ | گھوڑے کا بچہ | الخاتم |
| ۸۵ | رئیس | مالدار | سردار | الغني. الثري |
| ۸۶ | طیش | غصہ۔تیزی | .... | الغيظ |
| ۸۷ | غلام | غلام | لڑکا | الرقيق |
| ۸۸ | سلام | سلام | سلامتی | التحية |
| ۸۹ | موج | مستی۔لہر | صرف لہر | ... |
| ۹۰ | قصور | غلطی | کوتاہی | الخطأ |
| ۹۱ | اُمیر | مالدار | گورنر | الثري. الغني |

| ۹۲ | ندی | دریا | ہمسر | النهر |
|---|---|---|---|---|
| ۹۳ | نسخہ | دوا کی پرچی | .... | الوصفة |
| ۹۴ | قصاب | گوشت بنانے والا | .... | الجزّار |
| ۹۵ | ریاضت | مجاہدہ | ورزش | .... |
| ۹۶ | خمیر | اصل | .... | البنية |
| ۹۷ | لطف | مزہ | مہربانی | اللذة |
| ۹۸ | دقّت | مشکل | باریکی | الصعب |
| ۹۹ | فارغ | فرصت میں ہونا | خالی | الشاغر |
| ۱۰۰ | واقف | جانکار | کھڑا | الخبير |
| ۱۰۱ | مجمع | بھیڑ | اکیڈمی | الازدحام |
| ۱۰۲ | بقایا | واجب الاداء چیز | بقية کی جمع | .... |
| ۱۰۳ | عیش | مستی | زندگی | البذخ |
| ۱۰۴ | مجال | طاقت۔ہمت | میدان | الوسع.القدرة |
| ۱۰۵ | قیمت | ریٹ۔بھاؤ | قدر۔حیثیت | السعر. الثمن |
| ۱۰۶ | خلال | باریک لکڑی۔تنکا | خلة کی جمع بمعنی صفت درمیان، واسطہ | .... |
| ۱۰۷ | محض | صرف | خالص | المجرّد |
| ۱۰۸ | قصہ | کہانی | واقعہ | الأسطورة |
| ۱۰۹ | شریفہ | ایک پھل | .... | قشطة |
| ۱۱۰ | صدمہ | غم | ٹکر۔چوٹ | الهمّ |

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| ۱۱۱ | صحبت | مباشرت۔ساتھ | صرف ساتھ | الجماع |
| ۱۱۲ | مباشرت | ہمبستری | کسی کام کو براہ راست انجام دینا | الجماع |
| ۱۱۳ | ہم | جمع متکلم | غم | نحن |
| ۱۱۴ | مقام | جگہ۔گاؤں بھی | صرف جگہ | .... |
| ۱۱۵ | جلد | حصہ۔چمڑا | چمڑا | .... |
| ۱۱۶ | زوال | انحطاط | اختتام | الانهيار |
| ۱۱۷ | معاش | اقتصاد | زندگی | .... |
| ۱۱۸ | اشتہار | اعلان | شہرت | الإعلام |
| ۱۱۹ | صنم | محبوبہ | بت | الحبيبة |
| ۱۲۰ | رزق | روزی | ہرانعام | القوت |
| ۱۲۱ | مقدمہ | .... | .... | المرافعة |
| ۱۲۲ | عنوان | سرخی | پتہ (بھی) | .... |
| ۱۲۳ | وکیل | .... | .... | المحامي |
| ۱۲۴ | لغت | ڈکشنری | زبان | المعجم. القاموس |
| ۱۲۵ | شاعر | شاعری کرنے والا | محسوس کرنے والا بھی | .... |
| ۱۲۶ | شعور | عقل | احساس | الحلم |
| ۱۲۷ | مکان | گھر | کوئی جگہ | البيت |
| ۱۲۸ | دفتر | آفس | رجسٹر | المكتب |
| ۱۲۹ | لفافہ | .... | .... | الظرف |

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| ۱۳۰ | شریف | نیک | بلندرتبہ | الورع |
| ۱۳۱ | خراب | ناکارہ | غیرآباد | ردیٔ |
| ۱۳۲ | دار | سولی | گھر | المشنق |
| ۱۳۳ | رقم | مال | نمبر | المال |
| ۱۳۴ | محلّہ | .... | .... | الحيّ |
| ۱۳۵ | خاتمہ | صفایا | اختتام | الانقراض |
| ۱۳۶ | قضاء | موت | فیصلہ | الموت |
| ۱۳۷ | قسمت | تقدیر | تقسیم | الحظ |
| ۱۳۸ | نقاب | .... | .... | .... |
| ۱۳۹ | عورت | صنف نازک | .... | المرأة |
| ۱۴۰ | دولت | مال | حکومت | الثروة |
| ۱۴۱ | حضرت | کلمہ تعظیمی | .... | صاحب الفضيلة |
| ۱۴۲ | شرارت | بدمعاشی | .... | .... |
| ۱۴۳ | خیرات | صدقہ | خیر کی جمع | .... |
| ۱۴۴ | وصول | دستیاب | پہونچنا | الاستلام |
| ۱۴۵ | بلوغ | بالغ ہونے کی عمر | رسائی | الحلم |
| ۱۴۶ | بالغ | .... | .... | .... |
| ۱۴۷ | فکر | غم | سوچ | الهمّ |
| ۱۴۸ | فاصلہ | دوری | فاصل کی مونث | المسافة |
| ۱۴۹ | فیصلہ | .... | ..... | القضاء |

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| ۱۵۰ | فتنہ | فساد | آزمائش | .... |
| ۱۵۱ | دبدبہ | شوکت | .... | .... |
| ۱۵۲ | وقفہ | تھوڑی مدت | .... | لحظة |
| ۱۵۳ | کاتب | خوشخط | مصنف | الخطّاط |
| ۱۵۴ | عید | عیدالفطر | جشن | .... |
| ۱۵۵ | تلاشی | جانچ پڑتال | ختم ہوجانا | فحص |
| ۱۵۶ | متلاشی | تلاش کرنے والا | معدوم۔مضمحل | الطالب |
| ۱۵۷ | اضمحلال | پژمردگی | .... | الذبول |
| ۱۵۸ | مرتبہ | رتبہ۔بار | صرف مقام ومرتبہ | المرّة |
| ۱۵۹ | ناطقہ | .... | .... | .... |
| ۱۶۰ | عالَم | حالت | دنیا | وضع.حالة |
| ۱۶۱ | علاقہ | ایریا | تعلق۔ربط | المنطقة |
| ۱۶۲ | کاہل | سست | گردن | کسلان |
| ۱۶۳ | صدر | سردار | سینہ | رئیس |
| ۱۶۴ | سہولت | کسی چیز کی فراہمی وفراوانی | آسانی | التسهیل |
| ۱۶۵ | خیال | یاد۔پاس۔لحاظ | .... | .... |
| ۱۶۶ | جلال | غصہ | عظمت | الغیظ.الغضب |
| ۱۶۷ | قہر | عذاب۔غصہ | زیرکرنا | العقاب.الغضب |
| ۱۶۸ | عتاب | عذاب | ملامت | العقاب.العذاب |

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| ۱۶۹ | وزیراعظم | .... | .... | رئيس الوزراء |
| ۱۷۰ | وزیراعلی | .... | .... | كبير الوزراء |
| ۱۷۱ | زہر | زہر | پھول | سُمّ |
| ۱۷۲ | مفرور | بھاگا ہوا | .... | الهارب |
| ۱۷۳ | دَور | زمانہ | کردار۔رول | العهد |
| ۱۷۴ | دوران | درمیان | چکر | خلال.أثناء |
| ۱۷۵ | دورہ | سفر۔بیماری کا حملہ | چکر | رحلة |
| ۱۷۶ | سبق | .... | آگے بڑھنا | الدرس |
| ۱۷۷ | دم | طاقت۔سانس | خون | القوة . النفس |
| ۱۷۸ | ملال | غم | اکتاہٹ | الحزن |
| ۱۷۹ | سہم | ڈر | حصہ | الخوف |
| ۱۸۰ | متانت | سنجیدگی | .... | الجديّة |
| ۱۸۱ | انصرام | انتظام | ختم ہونا | التصرف |
| ۱۸۲ | مدلّل | دلیل کے ساتھ | نازمیں پلا ہوا | المبرهن |
| ۱۸۳ | منظور | قبول شدہ | دیکھا ہوا | الموافق عليه |
| ۱۸۴ | لحاظ | ادب،خیال | باب مفاعلت کا مصدر بمعنی ملاحظہ | المراعاة |
| ۱۸۵ | رعایت | تخفیف،لحاظ | نگرانی | .... |
| ۱۸۶ | افواہ | غلط خبر، پروپیگنڈہ | فم کی جمع | الدعاية الكاذبة |
| ۱۸۷ | مشین | مشین | معیوب۔برا | الماكينة.الآلة |

| ۱۸۸ | انتشار | فتنہ | ترقی۔پھیلاؤ | بلوة |
|---|---|---|---|---|
| ۱۸۹ | بخار | ایک مرض | بھاپ | الحمّى |
| ۱۹۰ | ثبوت | دلیل | ثابت ہونا | البيّنة.البرهان |
| ۱۹۱ | مضبوط | طاقتور | منظّم | القوي.المتين |
| ۱۹۲ | مذہب | دین۔دھرم | طریقہ | الدين.الديانة |
| ۱۹۳ | صدا | آواز | بازگشت | الصوت |
| ۱۹۴ | دار | پھانسی | گھر | المشنق |
| ۱۹۵ | تکلیف | درد۔دکھ | ذمہ داری دینا | ألم.وجع |
| ۱۹۶ | مطلب | معنی۔مراد | مقصد | المراد |
| ۱۹۷ | حمایت | طرفداری | حفاظت کرنا | العصبية |
| ۱۹۸ | لطف | مزہ | کرم | اللذة |
| ۱۹۹ | شبہ | شک | اشکال | ريب.شكّ |
| ۲۰۰ | مشکل | دشوار | پریشانی | عسير.صعب |

# (۲) لفظی و معنوی اشتراک اور تلفّظاتی فروق

اسی طرح بعض عربی کے الفاظ اردو میں بھی اپنے سابقہ مفہوم و معنی کے ساتھ مستعمل ہوتے ہیں، لیکن ان کے تلفظ میں قدرے تغیر واقع ہو چکا ہوتا ہے، لیکن اپنی اصل کے اعتبار سے وہ عربی ہوتے ہیں اس لئے بعض لوگ عربی بولتے وقت اردو تلفظ کا ہی استعمال کر کے اپنی عربیت کی ہوا نکال دیتے ہیں، اس کی طرف بھی خاصی توجہ کی ضرورت ہے، اس طرح کے اردو الفاظ کی بھی ذیل میں ایک مختصر سی فہرست دی جاتی ہے، تاکہ صورت مسئلہ کو سمجھنے میں کوئی دشواری باقی نہ رہے:

| نمبر شمار | اردو | معنی | عربی |
|---|---|---|---|
| ۱ | جہالت | .... | جَهَالَةٌ |
| ۲ | شُکریہ | .... | شُكْراً |
| ۳ | صَدقہ | .... | صَدَقَةٌ |
| ۴ | سَوال | .... | سُؤَالٌ |
| ۵ | دُکان | .... | دُكَّانٌ |
| ۶ | ضَرُورت | .... | ضَرُوْرَةٌ |
| ۷ | خَطْ | .... | خَطٌّ |
| ۸ | شَکْ | .... | شَكٌّ |
| ۹ | آخری | .... | آخِرُ |
| ۱۰ | رَدْ | .... | رَدٌّ |
| ۱۱ | غَم | .... | غَمٌّ |
| ۱۲ | ہَم | .... | هَمٌّ |

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۱۳ | تجربہ | .... | تَجْرِبَةٌ |
| ۱۴ | خطرہ | .... | خَطَرٌ |
| ۱۵ | سطح | .... | سَطْحٌ |
| ۱۶ | زیادتی | .... | زيادة |
| ۱۷ | تمیز | .... | تَمْيِيزٌ |
| ۱۸ | وعدہ | .... | وَعْدٌ |
| ۱۹ | دلال | ایجنٹ | دَلَالٌ |
| ۲۰ | شمع | .... | شَمَعٌ |
| ۲۱ | علالت | .... | عِلَّةٌ |
| ۲۲ | ہلاکت | ... | هَلاكٌ |
| ۲۳ | حفاظت | ... | حِفْظٌ، حِفَاظٌ |
| ۲۴ | اُنسیت | ... | أُنْسٌ |
| ۲۵ | طبابت | ... | طِبٌّ |
| ۲۶ | عظمت | ... | عَظَمَةٌ |
| ۲۷ | سعی | | سَعْيٌ |
| ۲۸ | قبول | ... | قَبُوْلٌ |
| ۲۹ | صلح | ... | صُلْحٌ |
| ۳۰ | محبت | ... | مَحَبَّةٌ |
| ۳۱ | قتل | .. | قَتْلٌ |
| ۳۲ | خیال | ... | خَيَالٌ |
| ۳۳ | الوداع | ... | الوَدَاع |

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۳۴ | رِوَاج | ... | رَوَاجٌ |
| ۳۵ | رَمْضَان | ... | رَمَضَان |
| ۳۶ | عِلَاوَهْ | ... | عَلَاوَةٌ |
| ۳۷ | كَلْمَه | ... | كَلِمَةٌ |
| ۳۸ | شَفْقَتْ | ... | شَفَقَةٌ |
| ۳۹ | بَرْكَتْ | ... | البَرَكَة |
| ۴۰ | حَرْكَتْ | ... | الحَرَكَة |
| ۴۱ | مَصْلِحَتْ | ... | المَصْلَحَة |
| ۴۲ | بُنْدُوْق | ... | بُنْدُوْقِيَّةٌ |
| ۴۳ | صِفْر | ... | صِفْرٌ |
| ۴۴ | صِحَّت | ... | صِحَّةٌ |
| ۴۵ | صَنْدُوْق | ... | صُنْدُوْقٌ |
| ۴۶ | شِكْوَه | ... | شَكْوَىٰ |
| ۴۷ | حِيَاتْ | ... | حَيَاةٌ |
| ۴۸ | فَجْرْ | ... | فَجْرٌ |
| ۴۹ | ظُهْرْ | ... | ظُهْرٌ |
| ۵۰ | عَصْرْ | ... | عَصْرٌ |
| ۵۱ | صُبْحْ | ... | صُبْحٌ |
| ۵۲ | قَبْرْ | ... | قَبْرٌ |
| ۵۳ | دَفْنْ | ... | دَفْنٌ |
| ۵۴ | ذَبْحْ | ... | ذَبْحٌ |

| ۵۵ | ذی قعدہ | ... | ذو القعدة |
|---|---|---|---|
| ۵۶ | ذی الحجہ | ... | ذو الحجّة |
| ۵۷ | قَبْضَہ | ... | قَبْضٌ |
| ۵۸ | قَرْضَہ | ... | قَرْضٌ |
| ۵۹ | قِطَار | ... | قَطَارٌ |
| ۶۰ | نَفَقَہ | ... | نَفَقَةٌ |
| ۶۱ | کِفَالَتْ | ... | کَفَالَةٌ |
| ۶۲ | وَزَارَتْ | ... | الوِزَارَةُ |
| ۶۳ | مِلْکِیَتْ | ... | مِلْکٌ |
| ۶۴ | شَرَحْ | ... | شَرْحٌ |
| ۶۵ | جَرْحْ | ... | جَرْحٌ |
| ۶۶ | عَدَالَتْ | بمعنیٰ انصاف | عَدْلٌ |
| ۶۷ | طِوَالَتْ | ... | طُوْلٌ |
| ۶۸ | فَرَقْ | ... | فَرْقٌ |
| ۶۹ | وَزَنْ | ... | وَزْنٌ |
| ۷۰ | جُمْلَہ | ... | جُمْلَةٌ |
| ۷۱ | تَوْرِیْتْ | ... | التَوْرَاة |
| ۷۲ | نَحْوْ | ... | نَحْوٌ |
| ۷۳ | فِقْہ | ... | فِقْهٌ |
| ۷۴ | رَفْعْ | بمعنیٰ پیش | رَفْعٌ |
| ۷۵ | نَصْبْ | بمعنیٰ زبر | نَصْبٌ |

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۷۶ | قَطْعٌ | ... | قَطْعٌ |
| ۷۷ | قِنَاعَتْ | ... | قَنَاعَةٌ |
| ۷۸ | مُنْقَطَعْ | ... | مُنْقَطِعٌ |
| ۷۹ | عَلَيْحِدَه | ... | عَلٰى حِدَةٍ |
| ۸۰ | مُوَافْقَتْ | ... | مُوَافَقَةٌ |
| ۸۱ | مُطَابْقَتْ | ... | مُطَابَقَةٌ |
| ۸۲ | مُوَاظْبَتْ | ... | مُوَاظَبَةٌ |
| ۸۳ | طَبْلَه | ... | طَبْلٌ |
| ۸۴ | طَبْعِی | ... | طَبِيْعِيٌّ |
| ۸۵ | عُمْرٌ | ... | عُمُرٌ |
| ۸۶ | غَلْبَه | ... | غَلَبَةٌ |
| ۸۷ | فِضَا | ... | فَضَاءٌ |
| ۸۸ | فَقَاہَتْ | ... | فِقْهٌ. تَفَقُّهٌ |
| ۸۹ | فَہم | ... | فَهْمٌ |
| ۹۰ | تَرْجَمہ | ... | تَرْجَمَةٌ |
| ۹۱ | مُوَازْنَه | ... | مُوَازَنَةٌ |
| ۹۲ | مُسَابْقَه | ... | مُسَابَقَةٌ |
| ۹۳ | مُقَابْلَه | ... | مُقَابَلَةٌ |
| ۹۴ | حَاجِی | ... | الحَاجّ |
| ۹۵ | ہَدْیَه | ... | هَدِيَّةٌ |
| ۹۶ | مُقَارْنَه | ... | مُقَارَنَةٌ |

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۹۷ | خَطَا | ... | خَطَأٌ |
| ۹۸ | جَادَه | ... | جَادَّةٌ |
| ۹۹ | رَكَعْتُ | ... | رَكْعَةٌ |
| ۱۰۰ | رَمَى | ... | رَمْيٌ |
| ۱۰۱ | مَنَّتْ | ... | مِنَّةٌ |
| ۱۰۲ | نَذَرُ | ... | نَذْرٌ |
| ۱۰۳ | مُرَاقُبَه | ... | مُرَاقَبَةٌ |
| ۱۰۴ | مَحْض | ... | مَحْضٌ |
| ۱۰۵ | تَقَاضَا | ... | تَقَاضِي |
| ۱۰۶ | مَقْصَدُ | ... | مَقْصِدٌ |
| ۱۰۷ | شَعُوْرُ | ... | شُعُوْرٌ |
| ۱۰۸ | عَقَلُ | ... | عَقْلٌ |
| ۱۰۹ | سِنُ | ... | سِنٌّ |
| ۱۱۰ | شَكَلُ | ... | شَكْلٌ |
| ۱۱۱ | اَهَمِيَتْ | ... | أَهَمِّيَةٌ |
| ۱۱۲ | اَهَم | ... | أَهَمّ |
| ۱۱۳ | بَغَاوَتْ | ... | بَغْيٌ |
| ۱۱۴ | نُفُرَتْ | ... | نُفُوْرٌ |
| ۱۱۵ | نَهَى | ... | نَهْيٌ |
| ۱۱۶ | سَخَاوَتْ | ... | سَخَاءٌ |
| ۱۱۷ | بُخَالَتْ | ... | بُخْلٌ |

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۱۱۸ | رِہَنْ | ... | رَہْنْ |
| ۱۱۹ | اَمَنْ | ... | أَمْنْ |
| ۱۲۰ | سَلَامَتی | ... | سَلَامْ |
| ۱۲۱ | بَحَثْ | بمعنیٰ موضوع و مضمون | بَحْثْ |
| ۱۲۲ | وَاسِطَہ | ... | وَاسِطَةْ |
| ۱۲۳ | تَنْقِیدْ | ... | نَقْدْ. انْتِقَادْ |
| ۱۲۴ | فَرَاغَتْ | ... | فَرَاغْ |
| ۱۲۵ | فَتح | ... | فَتْحْ |
| ۱۲۶ | اِسْتَقْبَالْ | ... | اسْتِقْبَالْ |
| ۱۲۷ | اِنْتَظَارْ | ... | انْتِظَارْ |
| ۱۲۸ | نَفِلْ | ... | نَفْلْ |
| ۱۲۹ | صُلَحْ | ... | صُلْحْ |
| ۱۳۰ | جَمع | ... | جَمْعْ |
| ۱۳۱ | غَرَضْ | ... | غَرْضْ |
| ۱۳۲ | وَحِیْ | ... | وَحْيْ |
| ۱۳۳ | نَفِیْ | ... | نَفْيْ |
| ۱۳۴ | نَہَرْ | ... | نَهْرْ |
| ۱۳۵ | قِلْعَہ | ... | قَلْعَةْ |
| ۱۳۶ | قَہَرْ | ... | قَهْرْ |
| ۱۳۷ | مَعْنُوْنْ | ... | مُعَنْوَنْ |
| ۱۳۸ | مَوْسَمْ | ... | مَوْسِمْ |

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۱۳۹ | مَیِّت | ... | مَیِّتْ |
| ۱۴۰ | اِفَادِیَت | ... | افادةٌ |
| ۱۴۱ | بَاکُرَہ | ... | بِکْرٌ |
| ۱۴۲ | تَبَادُلَہ | ... | تبادُل |
| ۱۴۳ | تعدد ازدواج | ... | تعدُّد أزواج |
| ۱۴۴ | تَنُدُوْر | ... | تَنُّورٌ |
| ۱۴۵ | اُعْجُوْبَہ | ... | أُعْجُوْبَةٌ |
| ۱۴۶ | لِیکِن | ... | لٰکِنَّ |
| ۱۴۷ | مِینارہ | ... | مَنَارَةٌ |
| ۱۴۸ | سَیِّد | ... | سَیِّدٌ |
| ۱۴۹ | سَحَر | ... | سَحَرٌ |
| ۱۵۰ | سَحَرِی | ... | سُحُوْرٌ |
| ۱۵۱ | رائے | ... | رأي |
| ۱۵۲ | حَمَل | ... | حَمْلٌ |
| ۱۵۳ | مِعْدَہ | ... | مَعِدَةٌ |
| ۱۵۴ | حَجَم | ... | حَجْمٌ |
| ۱۵۵ | مَدْرَسَہ | ... | مَدْرَسَةٌ |
| ۱۵۶ | صِحَن | ... | صِحْنٌ |
| ۱۵۷ | اِصْطَبَل | ... | اِصْطَبْلٌ |
| ۱۵۸ | حِماقت | ... | حَمَاقَةٌ |
| ۱۵۹ | عَجَز | ... | عَجْزٌ |

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۱۶۰ | رِحَم | ... | رَحِمٌ |
| ۱۶۱ | شَہَد | ... | شَہْدٌ |
| ۱۶۲ | عَہَد | ... | عَہْدٌ |
| ۱۶۳ | جَماعَت | ... | جَمَاعَةٌ |
| ۱۶۴ | رِکعَت | ... | رَکْعَةٌ |
| ۱۶۵ | نَفَع | ... | نَفْعٌ |
| ۱۶۶ | حَیَوان | ... | حَیَوَانٌ |
| ۱۶۷ | وَرَقَہ | ... | وَرَقَةٌ |
| ۱۶۸ | لَہجہ | ... | لَہْجَةٌ |
| ۱۶۹ | قَدَر | ... | قَدْرٌ |
| ۱۷۰ | وَسَط | ... | وَسَطٌ |
| ۱۷۱ | خِطَابت | ... | الخَطَابة |
| ۱۷۲ | الوِداع | ... | الوَدَاع |
| ۱۷۳ | رَدِی | ... | ردیٔ |
| ۱۷۴ | اُستَاذ | ... | أستاذ |

☆

# (۳) ضرب الامثال اور کہاوتوں کی اہمیت

ضرب الامثال اور کہاوتیں انسانی تجربات و حالات کی سچی عکاسی کرتی ہیں، ان کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ مختصر لفظوں میں بڑے بڑے حقائق ودقائق بیان کردئے جاتے ہیں، بس یوں سمجھئے: سمندر کوکوزہ میں بند کردیا گیا ہوتا ہے، ان میں خاص طرح کی چاشنی اور لطافت ہوتی ہے، کلام میں ان کی حیثیت ایسی ہی ہے جیسی شاہی تاج میں ہیرے اور نگینے کی، چنانچہ کلام عرب میں یہ مثل مشہور ہے: "المثل في الكلام كالملح في الطعام"۔

سید العرب والعجم حضرت محمد ﷺ کی احادیث مبارکہ میں ہمیں بکثرت ایسے ادبی شہپارے ملتے ہیں جو امثال کی صورت اختیار کر گئے اور جو ادب عربی میں شاہکار کی حیثیت رکھتے ہیں، خود قرآن کریم کے اندر بھی بکثرت ایسی بلیغ اور لطیف آیتیں ہیں جو ضرب الامثال کی شکل اختیار کر گئیں، جن کا استعمال دوران گفتگو و خطاب کلام کے اندر ایک خاص طرح کا زور اور بانکپن پیدا کردیتا ہے، لیکن امثال کے استعمال میں بے ساختگی اور برجستگی کا ہونا ضروری ہے، ورنہ بے موقع استعمال سے کلام کا زور اور مزہ پھس پھسا ہو جاتا ہے، اور کلام مضحکہ خیز بن کر رہ جاتا ہے۔

ذیل میں ہم نے عربی امثال و کہاوت کی ایک فہرست بنانے کی کوشش کی ہے، ساتھ ہی حتی المقدور ان کا اردو متبادل پیش کرنے کی بھی کوشش کی گئی ہے، تاکہ ان کے زور و حسن اور لطافت و بلاغت سے کما حقہ آپ بھی محظوظ ہوسکیں، اور ان سے آپ کو ذہنی اور ذوقی مناسبت بھی پیدا ہو سکے۔

| نمبر شمار | عربی | اردو |
|---|---|---|
| ۱ | هل جزاء الإحسان إلا الإحسان | کر بھلا تو ہو بھلا |
| ۲ | كلّ نفس ذائقة الموت | سب کو ایک دن مرنا ہے |
| ۳ | كل نفس رهينة بما كسبت | جیسی کرنی ویسی بھرنی |
| ۴ | فوق كل ذي علم عليم | ہر سیر پر سوا سیر |
| ۵ | إنما الأعمال بالنيات | اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے |
| ۶ | لا يَحِيْقُ الْمَكْرَ السَّيِّئَ إِلَّا بِأَهْلِه | چاہ کن را چاہ در پیش |
| ۷ | إِنَّ الْغِنٰى غِنَى النَّفْسِ | بے نیازی تو دل کی بے نیازی ہے |
| ۸ | التائب من الذنب كمن لا ذنب له | گناہوں سے توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسے اس نے گناہ ہی نہ کئے ہوں |
| ۹ | الدالّ على الخير كفاعله | خیر کی طرف رہنمائی کرنے والا بھی خیر کرنے والے کی طرح ہے |
| ۱۰ | الجنة تحت أقدام الأمهات | جنت تو ماؤں کے قدموں کے نیچے ہے |
| ۱۱ | اليد العليا خير من اليد السفلى | دینے والا ہاتھ لینے والے ہاتھ سے بہتر ہوتا ہے |
| ۱۲ | لا يُلدغ المؤمن من جحر مرتين | مومن ایک بل سے دو بار نہیں ڈسا جاتا |
| ۱۳ | زر غباً تزدد حباً | گاہے بگاہے ملو محبت میں اضافہ ہوگا / قدر کھو دیتا ہے روز کا آنا جانا |
| ۱۴ | المؤمن كالبنيان يشدّ بعضه بعضاً | مومن کی مثال اس عمارت کی سی ہے جس کی ہر اینٹ ایک دوسرے سے وابستہ ہوتی ہے |

| | | |
|---|---|---|
| ۱۵ | منی مُناخ من سبق | جو بڑھ کر خود اٹھالے ہاتھ میں مینا اسی کا ہے |
| ۱۶ | المرء یقیس علی نفسه | آدمی دوسروں کو اپنی طرح سمجھتا ہے |
| ۱۷ | کأنما علی رؤوسهم الطیر | جیسے ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہوں |
| ۱۸ | کل إناء یترشح بما فیه | وہی چیز ٹپکتی ہے جو برتن میں ہوتی ہے |
| ۱۹ | العجول لایأمن العثور | جلد باز ٹھوکر کھاتا ہی ہے |
| ۲۰ | صاحب البیت أدری بما فیه | گھر کا مالک جانتا ہے گھر میں کیا ہے/ جس کی بندر یا وہی نچائے |
| ۲۱ | شرّ أهرّ ذاناب | معاملہ غیر معمولی اور سنگین ہے |
| ۲۲ | یأتیک کل غد بما فیه | ہر نیا دن نئے مسائل پیدا کرتا ہے |
| ۲۳ | کل آت قریب | مستقبل تو قریب ہی ہوتا ہے |
| ۲۴ | قد یؤخذ الجار بذنب الجار | کبھی پڑوسی پڑوسی کے جرم میں پکڑا جاتا ہے |
| ۲۵ | لاتؤخر عمل الیوم لغد | آج کا کام کل پر مت ٹال |
| ۲۶ | لأخیک علیک مثل الذي لک علیه | روٹی دونوں ہاتھ سے پکتی ہے |
| ۲۷ | نِعمَ المؤدب الدهرُ | وقت سب کچھ سکھا دیتا ہے |
| ۲۸ | الأصیل یعمل بأصله | ہر چیز اپنی اصلیت پر ہی ہوتی ہے/ اصل اور خمیر کا اثر تا حیات قائم رہتا ہے |
| ۲۹ | أمّ الأخرس تعرف بلغات الخرسان | جس کی بندر یا وہی نچائے |
| ۳۰ | لأمرما جدع قصیر أنفه | کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے |
| ۳۱ | لأمرما یسود من یسود | کسی کے بڑے ہونے کی کوئی تو وجہ ہوتی ہے |

| | | |
|---|---|---|
| ۳۲ | يا حبّذا الإمارة ولو على الحمارة | اپنی جھونپڑی غیر کے محل سے بہتر |
| ۳۳ | ليس على الإنسان إلا ماملک | جو ہاتھ وہی ساتھ |
| ۳۴ | الإنسان عبدالإحسان | انسان احسان کا بندہ ہے |
| ۳۵ | من تأنّى أدرک ماتمنّى | جو صبر وتحمل سے کام لیتا ہے وہ مراد کو پہونچتا ہے |
| ۳۶ | أول الغيث قطر | قطرہ قطرہ دریا شود۔ ہر بڑی اور عظیم شی کی بنیاد معمولی ہی ہوتی ہے |
| ۳۷ | انج سعد فقد هلک سُعيد | دوسروں کی فکر چھوڑو اور صرف اپنی فکر کرو |
| ۳۸ | الغرفة تُنبئ عن الغدير | ایک چاول پورے دیگ کا پتہ دیتا ہے |
| ۳۹ | الحفنة تحكي عن البيدر الكبير | مشتے نمونہ از خروارے، ایک چاول پورے دیگ کا پتہ دیتا ہے |
| ۴۰ | كل الصيد في جوف الفراء | |
| ۴۱ | أول الشجر نواة | درخت گٹھلی ہی سے پیدا ہوتا ہے |
| ۴۲ | رب بعيد أنفع من قريب | کبھی بیگانے اپنوں سے بڑھ کر کام آجاتے ہیں |
| ۴۳ | من ابتغاء الخير اتقاء الشر | نقصان سے بچنا بھی فائدہ اٹھانا ہے |
| ۴۴ | العلم في الصغر كالنقش على الحجر | بچپن کا علم پتھر کی لکیر کی طرح ہے |
| ۴۵ | يبني قصراً و يهدم مصراً | ایک کمانا سو گنوانا |
| ۴۶ | ما كل بارقة تجود بمائها | ہر بادل نہیں برستا |

| | | |
|---|---|---|
| ۴۷ | الذي لا يبصر من الغربال يكون أعمى | جو اشارہ نہ سمجھے وہ اندھا ہے |
| ۴۸ | بيضة اليوم خير من دجاجة الغد | نونقد نہ تیرہ ادھار |
| ۴۹ | ما كل بيضاء شحمةو لا كل سوداء تمرة | ہر چمکتا سونا نہیں ہوتا |
| ۵۰ | البطنة تافن الفطنة | زیادہ کھانا ذہانت کو ختم کر دیتی ہے (دولت کی فراوانی عقل خراب کر دیتی ہے) |
| ۵۱ | قد بين الصبح لذي عينين | آنکھ ہو تو نظر آئے |
| ۵۲ | إن من البيان لسحراً | بعض باتیں جادو کا سا اثر رکھتی ہیں |
| ۵۳ | ترک الجواب على الجاهل جواب | خاموشی ہی جاہل کا جواب ہے<br>جوابِ جاہلاں باشد خموشی |
| ۵۴ | الثكلى تحبّ الثكلى | خربوزہ خربوزہ سے رنگ پکڑتا ہے |
| ۵۵ | لا يثمر الشوك العنب | جَو بو کر گیہوں نہیں کاٹا جا سکتا |
| ۵۶ | لكل ثوب لابس | ہر ایک چیز کے قدرداں ہوتے ہیں |
| ۵۷ | ثار حابلهم على نابلهم | تانا بانا مل گیا (کشیدگی بڑھ گئی) |
| ۵۸ | الثور يحمي أنفه بروقه | اپنی عزت آپ کرو |
| ۵۹ | من جدّ وجد | کوشش کرنے والا پاتا ہے |
| ۶۰ | كل جدة ستبليها عدة | ہر نیا پرانا ہوتا ہی ہے |
| ۶۱ | جزيته كيل الصاع بالصاع | جوابِ ترکی بترکی |
| ۶۲ | الجزاء من جنس العمل | جیسی کرنی ویسی بھرنی |
| ۶۳ | جعجعة لا أرى طحناً | جو گرجتا ہے وہ برستا نہیں |

| | | |
|---|---|---|
| ٦٤ | جليس المرء مثله | دو دوست باہم ہم مزاج و ہم فکر ہوتے ہیں |
| ٦٥ | لايجمع سيفان في غمد | دو شیر ایک کچھار میں نہیں رہتے |
| ٦٦ | الجنون فنون | پاگلپن کی بہت سی قسمیں ہیں |
| ٦٧ | من أجمل قيلاً سمع جميلاً | بھلی بات کہنے والا بھلی بات سنتا ہے |
| ٦٨ | جاور ملكاً أو بحراً | یک در گیر محکم گیر |
| ٦٩ | الجار قبل الدار | گھر سے پہلے پڑوس دیکھنے کی چیز ہے |
| ٧٠ | الرفيق قبل الطريق | سفر سے پہلے رفیق سفر دیکھنا چاہیئے |
| ٧١ | تجوع الحرة و لاتأكل بثديها | صاحب غیرت انسان بھوک سہہ لیتا ہے پر بھیک نہیں مانگتا |
| ٧٢ | من جال نال | سفر فائدہ سے خالی نہیں |
| ٧٣ | جاء بقرني حمار | بنڈل مارنا |
| ٧٤ | إذا جاء الحين حارت العين | تقدیر کے آگے عقل کام نہیں کرتی |
| ٧٥ | إذا جاء القدر غشي البصر | تقدیر آنکھوں پر پردہ ڈال دیتی ہے |
| ٧٦ | جيفة لاتعكر بحراً | سمندر مردار سے ناپاک نہیں ہوتا |
| ٧٧ | من أحبّ شيئاً أكثر من ذكره | آدمی کو جس چیز سے محبت ہوتی ہے اس کا ذکر کثرت سے کرتا ہے |
| ٧٨ | حبّک الشيء يُعمي و يُصم | محبت انسان کو اندھا اور بہرا بنا دیتی ہے |
| ٧٩ | ليس في الحبّ مشورة | محبت میں کوئی مشورہ نہیں |
| ٨٠ | المحظور محبوب | ممنوعہ چیز پر کشش ہوتی ہے |
| ٨١ | من الحبة تنشأ الشجرة | ایک معمولی دانہ ہی سے درخت نکلتا ہے |

| | | |
|---|---|---|
| ۸۲ | إن الحديد بالحديد أقلع | لوہا لوہے کو کاٹتا ہے |
| ۸۳ | حدّث عن البحر ولا حرج | بس بیان کرتے جاؤ غلو کا اندیشہ نہیں |
| ۸۴ | كالحادي ليس له بعير | زبانی جمع خرچ |
| ۸۵ | الحسد مطية العتاب | حسد ڈسنے والا ناگ ہے |
| ۸۶ | من حسن ظنّه طاب عيشه | خوش مزاج شخص مزے سے جیتا ہے |
| ۸۷ | من حفر حفيراً لأخيه كان حتفه فيه | چاہ کن را چاہ در پیش |
| ۸۸ | حافظ على الصديق و لو في الحريق | دوست کو تحفظ دو گو کہ اس کے لئے آگ سے گزرنا پڑے |
| ۸۹ | الحكمة ضالة المؤمن | حکمت مومن کی گمشدہ دولت ہے |
| ۹۰ | إذا حلّت المقادير بطلت التدابير | تقدیر کے سامنے تدبیر کام نہیں کرتی |
| ۹۱ | يخبرك أدنى الارض عن أقصاها | ایک چاول پورے دیگ کی کیفیت بیان کر دیتا ہے |
| ۹۲ | قد يخرج من الصدف غير الدرر | کابل میں گدھے بھی ہوتے ہیں |
| ۹۳ | من خطب الحسناء يُعطي مهرها | ہر اچھی چیز کی قیمت چکانی پڑتی ہے |
| ۹۴ | من خان هان | خیانت کرنے والا بے حیثیت ہوتا ہے |
| ۹۵ | خير الخلال حفظ اللسان | زبان کی حفاظت کرنا اچھی صفت ہے |
| ۹۶ | خير الكلام ما قلّ و دلّ | اچھی بات یہ ہے کہ مختصر اور بامعنی ہو |
| ۹۷ | الخطأ زاد العجول | جلد باز غلطیاں کرتا ہی ہے |
| ۹۸ | خفّف طعامک تأمن سقامک | کم کھاؤ صحت بناؤ |
| ۹۹ | الدراهم مراهم | پیسے مرہم کا کام کرتے ہیں |

| | | |
|---|---|---|
| ۱۰۰ | كما تدين تدان | جیسا کرو گے ویسا بھرو گے |
| ۱۰۱ | لكل داء دواء | ہر مرض کی دوا ہے |
| ۱۰۲ | ذهب أمس بما فيه | کل کی بات گئی کل کے ساتھ |
| ۱۰۳ | كل رأس به صدع | ہر ایک کے ساتھ مشکلات لگی ہوئی ہیں |
| ۱۰۴ | لايرتجى مطر بغير سحاب | بنا لگن کے شہنائی نہیں بجتی |
| ۱۰۵ | رضى الناس غاية لاتُدرک | سب کو خوش نہیں کیا جا سکتا |
| ۱۰۶ | عند الرهان تُعرف السوابق | آزمائش کے وقت پتہ چلتا ہے کون کتنے پانی میں ہے |
| ۱۰۷ | استراح من لا عقل له | بیوقوف کو کوئی ٹنشن نہیں ہوتا |
| ۱۰۸ | الرائد لا يكذب أهله | نمائندۂ قوم کو جھوٹ زیب نہیں دیتا |
| ۱۰۹ | إذا أراد الله هلاک نملة أنبت لها جناحين | جب چیونٹی کی موت آتی ہے تو اس کے پر نکل آتے ہیں |
| ۱۱۰ | من يزرع الشوک لا يحصد العنب | کانٹا بو کر جو نہیں کاٹا جا سکتا نیم نہ میٹھا ہوئے سینچو گڑ گھی سے |
| ۱۱۱ | كما تزرع تحصد | جو بوو گے وہ کاٹو گے |
| ۱۱۲ | لكل ساقطة لاقطة | ہر گری پڑی چیز کے قدرداں ہوتے ہیں |
| ۱۱۳ | رب سكوت أبلغ من كلام | کبھی خموشی بات سے زیادہ موثر ہوتی ہے |
| ۱۱۴ | ما كل سوداء تمرة | ہر چمکتا سونا نہیں ہوتا |
| ۱۱۵ | ما استتر من قاد الجمل | عشق اور مشک چھپائے نہیں چھپتے |
| ۱۱۶ | سحابة صيف عن قليل تقشع | چار دن کی چاندنی پھر اندھیری رات |

| | | |
|---|---|---|
| ۱۱۷ | من سلمت سريرته سلمت علانيته | جس کی خلوت اچھی اس کی جلوت بھی اچھی |
| ۱۱۸ | أسمع جعجعة ولاأرى طحناً | جوگرجتا ہے وہ برستا نہیں |
| ۱۱۹ | أن تسمع بالمعيدي خير من أن تراه | دور کا باجا سہانا ہوتا ہے |
| ۱۲۰ | سوء الظنّ من شدّة الضنّ | عشق است وہزار بدگمانی |
| ۱۲۱ | سيرة المرء تنبيء عن سريرته | ظاہر سے باطن کا اندازہ ہوجاتا ہے |
| ۱۲۲ | الشجاع موقى | شجاعت ایک ڈھال ہے |
| ۱۲۳ | عند الشدائد تعرف الإخوان | وقت پڑنے پر دوست سمجھ میں آتے ہیں |
| ۱۲۴ | شرّالناس من داراه الناس لشرّه | برا ہے وہ شخص جس کے شر سے بچنے کے واسطے لوگ ملا کریں |
| ۱۲۵ | لاتشرب السم اتكالاً على الترياق | دوا کے بھروسے زہر پینا حماقت ہے |
| ۱۲۶ | الشعير يُوكل و يُذمّ | |
| ۱۲۷ | شعاع الشمس لايخفى و نورالحق لايطفى | عشق ومشک چھپائے نہیں چھپتے |
| ۱۲۸ | من الشوكةتخرج الوردة | کانٹوں کے بیچ گلاب کھلتا ہے |
| ۱۲۹ | الصبر ظفر | صبر کا پھل میٹھا ہوتا ہے |
| ۱۳۰ | الصبر حيلة من لا حيلة له | جس کے سامنے کوئی تدبیر نہ ہو، اس کے لئے صبر ایک تدبیر ہے (مجبوری کا نام صبر) |
| ۱۳۱ | صاحب الحاجة أعمى | ضرورت مند اندھا ہوتا ہے |
| ۱۳۲ | تصدأ القلوب كما يصدأ الحديد | لوہے کی طرح دل بھی زنگ آلود ہوتے ہیں |

| | | |
|---|---|---|
| ۱۳۳ | صدور الأحرار قبور الأسرار | شریف لوگوں کے سینے رازوں کا قبرستان ہوتے ہیں |
| ۱۳۴ | لایصلح رفیقاً من لا یبتلع ریقاً | وہ شخص رفیق بننے کے لائق نہیں جو غصہ کا تھوک نہ نگلے |
| ۱۳۵ | لا یضرّ السحاب نبح الکلاب | ہاتھی جائے بازار کتا بھونکے ہزار |
| ۱۳۶ | الضرورات تبیح المحظورات | ضرورت ممنوعہ چیزوں کو مباح کر دیتی ہے |
| ۱۳۷ | ضرب الحبیب أوجع | اپنوں کی مار سخت ہوتی ہے |
| ۱۳۸ | قد ضلّ من کانت العمیان تهدیه | اندھوں کے پیچھے چلنے والا کھڈ میں گرتا ہے |
| ۱۳۹ | طرف الفتی یخبر عن جنانه | نگاہ دل کی چغلی کھاتی ہے |
| ۱۴۰ | من طلب أخاً بلاعیب بقي بلا أخ | دودھ کا دھلا کوئی نہیں |
| ۱۴۱ | من طلب عظیماً خاطر بعظیم | بڑے مقصد کے لئے بڑی قربانی دینی پڑتی ہے |
| ۱۴۲ | الطیر بالطیر یصاد. | لوہا لوہے کو کاٹتا ہے |
| ۱۴۳ | ظاهر العتاب خیر من باطن الحقد | دل میں حسد پالنے سے بہتر ہے کہ منہ پر کچھ کڑوی کسیلی بات کہدی جائے |
| ۱۴۴ | یبقی الودّ ما بقي العتاب | زجر وتوبیخ محبت کے منافی نہیں |
| ۱۴۵ | العبد یقرع بالعصا والحرّ تکفیه الإشارة | کوئی ڈنڈے سے سمجھتا ہے اور کوئی اشارہ سے |
| ۱۴۶ | العتاب قبل العقاب | سزا سے پہلے سرزنش ہونی چاہیے |
| ۱۴۷ | عثرة القدم أسلم من عثرة اللسان | قدم کی لغزش زبان کی لغزش سے ہلکی ہوتی ہے |

| | | |
|---|---|---|
| ۱۴۸ | ما كل عثرة تقال ولا كل فرصة تنال | نہ ہر لغزش قابلِ گرفت ہوتی ہے اور نہ ہر موقع ہاتھ آتا ہے |
| ۱۴۹ | يعدّ لكلب السوء كلب يعادله | جیسے کو تیسا |
| ۱۵۰ | والعذر عند كرام الناس مقبول | معزز لوگ عذر قبول کیا کرتے ہیں |
| ۱۵۱ | لكل عقد حلّ | ہر مسئلہ کا حل ہوتا ہے |
| ۱۵۲ | ما كل ما يعلم يقال | ہر بات کہی نہیں جاتی |
| ۱۵۳ | العلم في الصدور لا في السطور | علم سینوں میں ہوتا ہے سفینوں میں نہیں |
| ۱۵۴ | عش قنعاً تكن ملكاً | قناعت کی زندگی بادشاہت کی زندگی ہے |
| ۱۵۵ | من غضب من لاشيء رضي من لاشيء | جو بلاسبب ناراض ہو جاتا ہے وہ بلاسبب راضی بھی ہو جاتا ہے |
| ۱۵۶ | إذا لم تغلب تخلب | نہ جیت پاؤ تو نوچنے اور جھنجھوڑنے سے باز نہ آؤ |
| ۱۵۷ | فتیٰ و لا كمالِک | دنیا میں تجھ سے لاکھ سہی تو مگر کہاں؟ |
| ۱۵۸ | لا يفل الحديد إلا الحديد | لوہا لوہے کو کاٹتا ہے |
| ۱۵۹ | فم يسبّح و يد تذبّح | منہ سے رام رام بغل میں چھری |
| ۱۶۰ | الفائت لا يستدرک | گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں |
| ۱۶۱ | لو قلت تمرة لقال جمرة | آم کہو گے تو وہ املی کہے گا |
| ۱۶۲ | القول ينفذ ما لا ينفذ الإبر | بات کی نوک وہاں تک پہونچ جاتی ہے جہاں تک سوئی کی نوک نہیں پہونچتی |
| ۱۶۳ | لكل مقام مقال | ہر بات کا ایک موقع ہوتا ہے |

| | | |
|---|---|---|
| ۱۶۴ | هل يستقيم الظلّ و العود أعوج | رسی جل جاتی ہے اس کا بل نہیں جاتا |
| ۱۶۵ | قيمة كل امرئ ما يحسنه | انسان کی قدر و قیمت اس کی امتیازی خصوصیات کے اندر ہوتی ہے |
| ۱۶۶ | من كثرة الملاحين غرقت السفينة | قائدین کی کثرت سے قوم ہلاکت کا شکار ہوتی ہے |
| ۱۶۷ | إن كنت كذوبا فكن ذكوراً | دروغ گو را حافظہ نہ باشد |
| ۱۶۸ | كفى المرء فضلاً أن تعدّ معايبه | یہ خوبی کی بات ہے کہ کسی کی برائی شمار کرلی جائے |
| ۱۶۹ | كل كلب ببابه نبّاح | اپنی گلی میں کتا بھی شیر ہوتا ہے |
| ۱۷۰ | كلّفتني مخّ البعوض | جوئے شیر کھودنے کا کام دیدیا |
| ۱۷۱ | رب كلمة سلبت نعمة | بسا اوقات ایک بات محرومی کا سبب بن جاتی ہے |
| ۱۷۲ | الكلب كلب و لو طوّقته ذهباً | گرگ زادہ گرگ شود گرچہ بآدمی بزرگ شود |
| ۱۷۳ | اللحظ أصدق إنباءً من اللفظ | نگاہ زبان سے زیادہ سچی ہوتی ہے |
| ۱۷۴ | ليّن الكلام قيد القلوب | میٹھی بات من موہ لیتی ہے |
| ۱۷۵ | المرء توّاق إلى ما لم ينل | دور کا باجا سہانہ ہوتا ہے |
| ۱۷۶ | كل امرئ في بيته صبي | آدمی اپنے گھر میں بڑا نہیں ہوتا |
| ۱۷۷ | المزاحة تذهب المهابة | مذاق سے شخصی وقار ختم ہو جاتا ہے |
| ۱۷۸ | إن النساء حبائل الشيطان | عورتیں شیطان کا پھندہ ہوتی ہیں |

| | | |
|---|---|---|
| ۱۷۹ | من نظر في العواقب سلم من النوائب | انجام سوچ کر کام کرنے والا مشکلات کا شکار نہیں ہوتا |
| ۱۸۰ | الناس أتباع من غلب | لوگ چڑھتے سورج کی پوجا کرتے ہیں |
| ۱۸۱ | يهبّ مع كل ريح | چلو تم ادھر کو ہوا ہو جدھر کو |
| ۱۸۲ | كل همّ إلى الفرج | پریشانی آخر دور ہوتی ہے |
| ۱۸۳ | الوحدة خير من جليس السوء | بروں کی صحبت سے تنہائی بہتر |
| ۱۸۴ | إن لم يكن وفاق ففراق | مزاج میں موافقت نہ ہو تو دوستی قائم نہیں رہتی |
| ۱۸۵ | لاتقعنّ البحر إلا سابحاً | دریا میں وہ اترے جو تیرنا جانے |
| ۱۸۶ | من اتكل على زاد غيره طال جوعه | دوسروں پر تکیہ کرنے والا خوش نہیں رہتا |
| ۱۸۷ | لا تلد الذئبة إلا ذئباً | دشمن کا بچہ دشمن |
| ۱۸۸ | هل تلد الحيّة إلا الحيّة | سانپ کا بچہ سپولا |
| ۱۸۹ | ويل للحسود من حسده | حاسد خود اپنا دشمن ہوتا ہے |
| ۱۹۰ | يوم السرور قصير | خوشی کے دن تھکتے نہیں |
| ۱۹۱ | ما يوم حليمة بسرّ | یہ تو کوئی راز نہیں |
| ۱۹۲ | الإنسان مخبوّ تحت لسانه | تا مرد سخن نہ گفتہ باشد عیب و ہنرش نہفتہ باشد |
| ۱۹۳ | الناس أعداء لما جهلوا | ناواقفیت کے سبب انسان مفید شئی کا بھی دشمن ہوتا ہے |
| ۱۹۴ | كلّموا الناس على قدر عقولهم | مخاطب کی عقلی سطح کو سامنے رکھ کر بات کرنی چاہئے |

# (۴) عربی زبان کی وسعت وتنوع پر ایک نظر

عربی زبان کے اندر ایک اور اہم خصوصیت یہ ہے کہ اس میں ایک معنی کے لئے کئی کئی الفاظ ہوتے ہیں، بعض وقت تو الفاظ میں فراوانی صرف تنوّع اور رنگارنگی پیدا کرنے کے لئے ہوتی ہے، جبکہ بعض وقت باریک معنوی فروق کی طرف اشارہ کرنا مقصود ہوتا ہے، ذیل میں ہم اس چیز کو مزید واضح کرنے کے لئے مفصّل طور پر صرف کچھ عربی افعال کی مثالیں پیش کرنے کی کوشش کریں گے، تاکہ آپ کو عربی زبان کی وسعتوں کا ذرا کچھ اندازہ ہو سکے، سردست آپ ''مارنے'' کی عربی پر غور کیجئے، پھر دیکھئے کہ کلام عرب میں کتنی وسعت وتنوع پایا جاتا ہے:

## ۱۔ مارنا

| عربی | اردو |
|---|---|
| ضرب | مارنا |
| رکل(ن) | پیر سے مارنا |
| رفس(ن) | پیر سے مارنا |
| نطح(ف) | سینگ سے مارنا |
| نقر | چونچ سے مارنا |
| لطم | تھپڑ مارنا |
| لکم | مکا سے مارنا |
| قتل | جان سے مارنا |
| طعن | نیزہ مارنا |
| رمی | تیر سے مارنا |

| | |
|---|---|
| خمش | پنجہ سے مارنا |
| خدش | ناخن یا پنجہ سے مارنا |
| خلب | ناخن مارنا |
| وکز | گھوسہ مارنا |
| رجم | پتھر سے مارنا |

اب یہاں سے آپ اس بات کا اندازہ کرتے چلیں کہ ایک معنی کے لئے کلام عرب میں کس قدر کثرت کے ساتھ افعال پائے جاتے ہیں، اور کس قدر معنوی فروق کو ملحوظ اس میں رکھا جا سکتا ہے، یا ایک ہی معنی کے لئے الفاظ میں کس قدر تنوع واقع ہو سکتا ہے، مثالیں ملاحظہ ہوں:

## ۲۔ کاٹنا

| عربی | اردو |
|---|---|
| قطع(ف) | کاٹنا |
| عضّ(ن) | دانت سے کاٹنا |
| قرض(ض) | قینچی یا دانت سے کاٹنا |
| قصّ(ن)(الثوب) | قینچی سے کاٹنا |
| لسع(ف) | بھڑ وغیرہ کا کاٹنا |
| لدغ(ف) | بچھو کا ڈنک مارنا |
| قطّ | چوڑائی میں کاٹنا/قلم کا قط رکھنا/مطلق کاٹنا |
| حصد | فصل یا کھیتی کاٹنا |
| جدع | ناک یا کان کاٹنا |

| | |
|---|---|
| قلم | ناخن کاٹنا |
| خلی( النبات) | گھاس کاٹنا |
| اختلی(النبات) | گھاس کاٹنا |
| بتر(ن) | جڑ سے کاٹنا/مطلق کاٹنا |
| بتک(ض) | کاٹنا/بال وغیرہ جڑ سے اکھاڑنا |
| قضم(ض) | دانتوں کے کناروں سے کترنا یا کاٹنا |
| عقر(ض) | پیر کاٹنا |

## ۳۔دیکھنا

| | |
|---|---|
| رأی | دیکھنا |
| نظر | آنکھ سے بغور دیکھنا |
| راقب | چپکے سے دیکھنا، یوں کہ دیکھنے والے کو دیکھا نہ جا سکے۔ |
| ناجی | باہم ایک دوسرے کو دیکھنا |
| لاحظ | بغور دیکھنا نظر سے ہو یا دل و دماغ سے |
| شاهد | آنکھ سے صاف طور پر دیکھنا |
| رقب(ن) | نظر رکھنا/نگاہ رکھنا |
| بصربه(ن،س) | دیکھنا |
| أبصر | عقل کی آنکھ سے دیکھنا/مطلق دیکھنا |
| رصد | چھپ کر کسی پر نظر جمائے رکھنا |
| ترقب | گھات میں لگنا |
| ارتقب | انتظار کی کیفیت سے دیکھنا |

| | |
|---|---|
| أطلّ | جھانکتے ہوئے دیکھنا |
| أشرف(علی) | بلندی سے پستی کی طرف دیکھنا |
| تربّص | انتظار کی کیفیت سے دیکھنا |
| شاف(ن) | اوپر کو ہو کر دیکھنا |
| تشوّف لهٗ والیه | انتظار و اشتیاق کی نظر سے دیکھنا/نگاہ لگائے رکھنا |
| استشرف | جھانکتے ہوئے دیکھنا |
| تطلّع | جھانکتے ہوئے دیکھنا |
| تراءی | ایک سے زیادہ لوگوں کا باہم ایک دوسرے کو دیکھنا |
| لمح إلیه(ف) | اچٹتی ہوئی نظر ڈالنا/دزدیدہ نگاہ ڈالنا |

## ٤۔پڑھنا

| | |
|---|---|
| قرأ | پڑھنا |
| درس(ن) | یکسوئی کے ساتھ سمجھنے اور یاد کرنے لئے پڑھنا |
| طالع | یوں پڑھنا کہ مضمون معلومات کا ذریعہ بن جائے اور واقفیت میں اضافہ ہو جائے |
| تلا(ن) | زبان سے یوں پڑھنا کہ دوسرا سن سکے/بالعموم مقدس کتاب کے واسطے مستعمل ہے |
| تصفّح | مضمون سے واقفیت کی خاطر نگاہ دوڑانا خواہ زبان سے حروف ادا ہوں یا نہ ہوں |
| تعلّم | یہ زبانی قراءت سے بلند تر ہے/یعنی کتاب و حروف کے علاوہ اخلاق و ثقافت کا علم حاصل کرنا |
| تدرّس | کسی کے پڑھانے سے پڑھنا |
| اعتبر | کسی سے سبق حاصل کرنا |
| اتعظ | دوسرے کی نصیحت کرنے سے نصیحت حاصل کرنا |

## ۵۔ لکھنا

| | |
|---|---|
| کتب | لکھنا |
| رقم(ن) | لکھنا/نمبر ڈالنا |
| حرّر | لکھنا/اخبار ورسالہ کی ایڈیٹنگ کرنا |
| خطّ(ن) | لکھنا/لائن ڈالنا/سطریں بنانا |
| رسم(ن) | لکھنا/نقشہ کھینچنا/ڈیزائن بنانا |
| سطر(ن) | لکھنا |
| استطر | لکھنا |
| سجّل | درج کرنا/بیان یا گواہی وغیرہ قلم بند کرنا |
| ألف | کتاب لکھنا |
| صنف | کتاب لکھنا |
| وضع(الکتاب) | کتاب لکھنا جدت وابتکار کے ساتھ |

## ٦۔ بولنا

| | |
|---|---|
| نطق | منہ سے آواز نکالنا |
| تکلّم | گفتگو کرنا |
| تحدّث | گفتگو کرنا |
| حاور | دو یا زیادہ آدمیوں کا باہم گفتگو کرنا |
| کلّم | بات کرنا |
| قال | کہنا |
| ذکر | ذکر کرنا |

| | |
|---|---|
| بيّن | وضاحت سے کہنا |
| تغرّد | چڑیوں کا بولنا |
| زئر | شیر کا بولنا |

## ۷۔بیٹھنا

| | |
|---|---|
| جلس | بیٹھنا |
| قعد | بیٹھنا |
| برک | گھٹنے کے بل بیٹھنا |
| تربّع | چار زانو ہو کر بیٹھنا |
| أقعی | پنڈلی اور ران ملا کر کھڑا کر کے کولہوں پر بیٹھنا (عموماً کتے کیلئے) |
| جثی | دونوں رانوں یا گھٹنوں کے بل بیٹھنا |
| احتبی | سرین کے بل بیٹھ کر گھٹنے کھڑے کر کے ان کے گرد سہارا لینے کیلئے دونوں ہاتھ باندھ لینا یا کمر اور گھٹنوں کے گرد کپڑا باندھنا |
| تورّک | سرین پر بیٹھنا |
| ربض | جانور کا گھٹنے کے بل بیٹھنا |

## ۸۔سونا

| | |
|---|---|
| نام | سونا |
| رقد | سونا |
| نعس | غنودگی کا آنا |
| اضطجع | پہلو کے بل لیٹنا |
| استلقی | چت لیٹنا |

| | |
|---|---|
| غفا | ہلکی نیند سونا |
| سکر | مدہوش ہو جانا |

## ۹۔ دینا

| | |
|---|---|
| أعطى | دینا |
| ناول | کوئی چیز کسی کے حوالہ کرنا |
| منح | کچھ دینا |
| رزق | عنایت کرنا |
| أهدى | ہدیہ دینا |
| آتى | دینا |
| أتحف | تحفہ دینا |
| أنعم | انعام دینا |
| تصدّق | خیرات دینا |
| أودع | کوئی چیز مرحمت کرنا |
| فوّض | کوئی چیز سپرد کرنا |
| أسند | کوئی چیز سپرد کرنا |
| دفع | کوئی چیز ادا کرنا |

## ۱۰۔ جاننا

| | |
|---|---|
| علم | جاننا |
| عرف | گہرائی کے ساتھ جاننا |
| درى | جاننا |

| | |
|---|---|
| اطلع | واقف ہونا |
| خبر | واقف ہونا |
| وقف(علی) | واقف ہونا |
| عربی | اردو |
| أدرک | کسی چیز کی حقیقت تک رسائی پانا |
| تفرّس | محسوس کر لینا۔ جان لینا (نفسیات وصفات میں جھانک کر) |
| توسّم | // |
| عثر (علی) | مطلع ہونا |
| شعر(به) | محسوس کر لینا |
| أحسّ(به) | محسوس کر لینا |

## ۱۱۔آنا

| | |
|---|---|
| جاء(ض) | آنا (مطلقا) |
| أتی(ض) | آنا (مطلقا) |
| أقبل(إلی) | کہیں سے آنا |
| حلّ(ن) | کہیں کچھ دیر قیام کی غرض سے آنا |
| وفد(ض) | جماعت کی شکل میں آنا (کسی مہم پر کسی عظیم شخصیت کے پاس) |
| نزل(ض) | دوسری جگہ سے آنا |
| ورد(ض) | دوسری جگہ سے آنا |
| دخل(ن) | کسی کی خدمت میں آنا |
| حضر(ن)المکان | آنا |

| | |
|---|---|
| شهد(س) | آنا۔موجود ہونا۔شرکت کرنا |
| قدم(س) | آنا |
| توجّه(إلى) | کہیں دوسری جگہ سے آنا |
| تلا | کسی کے بعد آنا |
| تردّد | بار بار آنا |
| طرق | اچانک آنا۔رات میں آنا |
| غشي(س)المكان | آنا |
| وافى | اچانک آنا |

## ۱۲۔جانا

| | |
|---|---|
| ذهب(ف) | جانا |
| راح(ن) | جانا |
| سار(ض) | چلنا |
| مشى(ض) | چلنا(عموماً پیروں سے) |
| مضى(ض) | جانا |
| رحل(ف) | کوچ کرنا |
| غادر | جگہ چھوڑنا |
| انتقل | منتقل ہونا |
| قصد(ن) | رخ کرنا |
| صار(ض) | جانا |
| رجل | پیدل جانا |

| | |
|---|---|
| انطلق | جانا |
| مرّ | گزرنا |
| توجّه | رخ کرنا |
| ترجّل | پیدل چلنا |
| توغّل | اندر تک گھس جانا |
| غاص | گہرائی میں جانا |
| ولج (ض) | اندر جانا |
| طاف (ن) | چکر لگانا/گشت لگانا |
| جال (ن) | چکر لگانا/دورہ کرنا |
| جاس (ن) | گھومنا (خلال الدیار: فساد انگیزی کیلئے شہروں میں گھومنا) |
| سلک (ن) | چلنا (فکری اور اخلاقی چال کے لئے بھی آتا ہے) |
| سرب (ن) | چپکے سے نکلنا/کھسکنا |
| قصّ | نشانات پر چلنا/پیروی کرنا |
| جاب (الأرض) | چل کر طے کرنا/سیر وسیاحت کرنا |
| قفا (ن) | پیچھے چلنا |
| درج (ن) | آہستہ چلنا/سیڑھیوں پر چلنا |
| رسف (ن) | بیڑیوں سے بوجھل ہو کر چلنا |
| هبّ | ہوا چلنا |
| سری (ض) | گذرنا/جانا |
| أدلج | رات میں چلنا |
| خرج (ن) | باہر جانا۔نکل جانا |
| نفر (ض) | نکلنا |

## ۱۳۔ کھانا

| | |
|---|---|
| أكل(ن) | کھانا |
| طعم | کھانا (مطلقا) |
| أفطر | ناشتہ کرنا |
| تغدّى | دوپہر کا کھانا |
| تعشّى | رات کا کھانا |
| شره | حرص کے ساتھ کھانا |
| ابتلع | نگل لینا |
| لقف (س) | منہ سے پکڑ کر نگل جانا |
| التقف | اچک لینا/ جھپٹ لینا |
| تلقف | اچک لینا/ جھپٹ لینا |
| لقم (س) | تیزی سے کھانا/ ہڑپ کر جانا |
| التقم | نگل جانا |
| تلقّم | جلدی کھالینا/ ہڑپ کر جانا |
| لعق (س) | انگلی یا زبان سے چاٹنا |
| مضغ (ف) | دانتوں سے چبانا |
| لاک (ن) | منہ میں پھرانا/ لقمے کو ہلکے ہلکے چبانا |

## ۱۴۔ پینا

| | |
|---|---|
| شرب(س) | پینا |
| روي(س) | پی کر سیراب ہونا |

| | |
|---|---|
| سقي(س) | پینا |
| جرع(ف) | گھونٹ گھونٹ پینا |
| مصّ(ن) | چوس کر پینا |
| امتصّ | چوس کر پینا |
| رضع(ف) | بچہ کا عورت کا دودھ پینا |
| ارتضع | بچہ کا عورت کا دودھ پینا |

## ۱۵۔چیخنا

| | |
|---|---|
| صاح(ض) | چیخنا |
| ضجّ(ض) | شور ہنگامہ کرنا |
| نادی | پکارنا |
| صرخ(ن) | بآواز بلند چیخنا |
| صخب(ف) | شور کرنا |
| هتف | آواز دینا |

## ۱۶۔جاگنا

| | |
|---|---|
| استيقظ | سوکر بیدار ہونا |
| انتبه | سوکر بیدار ہونا |
| هبّ(ن) | اچانک گھبرا کر اٹھنا |
| قام(ن) من النوم | نیند سے بیدار ہونا |
| نهض(ف) | مستعدی کے ساتھ اٹھنا |
| أفاق | جگ کر ہوش میں آنا |

| | |
|---|---|
| صحا(ن) | جاگنا(مطلق) |
| تهجّد | رات کے دو پہر کو جگنا |
| سهر(س) | جگے ہی رہنا |

## ۱۷۔پکڑنا

| | |
|---|---|
| أمسک (بیده) | کوئی چیز ہاتھ میں لینا/پکڑنا |
| قبض(الشيء وعليه) | ہاتھ سے پکڑنا/قبضہ میں لینا |
| أسر(ض) | قیدی بنانا |
| أخذ (ن)(فلانا) | قید کرنا/حاصل کرنا |
| اعتقل | گرفتار کرنا/حراست میں لینا |
| تناول | لینا/استعمال کرنا |
| تعاطی | کوئی چیز اوپر سے لینے کیلئے پیروں کی انگلیوں پر کھڑے ہوکر ہاتھ بڑھانا/مطلق لینا |
| حبس | قید کرنا/قبضہ میں رکھنا |
| قيّد | پاؤں میں بیڑی ڈالنا |
| اختطف | چھین لینا/اچک لینا |
| اغتصب | جبراوقہرا کوئی چیز لینا |
| اقتبس | لینا(مطلقا) |

## ۱۸۔چھوڑنا

| | |
|---|---|
| ترک | نظرانداز کرنا/دست بردار ہونا |
| هجر(ن) | دور ہونا/ترک تعلق کرنا |

| | |
|---|---|
| ودع(ف) | چھوڑنا |
| غادر | چھوڑ کر الگ ہونا/باقی رکھنا/نہ لینا |
| حرر | قید سے آزاد کرنا |
| أطلق | رہا کرنا/چھوڑنا/گولی وغیرہ چلانا |
| خلّى | ترک کرنا/خلى عنه سبيله: رہا کرنا |
| فارق | جدا ہونا/خیر باد کہنا |
| أعتق | آزاد کرنا/رہا کرنا |
| وذر(ف) | چھوڑنا (اس کا مضارع اور امر میں استعمال ملتا ہے، ماضی کیلئے ترک وغیرہ کا استعمال ہوتا ہے) |

## ۱۹۔دوڑنا

| | |
|---|---|
| جرى(ض) | دوڑنا |
| سعى | دوڑنا |
| عدى | دوڑنا |
| هرول | لپکنا (عام چال ودوڑنے کے درمیان کی چال) |
| اشتدّ في عدوه | تیز دوڑنا |
| تعاقب | پیچھا کرتے ہوئے دوڑنا |
| استبق | دو آدمیوں کا باہم مقابلہ کے لئے دوڑنا |
| بادر(إلى) | کسی سے آگے نکلنے کیلئے جلدی کرتے ہوئے دوڑنا |
| أسرع(إلى) | جلدی کرنا/لپکنا |

## ۲۰۔بنانا

| | |
|---|---|
| بنى | تعمیر کرنا/بنانا (حسی ومعنوی دونوں قسم کی بناوٹ کیلئے) |

| | |
|---|---|
| شيّد | مضبوط کرنا/تعمیر کرنا |
| صنع(ف) | بنانا/تیار کرنا |
| اخترع | نئی چیز بنانا/ایجاد کرنا |
| جعل | بنانا |
| اتخذ | بنادینا/کردینا |
| نسج (ض) | کپڑا وغیرہ بنانا |
| ابتنی | بنانا/تعمیر کرنا |
| خلق | پیدا کرنا |
| وضع (ن) | اپنی طرف سے ایجاد کرنا |
| بدع (ف) | بغیر نمونے کے کوئی چیز بنانا |

## ۲۱۔کرنا

| | |
|---|---|
| فعل | کرنا |
| عمل | قصداً کوئی فعل کرنا |
| صنع | کرنا |
| باشر | کسی کوم کوخود کرنا/براہ راست انجام دینا |
| مارس | کسی کام پر لگے رہنا |
| أنجز | پورا کرنا/انجام دینا/پائے تکمیل کو پہونچانا |
| قام به | انجام دینا/کرنا |
| أتمّ | انجام دینا/پورا کرنا |
| کسب | انجام دینا |

| | |
|---|---|
| اقترف | انجام دینا |
| ارتكب | انجام دینا |

## ۲۲۔مرنا

| | |
|---|---|
| مات (ن) | مرنا |
| توفّي | موت آجانا |
| انتقل | ایک جگہ سے دوسری جگہ جانا/الی ربہ:مرنا |
| فات (فلان) | کسی چیز کا گذر جانا/مرجانا |
| استشهد | خدا کی راہ میں جان دینا |
| رحل (ف) | روانہ ہونا(إلی ربہ:وفات پانا) |
| فني (س) | معدوم ہونا/مرجانا |
| هلک (ض.ف) | مٹنا/مرجانا |

## ۲۳۔ختم ہونا

| | |
|---|---|
| نفد (س) | ناپید ہونا/ختم ہونا |
| انتهى | مکمل ہونا/ختم ہونا |
| انقضى | ختم ہونا/پورا ہونا |
| انسلخ | کسی چیز کا انتہا کو پہونچنا |
| تمّ (ض) | تکمیل کو پہونچنا |
| كمل (ن) | مکمل ہونا |
| انمحى | مٹ جانا/اثر زائل ہوجانا |
| فات | کسی کام کا وقت گذر جانا اور اسے نہ کرسکنا |

| | |
|---|---|
| انقطع | وقت گذر جانا/ختم ہو جانا |
| اندرس | مٹ جانا |
| زال (ن) | مٹ جانا/نشان ختم ہو جانا |
| اختتم | تکمیل کو پہونچنا |
| عفا(ن) | مٹ جانا |
| وقف | ٹھہرنا |
| توقّف | ٹھہرنا |
| انقرض | منقطع ہونا/ختم ہونا |
| انصرم | گذر جانا/ختم ہو جانا |

## ۲۴۔گرنا

| | |
|---|---|
| سقط(ن) | اوپر آپڑنا |
| هوی (ض) | اوپر سے نیچے گر پڑنا |
| وقع (ف) | پرندہ کا درخت یا زمین پر بیٹھنا |
| خرّ (ض.ن) | زمین پر گرنا |
| انحط | ڈھلان سے نیچے آنا |
| نزل(ض) | اوپر سے نیچے آنا |
| انصبّ | اوپر سے گرنا |
| هبط (ض) | اوپر سے نیچے آنا |
| ارتمی | گر پڑنا |
| انحدر | اوپر سے نیچے گرنا |

| | |
|---|---|
| انهار | عمارت وغیرہ کا ڈہ جانا/گر جانا |
| انخفض | گرنا/نیچا ہونا |
| تدهور | گڈھے میں گرنا |
| تسفل | گھٹیا اور نیچا ہونا/گر جانا |
| ذلّ | نظر سے گرنا/مرتبہ سے گرنا |

## ۲۵۔پھینکنا

| | |
|---|---|
| ألقى | پھینکنا/ڈالنا |
| رمى( الشيء وبه) | پھینکنا/ہاتھ سے ڈالنا |
| وضع | ہاتھ سے چھوڑنا |
| قذف (ض)الشيء وبه | پھینکنا |
| نبذ (ض) | پھینکنا/ڈالنا |
| أمطر | برسانا پھینکنا/ڈالنا |
| صبّ(ض) | برسانا/ڈالنا |

## ۲۶۔ڈرنا

| | |
|---|---|
| خاف (س) | ڈرنا |
| خشي (س) | ڈرنا/کھٹکا لگا رہنا |
| اتقى الله | خدا کا خوف دل میں رکھنا |
| رهب (س) | ڈرنا |
| هاب | ڈرنا |
| حذر(س)الشيء ومنه | ڈرنا |

| | |
|---|---|
| فزع (س) | ڈرنا |
| جزع (س) | گھبرانا |
| ذعر(س) | خوف زدہ ہونا |
| رعب(ف) | ڈرنا |
| وجل (س) | ڈرنا |
| أشفق(منه) | ڈرنا |
| هلع (س) | دل دہل جانا/گھبرا جانا |
| فرق (س) | بہت ڈرنا |

## ۲۷۔پہونچنا

| | |
|---|---|
| بلغ (ن) | پہونچنا |
| وصل (ض) | پہونچنا |
| توصّل إلى | پہونچنا |
| انتهى الى | پہونچنا |
| تناهى إلى | پہونچنا |
| تغلغل | سختی سے داخل ہونا |
| توغل | ملک کے اندر گھستے چلے جانا |

## ۲۸۔لوٹنا

| | |
|---|---|
| عاد | واپس ہونا/پہلی جگہ آنا |
| رجع | پلٹنا/سفر وغیرہ سے واپس آنا |
| انصرف من الشيء | واپس آنا |

| | |
|---|---|
| انقلب | پلٹنا/واپس آنا |
| انعكس | الٹ جانا |
| آب (ن) | لوٹنا(آب إلى الله:توبہ کرنا) |
| ثاب (ن) | لوٹنا |
| آل(ن) | لوٹنا |
| انعطف | مڑنا/پلٹنا/جھکنا |

## ۲۹۔سمجھنا

| | |
|---|---|
| فهم (س) | صحیح تصور کرنا |
| عقل (ض) | سمجھنا |
| فقه (س) | تہہ اور حقیقت تک پہونچنا |
| ظنّ (ن) | بلا یقین کسی بات کا علم ہونا |
| زعم (ن) | سمجھنا/گمان کرنا/بے حقیقت دعوا کرنا |
| تدبّر | غور وفکر کے بعد سمجھنا |
| تأمّل الشيء وفيه | بار بار سوچنا/غور وفکر کرنا |
| اعتقد الأمر | یقین کرنا/ضمیر کا اس پر مطمئن ہو جانا |
| توسم | عقل وفراست سے جان لینا/علامت سے پہچان لینا |
| تفرّس الشيء وفيه | غور سے دیکھنا/پہچاننے کی کوشش کرنا |
| أدرک | پختہ کار ہونا/کسی چیز کی تہہ تک پہونچنا |

## ۳۰۔چاہنا

| | |
|---|---|
| أراد | پسند کرنا/خواہش کرنا |

| | |
|---|---|
| شاء(ف) | ارادہ کرنا |
| همّ (ن)بالأمر | کسی بات کا پختہ ارادہ کر کے اس کو چھوڑ دینا |
| نوی(ض) | قصد کرنا |
| أحبّ | چاہنا |
| ودّ(ف) | محبت کرنا/ چاہنا |
| توخّی | قصد کرنا/ چاہنا |
| رام (ن) | چاہنا/قصد کرنا |
| قصد(ض)فلانا وإليه | کسی کے پاس ارادہ کر کے جانا |
| اشتهی | زیادہ خواہش رکھنا/ دل میں چاہت پیدا ہونا |
| تمنّی | آرزو کرنا |
| عزم (ض)الأمر وعليه | پختہ ارادہ کرنا/ٹھان لینا |
| أجمع الأمروعليه | کوشش کے ساتھ لگ جانا |
| هوی(س) | پختہ ارادہ اکرنا/ٹھاننا |

## ۳۱۔ کھڑا ہونا

| | |
|---|---|
| قام (ن) | سیدھا کھڑا ہونا/ چلتے ہوئے رک جانا |
| نهض (ف) | مستعدی کے ساتھ اٹھنا |
| وقف(ض) | بیٹھے ہوئے کا کھڑا ہو جانا/ چلتے ہوئے کا ٹھہر جانا |
| انتصب | کھڑا ہونا |
| استوی | سیدھا ہونا |
| توقف عن الشيء | رک جانا/چھوڑ دینا(علیہ: ثابت قدم رہنا) |

## ۳۲۔کھولنا

| | |
|---|---|
| فتح | کھولنا/بند چیز کو کھولنا |
| فكّ (ن) | ڈھیلا کرنا/اجزاء الگ الگ کرنا |
| حلّ (ن) | گرہ کھولنا/گتھی سلجھانا |
| فغر(ف) | منہ کھولنا |
| فرج (ض) | کھولنا کشادہ کرنا |
| شرح (ف) | پھیلانا/کھولنا |
| أفشى | پھیلانا |
| كشف(ض)الشيء وعنه | پردہ ہٹانا/ڈھکن کھولنا |
| أزال(الستار) | پردہ اٹھانا |
| رفع(الحجاب) | پردہ اٹھانا |

## ۳۳۔بند کرنا

| | |
|---|---|
| أغلق | تالا لگانا/بند کرنا |
| أقفل | تالا لگانا/بند کرنا |
| عطّل (العمل) | کام بند کرنا |
| سدّ (ن) | بند کرنا |
| صد (ض)عنه | روکنا/باز رکھنا |
| أوقف ( الشيء) | روکنا/باز رکھنا |
| أغمض | آنکھ بند کرنا/چشم پوشی کرنا |
| أطبق (الشيءُ الشيءَ) | ڈھانپ لینا |

| | |
|---|---|
| ألجم | بولنے سے روکنا/کسی کام سے روکنا |
| عاق (ن) عن الشيء | روکنا/باز رکھنا |
| غطّى | چھپانا |

## ٣٤۔ملاقات کرنا

| | |
|---|---|
| لقي (س) | ملنا/ملاقات کرنا (اتفاقاً مل جانا) |
| لاقى | ملنا/ملاقات کرنا |
| التقى (الشيء) | ملاقات کرنا/پانا/حاصل کرنا |
| اجتمع (به) | ملاقات کرنا |
| اختلط | ایک چیز کا دوسری چیز سے مل جانا |
| قابل | ملاقات کرنا |
| زار(ن) | ملاقات کرنا/ملنے کیلئے آنا/جانا |
| التحق(به) | کسی سے جاملنا/منسلک ہونا |
| التصق(به) | چپکنا/وابستہ ہونا |
| اتصل (به) | ملاقات کرنا |
| امتزج (ب) | مل جانا/کڈمڈ ہونا |
| اقترن | مل جانا/ساتھ ہوجانا |
| انضم(الى) | ضم ہوجانا/شامل ہوجانا |
| انضاف | ضم ہوجانا/شامل ہوجانا |

## ٣٥۔باندھنا

| | |
|---|---|
| شدّ (ن) | باندھنا/سخت کرنا |

| | |
|---|---|
| ربط(ن) | باندھنا/ جوڑنا/مربوط کرنا |
| عقد | گرہ لگانا |
| قيّد | مقید کرنا/ بند کرنا/ روکنا |
| عقل (ض) | باندھنا (اونٹ وغیرہ کو) |
| أوثق | باندھنا/ (الأسير ونحوه: قیدی وغیرہ کو رسی سے مضبوط باندھنا) |

## ٣٦۔حرکت کرنا

| | |
|---|---|
| تحرّک | زور سے ہلنا |
| اهتزّ | ہلنا/ جھٹکا لگنا/لہلہانا/کانپنا |
| طرب(س)منه وله | خوشی یا غم سے جھومنا/مگن ومست ہونا |
| تزلزل | بھونچال آنا/جھٹکے لگنا/ ہلنا |
| ارتعش | لرزنا/کپکپانا |
| ارتعد | کانپنا/لرزنا/ بے چین ہونا |
| ارتجف | کانپنا/لرزنا/ ہلنا |
| ارتجّ | ہلنا/حرکت کرنا/ دہلنا/لرزنا |
| التج | سمندر کا موجزن ہونا/حرکت کرنا |
| تمايل | جھومنا/حرکت کرنا |

## ٣٧۔چھپنا

| | |
|---|---|
| خفي | چھپ جانا |
| اختفى (الشيء) | پوشیدہ ہونا/روپوش ہونا |
| استتر | چھپنا/آڑ میں ہونا |

| | |
|---|---|
| تستّر | چھپنا/آڑ میں ہونا |
| احتجب | چھپ جانا/غائب ہونا |
| تواری | چھپ جانا/پس پردہ ہونا |
| غاب (ض) | پوشیدہ ہونا/غیر موجود ہونا |
| غرب (ن) | چھپنا/سورج کا ڈوبنا |
| عزب (ن) | دور ہونا/مخفی و پوشیدہ ہونا |
| کمن (ن) | چھپنا/(له: گھات میں لگنا) |
| اکتتم | چھپانا/پوشیدہ رکھنا |
| أفل (ن) | ستارہ چھپ جانا |
| اختبأ | چھپنا/پوشیدہ ہونا |

## ۳۸۔ظاهر هونا

| | |
|---|---|
| ظهر | ظاہر ہونا (مطلقا)/پوشیدگی کے بعد ظاہر ہونا |
| برز(ن) | پوشیدگی کے بعد ظاہر ہونا/نمایاں ہونا/له: مقابلہ کیلئے نکل آنا |
| طلع (ن) | نکلنا/ظاہر ہونا |
| بدا(ن) | ظاہر ہونا/روشن ہونا |
| لاح(ن) | ظاہر ہونا/نمایاں ہونا/دکھائی دینا |
| لمح (ف) | چمکنا/ظاہر ہونا |
| طفی (ن) | پانی کے اوپر کسی چیز کا تیرتے ہوئے ظاہر ہونا |
| جل (س) | آسمان یا رات کا صاف و روشن ہونا |
| نصع (ف) | روشن ہونا/ظاہر ہونا |

## ۳۹۔غصہ ہونا

| | |
|---|---|
| غضب(علیه) | ناراض ہونا |
| سخط(فلانا وعلیه) | کسی سے ناراض ہونا/نفرت کرنا |
| اغتاظ(علیه) | آگ بگولہ ہونا/غصہ ہونا |
| وجد (ض)علیه | غصہ ہونا/ناراض ہونا |
| تغیّظ | غصہ دلانے سے غصہ ہوجانا |
| ثار(ن)به الغیض | غصہ غالب آجانا/غصہ سے بے قابو ہوجانا |
| تملّکه الغضب | غصہ غالب آجانا |

## ۴۰۔توڑنا

| | |
|---|---|
| کسر(ض) | توڑنا |
| قطف(ن) | پھول توڑنا |
| جنی(ض) | پھل توڑنا |
| هدم(ض) | کوئی بنائی ہوئی چیز توڑ دینا |
| حطم (ض) | توڑنا |
| قضم (ض) | دانت سے کسی چیز کو توڑنا |
| هشم (ض) | کھوکھلی یا خشک چیز کو توڑنا |
| نقض (ن) | قول وقرار اور عہد و پیمان توڑنا |
| قوّض البناء | عمارت توڑنا |
| دکّ(ن) | عمارت کو گرا کر زمین کے برابر کر دینا |

☆

## فصل سوم :

# مرکزی مباحث

## (۱) مشکل تعبیرات کی طرف رہنمائی

یوں تو عربی تعبیرات سے مناسبت پیدا کرنے کے لئے عربی ادب اور دیگر فنون کی عربی کتب کا مطالعہ تو ضروری ہے ہی، اس کے بغیر تو خاطر خواہ کامیابی اور ترقی نہیں ہو سکتی، لیکن پھر بھی اردو زبان کے حوالہ سے بعض تعبیرات طلبہ کے سامنے مشکل بن کر سامنے آتی ہیں، جن کی عربی تعبیر کے تعلق سے انہیں کچھ پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے، حالانکہ فی نفسہ وہ کچھ مشکل نہیں ہوتیں، وہ بارہا ان کی عربی تعبیرات سے گزر چکے ہوتے ہیں، تاہم وہ یہ نہیں سمجھ پاتے کہ متعلقہ اردو جملہ کی ترجمانی عربی زبان میں کیسے کریں، مثلاً "کاد یکاد" افعالِ مقاربہ میں سے ہیں، بالعموم دورانِ درس اس کا ترجمہ ان کے سامنے یوں آتا ہے: ''قریب تھا کہ''، یا ''قریب ہے کہ''، لیکن جب ان کے سامنے اردو کا کوئی جملہ کچھ اس طرح آئے: ''ایسا لگ رہا تھا'' یا ''ایسا لگ رہا ہے''، تو وہ پریشانیوں کا شکار ہو جاتے ہیں اور ان کی سمجھ میں نہیں آتا کہ اس کی عربی تعبیر آخر کیا ہوگی، مثلاً کہنا ہو: ایسا لگتا ہے بچہ گر جائے گا''، تو انہیں یہ سمجھ میں نہیں آتا کہ ''ایسا لگنے'' کی عربی تعبیر کیا ہوگی؟ حالانکہ اس کا ترجمہ "کاد یکاد" کے ذریعہ کر سکتے ہیں، لہذا اس کا ترجمہ ہم یوں کر سکتے ہیں: **یکاد الصبي یسقط.**

اسی طرح: ''ہو سکتا ہے کہ زید آجائے''، اس کا عربی ترجمہ ہم یوں کر سکتے ہیں:

**عسی زید أن یأتي.**

اسی طرح: ''نہیں لگتا کہ زید آئیگا''۔

ہم اس کا عربی ترجمہ یوں کر سکتے ہیں: **ما عسی زید أن یأتي**، وغیرہ وغیرہ۔

انہیں مشکلات کے پیش نظر ہم نے کچھ اس طرح کے اردو جملوں کی عربی تعبیرات کی طرف رہنمائی کرنے کی ایک کوشش کی ہے، تاکہ طلبہ جو سفر ایک طرح کی بے خبری اور بے اطمینانی کی کیفیت کے ساتھ کرتے ہیں اور انہیں خود اعتمادی حاصل نہیں ہوتی، اس کوشش کے نتیجہ میں انہیں خود اعتمادی اور اطمینان کی کیفیت حاصل ہو، حالانکہ نحوی قواعد پڑھتے وقت اور عربی ادب کی کتابوں کے مطالعہ کے دوران اس طرح کی تعبیرات سے وہ گزر چکے ہوتے ہیں، لیکن کتب نحو کے اندر خالص نحوی اصطلاح وزبان میں ان افعال کی خصوصیات ومعانی ذکر کئے گئے ہوتے ہیں، اس لئے ان کے ذہن کی رسائی متعلقہ اردو جملے کے تعلق سے اس کے عربی متبادل کی طرف نہیں ہو پاتی، اسی ضرورت کے پیش نظر خالص نحوی اصطلاح وزبان سے قدرے الگ ہٹ کر سادے انداز میں ایسے اردو جملوں کی عربی تعبیرات کی طرف رہنمائی کرنے کی کوشش کی گئی ہے، لہذا ذیل میں اسی غرض سے بعض مشکل تعبیرات کی طرف بسہولت ذہنی رسائی کی خاطر ایک فہرست بنانے کی کوشش کی گئی ہے، ذیل میں اسے ملاحظہ کیجئے اور اسی پر قیاس کرتے چلے جایئے:

## بس ایسا لگتا ہے / بس ایسا لگا

ہم اس طرح کے جملوں کا عربی ترجمہ "کاد یکاد" کے ذریعہ کرسکتے ہیں، جیسا کہ پچھلے سطور میں اس کی طرف اشارہ کیا گیا، ذیل میں اس کی مثالیں ملاحظہ کریں:

| | |
|---|---|
| ایسا لگتا ہے مریض مرجائیگا۔ | يكاد المريض يموت. |
| ایسا لگتا ہے چور پکڑا جائیگا۔ | يكاد السارق يُقبض عليه. |
| ایسا لگتا ہے قیدی بھاگ نکلے گا۔ | يكاد السجين يهرب. |
| یوں لگ رہا ہے کہ ہاتھ سے گر جائیگا۔ | يكاد أن يهوي من اليد. |
| ایسا لگا کہ بچہ ڈوب گیا۔ | كاد الصبي يغرق. |
| ایسا لگا کہ گاڑی پلٹ گئی۔ | كادت السيارة تنقلب. |

ایسالگا کہ بندر درخت سے گر گیا۔ كاد القرد يسقط من الشجر.

ایسالگا کہ بچہ جگ گیا۔ كاد الصبي أن يستيقظ.

یہ تو اس وقت کی بات ہے جب ہم ''ایسا لگتا ہے، یا ایسالگا'' سے حالات کا اظہار کرنا چاہ رہے ہوں، لیکن اگر اس لفظ سے ہم صفات کا اظہار کرنا چاہیں تو "كاد يكاد" کے بجائے لفظ "كأن" کا استعمال درست ہوگا، مثلاً ہم کہیں:

''یہ بچہ ایسا لگتا ہے جیسے کوئی پھول ہو''، تو اس کی عربی تعبیر ہوگی: كأن هذا الصبي زهرة.

اسی طرح: ''زید ایسا لگتا ہے جیسے شیر ہو'': كأنّ زيداً أسد.

یہاں پر ایک خاص بات اور ہے کہ ہم اس طرح کے جملوں کی تعبیر کے واسطے "يبدو" فعل مضارع کا اضافہ بھی کر سکتے ہیں، جیسے:

يبدو هذا الصبي كأنه زهرة .

يبدو زيد كأنه أسد وغیرہ وغیرہ۔

یا صرف "يبدو" فعل مضارع سے ہی اس معنی کی تعبیر کی جا سکتی ہے۔ جیسے:

يبدو هذا الصبي زهرة.

لیکن اگر ''ایسا لگ رہا ہے'' یا ''ایسالگا'' کے ذریعہ منظر، حالات، یا صفت کی عکاسی کے بجائے ذہنی یا تصوراتی حس کے تأثرات کا اظہار کرنا مقصود ہو تو ایسے موقع پر اس کا عربی ترجمہ ہم "خُيِّل" اور "يُخيّل" کے ذریعہ "إلى" صلہ کے ساتھ کر سکتے ہیں، جیسے:

مجھے ایسالگا کہ وہ سو گیا۔ يُخيّل إليّ أنه نائم.

اسے ایسالگا کہ وہ جا رہا ہے۔ خُيّل إليه أنه ذاهب.

اسے ایسالگا کہ میں اس کا بھائی ہوں۔ خُيّل إليه أنني أخوه.

تمہیں ایسا لگ رہا ہے کہ وہ سانپ ہے۔ يُخيّل إليك أن ذلك حية.

اسے ایسا لگ رہا ہے کہ وہ پہاڑ ہے۔ يُخيّل إليه أنه جبل.

ہمیں ایسا لگ رہا ہے کہ بارش ہو رہی ہے۔ يُخيّل إليّ أنه ينزل المطر.

## نہیں لگتا / ما عسى

نہیں لگتا ہے کہ زید آئیگا۔ ما عسى زيد أن يجيء

نہیں لگتا ہے کہ وہ کامیاب ہوجائیگا۔ ما عسى أن ينجح.

نہیں لگتا ہے کہ وہ پڑھ پائے گا۔ ما عسى أن يواصل الدراسة.

نہیں لگتا ہے کہ بارش ہوگی۔ ما عسى أن تمطر السماء.

نہیں لگتا ہے کہ طوفان آئیگا۔ ما عسى أن تهب العاصفة.

نہیں لگتا کہ زید گھر چلا جائیگا۔ ما عسى أن يذهب زيد إلى البيت.

## ''کرنا ہوگا'' یا ''کرنا پڑیگا

جب اردو میں کوئی ایسا جملہ ہو جس میں ''کرنا ہوگا'' یا ''کرنا پڑے گا'' کا لاحقہ لگا ہو تو اس کی عربی تعبیر "لا بدّ" وغیرہ سے کی جاسکتی ہے، جیسے: تمہیں ایسا کرنا پڑے گا،

اس کا عربی ترجمہ ہم یوں کرسکتے ہیں: لابدّ لك أن تفعل كذا، لابدّ لك أن تصنع كذا.

ذیل میں کچھ مثالیں اس کی درج کی جاتی ہیں، انہیں بغور پڑھئے اور اس کو سامنے رکھ کر کچھ جملے اپنی کاپی پر درج کیجئے۔

لابدّ لک أن تذهب إلى البيت. لا بدّ لک أن تخضع للقانون الوطني

لا بدّ لک أن تهجر الأخلاق الشنيعة. لا بدّ لک أن تعطيني حقي.

لا بدّ لک أن تردّ الأمانة إلى أهلها.

اسی طرح اس معنی کی تعبیر " لا يتمالك" کے ذریعہ بھی کی جاسکتی ہے، ذیل میں اس کی کچھ مثالیں ملاحظہ کریں:

لا تتمالک أن تذهب إلى البيت. لا تتمالک أن تخضع للقانون.

لا تتمالک أن تهجر الأخلاق الشنيعة. لا تتمالک أن تُعطيني حقي.

لا تتمالک أن تردّ الأمانة إلى أهلها.

## کرنا پڑا

اس کے لئے مندرجہ ذیل تعبیرات استعمال کی جاسکتی ہیں:

لم يكن لي بدّ أن افعل كذا.  لم يكن لي بدّ أن أقابل زيداً.

لم يكن لي بدّ أن أذهب إلى دهلي.  لم يكن لي بدّ أن أغادر الوطن.

لم يكن لي بدّ أن أتنزّه وقت العشاء.

اس کی ایک دوسری تعبیر عربی زبان میں "لم يتمالك" کے ساتھ بھی آتی ہے، جیسے:

اسے بیٹھنا پڑا۔  اسے جانا پڑا۔  اسے رہنا پڑا۔

ہم ان کی عربی تعبیر بالترتیب یوں لا سکتے ہیں:

لم يتمالك أن جلس.  لم يتمالك أن ذهب.  لم يتمالك أن أقام

## جب بھی/جب کبھی

ایسے جملے جن میں "جب کبھی" یا "جب بھی" جیسے الفاظ استعمال کئے گئے ہوں، ان کا عربی ترجمہ ہم "كلما" کے ذریعہ کر سکتے ہیں، جیسے:

جب کبھی میں بیمار ہوا میری ماں کو میرے بارے میں اندیشہ لاحق ہوا،

اس کا عربی ترجمہ ہم یوں کر سکتے ہیں:

كلما مرضت خافت عليّ أميّ.

ذیل میں اس کی چند عربی مثالیں دی جاتی ہیں تا کہ مسئلہ بالکل واضح ہو جائے، اور آپ باقاعدہ اس کی مشق کرنے کی کوشش کریں، مثالیں ملاحظہ کیجئے:

كلما مررت بلكناؤ زرت ندوة العلماء.  كلما نزلوا عندي أكرمتهم.

كلما جاء ني سلّم عليّ.  كلما رأيته ذكرت منته عليّ.

كلما دعوته استجاب لدعوتي بسرور و غبطة.

## چاہے جس قدر/چاہے جتنا

جن اردو جملوں میں "چاہے جس قدر" یا چاہے جتنا" جیسے الفاظ استعمال کئے گئے

ہوں، ان کا ترجمہ ہم "مهما" کے ذریعہ کر سکتے ہیں، جیسے:

ہر انسان سے غلطی ہوتی ہے چاہے کتنا ہی ذہین ہو۔

ہم اس کا ترجمہ عربی زبان میں یوں کر سکتے ہیں:

**إن كل إنسان يخطىء مهما كان ذكياً.**

ذیل میں اس کی چند مثالیں دی جاتی ہیں تا کہ بات صرف نظری ہی نہ رہے بلکہ عملی اور بدیہی ہو جائے، مثالیں ملاحظہ کیجئے:

**إن القطة تبصر الأشياء في ظلمات الليل مهما كانت صغيرة و دقيقة.**

**إن الأنبياء لايحفلون بالأشياء المادية مهما كانت ثمينة غالية.**

**الإنسان لا يعيش دائماً مهما كان طويل العمر.**

**الأم لاتترک ولدها مهما كان عاقّاً و مارداً .**

## خواہ / سواء

اردو کے جن جملوں میں خواہ یا چاہے جیسے الفاظ لگے ہوں تو اس کی تعبیر عربی زبان میں "سواء" وغیرہ سے کرتے ہیں، جیسے آپ کہیں:

میں ہر طرح کا کھانا کھا لیتا ہوں خواہ لذیذ ہو یا موٹا جھوٹا۔

تو اس کی عربی تعبیر یوں ہوگی:

**أنا آكل كل نوع من الطعام سواء كان لذيذاً أو غير لذيذ.**

میں ہر طرح کی کتاب پڑھ لیتا ہوں خواہ دلچسپ ہو یا غیر دلچسپ،

اس کا عربی ترجمہ یوں ہوگا:

**أنا أطالع كل نوع من الكتب سواء كان شائقاً أو غير شائق.**

میں ہر ایک سے دوستی کر لیتا ہوں خواہ عالم ہو یا جاہل۔

اس کا عربی ترجمہ کچھ اس طرح ہوگا:

**أنا أزامل كل شخص سواء كان عالماً أو جاهلاً.**

# سکتا ہے/سکتے ہو/سکتا ہوں

اردو کے وہ جملے جن میں ''سکتا ہوں'' یا ''سکتے ہو'' جیسا لاحقہ لگا ہو، وہ دو طرح کے مفہوم ظاہر کرتے ہیں، کبھی تو فاعل کی قدرت واستطاعت کی طرف اشارہ ہوتا ہے، جیسے:

میں یہ کتاب پڑھ سکتا ہوں۔ میں یہ گاڑی چلا سکتا ہوں۔

ان کو عربی میں بالترتیب یوں تعبیر کیا جاسکتا ہے:

أنا أستطيع أن أقرأ هذاالكتاب. أنا أقدر على أن أسوق هذه السيارة

اور کبھی فاعل کی قدرت واستطاعت کی بجائے موقع اور امکان کی طرف اشارہ کرنا مقصود ہوتا ہے، اردو میں تو دونوں کو ''سکنا'' سے تعبیر کیا جاتا ہے، لیکن عربی زبان میں ان دونوں کے لئے الگ الگ تعبیر ہے، اور اس کا لحاظ رکھنا ضروری ہے، جیسے:

آج میں نہیں جاسکتا۔ آج یہ کام نہیں ہوسکتا۔ آج میں تمہارا ساتھ نہیں دے سکتا۔

ان مذکورہ بالا اردو جملوں کی عربی تعبیر یوں ہوگی:

لا يمكنني أن أذهب اليوم. لايمكن أن يتمّ هذاالعمل اليوم.

لايمكنني أن أرافقك اليوم.

ذیل میں دونوں طرح کے جملوں کی چند مثالیں درج کی جاتی ہیں، تاکہ صورت مسئلہ آپ کے سامنے مزید واضح ہوسکے۔

| قدرتِ فاعل کی مثال | امکان وموقع کی مثال |
|---|---|
| هو يستطيع أن يسهر ليلتين متتابعتين | لا يمكنه أن يبقى هنا |
| أنت تستطيع أن تكتب بحثاً علمياً | لايمكنك أن تساعد المهاجرين |
| أنا أستطيع أن أجري وقت الظهيرة | لايمكنني ان اعطي زيداًشيئاً مما عندي |
| هو يقدر على أن يتحمل شدةالجوع و العطش ليومين | لايمكنني أن ألتمس إجازة من المدير |

| | |
|---|---|
| أنت لاتقدر على أن تنجح في الامتحان | لايمكنني أن أشارك في الندوة العامة للجامعة |
| أنا لا أقدر أن أفهم هذه اللغة | لايمكنه أن يخرج من الهند |

## کرنے دو/جانے دو

اردو کے ایسے جملے جن میں ''دو'' کا لاحقہ لگا ہوا ہو، جیسے ہمیں جانے دو، ہمیں پڑھنے دو، اس کی عربی تعبیر بالعموم "دع" یا "ذر" کے ذریعہ کرتے ہیں، جیسے: دعني أذهب، ذرني أقرأ، ذیل میں چند مثالیں درج کی جاتی ہیں:

| | |
|---|---|
| دعه يكتب. | ذرني أسمع. |
| دعني ألعب. | ذره يرقد. |
| دعني آكل. | ذرني أشرب. |

اس کی ایک دوسری تعبیر ''خلّ'' کا استعمال بھی ہے، جیسے: زید کو پڑھنے دو

اس کو ہم عربی میں یوں تعبیر کر سکتے ہیں: خلّ زيداً يقرأ.

ذیل میں اس کی بھی چند مثالیں دی جاتی ہیں تاکہ اجنبیت نہ رہے:

عمر کو ہنسنے دو۔ خلّ عمر يضحك.

احمد کو انتظار کرنے دو۔ خلّ أحمد ينتظر.

اسلم کو رونے دو۔ خلّ أسلم يبكي.

کبھی اس کی تعبیر ہم "سمح" اور اس کے مشتقات کے ذریعہ بھی کر سکتے ہیں، جیسے آپ کو کہنا ہو:

مجھے وہ گھر میں داخل نہیں ہونے دے رہا ہے۔

تو آپ اس کی عربی تعبیر یوں کر سکتے ہیں: لايسمح لي بالدخول في البيت.

یا آپ کہیں: ''مجھے آپ یہاں رہنے دیجئے''۔

تو اس کی تعبیر یوں ہو سکتی ہے: اسمح لي بالبقاء هنا.

لیکن اس میں درخواست اور التماس کا اسلوب پایا جاتا ہے، جبکہ اوپر کی مثالوں میں یہ چیز نہیں ہوتی۔

## پھر پڑھنے لگا

اس طرح کے اردو جملوں کی عربی تعبیر کے لئے "عاد" فعل ماضی اور اس کے مشتقات کے ذریعہ جملے بنائے جاتے ہیں، جیسے:

پھر وہ پڑھنے لگا۔ پھر وہ سوچنے لگا۔ پھر میں کھانے لگا۔

بالترتیب ان کا ترجمہ یوں ہوگا:

عاد یقرأ عاد یفکر. عُدت آکل. وغیرہ۔

## پھر نہیں پڑھا

اس طرح کے اردو جملوں کے لئے عربی میں درج ذیل قسم کی تعبیر استعمال کی جاتی ہے:

لم یعد یقرأ پھر وہ نہیں پڑھا۔

لم یعد یراہ پھر اس نے نہیں دیکھا۔

لم یعد ینام .پھر وہ نہیں سویا۔

## اظہار تعجب کے واسطے

اظہار تعجب کے واسطے عربی میں باقاعدہ فعل ماضی کے دو صیغے استعمال کئے جاتے ہیں، ایک "ما أفعله "اور دوسرا "أفعل به" کے وزن پر، مثلاً کہنا ہو:

زید کتنا ذہین ہے!، یا احمد کتنا حسین وجمیل ہے! تو ہم بالترتیب اس کو عربی میں یوں تعبیر کر سکتے ہیں:

۱. ما أذ کی زیداً! ۲. أجمل بزید!

کبھی کسی غیر متوقع حادثہ یا معاملہ کے پیش آجانے پر ہم حیرت واستعجاب کا اظہار کرتے ہوئے کہتے ہیں:

ارے یہ کیسے ہوا؟ ارے یہ کس نے کیا؟

تو اس طرح کے اردو جملوں کی تعبیر عربی میں کرنے کے واسطے "یا تری" کا صیغہ استعمال کیا جاتا ہے، جیسے:

كيف كان ذلك يا تُرى؟ من فعل ذلك يا تُرى؟ وغيره

اسی طرح اظہار تعجب کے واسطے " واعجباه "کی تعبیر بھی استعمال کی جاتی ہے، ایسے ہی "يا للعجب" بھی اس معنی کے لئے مستعمل ہے، یا صرف مصدر کی شکل میں استعمال کیا جاتا ہے، جیسے: عجباً ، حيرةً وغیرہ۔

## مارے خوشی کے /مارے غم کے

اس اردو تعبیر کے واسطے عربی میں "من شدة" یا من " فرط" جیسے الفاظ استعمال کئے جاتے ہیں، جیسے: مارے خوشی کے پھولے نہیں سمایا، مارے غم کے نڈھال ہوگیا، مارے درد کے تڑپ رہا ہے۔

تو ہم انہیں بالترتیب عربی میں یوں تعبیر کر سکتے ہیں:

١. كاد يطير من شدة الفرح. ٢. توانى من فرط الحزن.

٣. يضطرب من شدة الوجع.

## جونہی / جیسے ہی

اردو کے وہ جملے جن میں ''جونہی'' اور ''جیسے ہی'' جیسے الفاظ استعمال کئے گئے ہوں، جیسے کہا گیا ہو:

جونہی میں گھر میں داخل ہوا کہ میرا بچہ اچھل پڑا، جونہی میں گاڑی پر سوار ہوا کہ ڈرائیور نے گاڑی اسٹارٹ کردی، جیسے ہی میں بستر پر لیٹا کہ بارش شروع ہوگئی، وغیرہ۔

تو ہم ان کو عربی میں یوں تعبیر کر سکتے ہیں:

١. ما كدت أدخل البيت حتى وثب طفلي.

٢. ما كدت أركب السيارة حتى حرّكها السائق.

٣. ما كدت أفترش حتى بدأ المطر ينزل.

اس کی ایک دوسری تعبیر یوں بھی ہوسکتی ہے:

ما إن دخلت البيت حتى وثب طفلي.

ما إن ركبت السيارة حتى حركها السائق.

ما إن افترشت حتى بدأ المطر ينزل.

اس کی تیسری تعبیریں ہوسکتی ہے:

١۔ قد وثب طفلي فور ما دخلت البيت.

٢۔حرّك السائق السيارة فور ما ركبتها.

٣۔قد بدأ المطر ينزل فور ما افترشت.

## جوں جوں / جیسے جیسے / جتنا / جس قدر

جوں جوں اور ''جیسے جیسے'' کا ترجمہ عربی میں بالعموم "بقدر" ، "على قدر"،اور "بحسب" سے کیا جاتا ہے، جیسے:

ہم جوں جوں آگے بڑھ رہے تھے بارش اور تیز ہوتی جارہی تھی۔

ہم جوں جوں پڑھ رہے ہیں حقائق کھلتے جارہے ہیں۔

بچہ جوں جوں بڑا ہوتا ہے اس کی عقل بھی بڑھتی جاتی ہے۔

ہم مذکورہ بالا اردو جملوں کو بالترتیب عربی میں یوں تعبیر کرسکتے ہیں:

كان المطر يتزايد بحسب ما نتقدّم.

إن الحقائق تنكشف علينا بقدر ما ندرس.

يتزايد عقل الطفل بقدر نشوء ه.

اس کی ایک تعبیر لفظ "كلما" کے ذریعہ بھی کیجاتی ہے، بس اس فرق کے ساتھ کہ جملہ کا تعلق زمانہ ماضی سے ہو، جیسے:

كلما تقدّمنا في الطريق ازداد المطر نزولاً.

كلما درسنا انكشفت الحقائق علينا.

كلما نشأ الطفل ازداد عقلاً.

# کون کون

یہ تو معلوم ہے کہ لفظ ''کون'' کے لئے عربی میں "من" کا لفظ مستعمل ہے، جس کو "من" استفہامیہ کہا جاتا ہے، لیکن جب اردو میں لفظ کون مکرر استعمال ہو، جیسے:

کون کون غائب ہیں؟ کون کون یہاں رہتے ہیں؟ وغیرہ وغیرہ۔

تو اس کی تعبیر کے واسطے عربی میں لفظ "من" کو مکرر لانا درست نہیں ہوگا، بلکہ اس کے واسطے جو فعل یا شبہ فعل استعمال کیا جائیگا وہ جمع لایا جائیگا۔

لہذا: ''کون کون غائب ہیں''۔ کا درست ترجمہ: "من من غاب" نہیں ہوگا۔

اسی طرح: ''کون کون یہاں رہتے ہیں''۔ کا ترجمہ: "من من یسکن" درست نہیں ہوگا، بلکہ درست ترجمہ ان کا یوں ہوگا:

من غابوا؟ من یسکنون هنا؟

اسے اچھی طرح ذہن نشیں کرلیا جائے، ذیل میں چند ایک اور مثالیں درج کردی جاتی ہیں، تاکہ کوئی اشکال باقی نہ رہے۔

کون کون لوگ جائیں گے؟۔ من یذهبون؟

کون کون طلبہ کامیاب ہوئے؟۔ من نجحوا من الطلاب؟

کون کون بچے نہیں آئے؟۔ من لم یأتوا من الأطفال؟

اسی طرح اس معنی کو ہم لفظ "أیّ" کے ذریعہ بھی تعبیر کرسکتے ہیں، بایں طور کہ "أیّ" کی اضافت جمع کی طرف کردیں، مثالیں ملاحظہ کیجئے:

کون کون سے درجے اچھے ہیں؟۔ أیّ الفصول ممتازة؟

کون کون سی کتابیں مشکل ہیں؟ أیّ الکتب صعبة؟

کون کون سے قلم قیمتی ہیں؟ أیّ الأقلام ثمینة؟

کون کون سی کاپیاں سستی ہیں؟ أي الکراسات رخیصة؟

| | |
|---|---|
| کون کون سے اساتذہ ماہر ہیں؟ | أي الأساتذة بارعون؟ |
| کون کون سے طلبہ ذہین ہیں؟ | أيّ الطلاب أذكياء؟ |
| کون کون گاڑیاں ریزرو ہیں؟ | أي السيّارات محجوزة؟ |
| کون کون مہینے گرم ہوتے ہیں؟ | أيّ الشهور حارّة؟ |

جب کہ اگر واحد کی طرف اس کی اضافت ہو تو صرف ''کون'' (غیر مکرر) کے معنی اس سے پیدا ہونگے، اس کی بھی مثالیں ملاحظہ ہو:

| | |
|---|---|
| کون سا درجہ اچھا ہے؟ | أي الفصل ممتاز. |
| کون سا قلم قیمتی ہے؟ | أي القلم ثمين. |
| کون سی کتاب مشکل ہے؟ | أي الكتاب صعب. |
| کون سی کاپی سستی ہے؟ | أي الكراسة رخيصة. |
| کون سا استاذ ماہر ہے؟ | أي الأستاذ بارع. |
| کون سا طالب علم ذہین ہے؟ | أي الطالب ذكي. |

## طے شدہ بات ہے

اس کے لئے عربی میں بالعموم "من الثابت"، "من المقرر" اور "من المعلوم" کی تعبیر استعمال کی جاتی ہے، جیسے:

| | |
|---|---|
| یہ طے شدہ بات ہے کہ زید چور ہے۔ | من المقرّر أن زيداً سارق. |
| یہ طے شدہ بات ہے کہ اسلم ذہین ہے۔ | من المقرر أن أسلم ذكي. |

یہ طے شدہ بات ہے کہ حضرت محمد ﷺ کی بعثت چھٹی صدی عیسوی میں ہوئی۔

من المقرّر أن محمداً ﷺ قد بعث في القرن السادس المسيحي.

## ..... کی حیثیت سے

اس کے لئے کاف حرف تشبیہ کا استعمال کیا جاتا ہے، جیسے:

زید نے نیشنل کانفرنس میں ایک قومی نمائندہ کی حیثیت سے شرکت کی۔

شیخ ابوالحسن ندوی نے جامعہ دمشق کا ویزیٹر پروفیسر کی حیثیت سے سفر کیا۔

ان کی عربی تعبیریوں کی جاسکتی ہے:

شارک زید في المؤتر القومي کممثّل قومي.

سافر الشیخ أبوالحسن الندوي إلی جامعة دمشق کأستاذ زائر.

آج کل صحافتی زبان میں خاص طور سے اس معنی کے لئے "بوصفه" یا "بوصفي" کی تعبیر بہت عام ہوچکی ہے، جیسے:

إن زیداً له تأثیر کبیر في دوائر الحکومة بوصفه قاضي القضاة للحکومة الحالیة.

إن الحکومة تُکبر رأي أحمد بوصفه مفکراً کبیراً و صحافیاً محنکاً.

اس معنی کے لئے "باعتباره" کی تعبیر بھی مستعمل ہے، جیسے:

إن المستشرقین قاموا بإخراج بعض الکتب الإسلامیة المهمة باعتبارهم باحثین و محقّقین.

## کرتے کرتے

اردو کے ایسے جملے جن میں اس طرح کی تعبیر ہو کہ "میں پڑھتے پڑھتے سوگیا" تو عربی میں اس کے لئے دو طرح کی تعبیر استعمال کی جاتی ہے۔

۱۔ جب کثرت اور طول بتانا مقصود ہو تو اس کے لئے مندرجہ ذیل تعبیر اختیار کی جاتی ہے:

رقدت لطول القراءة. تعبت لطول المشي.

اس کی دوسری تعبیریوں کی جاسکتی ہے:

رقدت لکثرة القراءة. تعبت لکثرة المشي.

۲۔ لیکن جب اس سے "درمیان" کے مفہوم کی طرف اشارہ کرنا مقصود ہو تو پھر اس کی تعبیر یوں ہوگی:

رقدت أثناء القراءة. تعبت أثناء المشي.

اس معنی کی دوسری تعبیر یوں ہوسکتی ہے:

رقدت خلال القراءة. تعبت خلال المشي.

ذیل میں دونوں معنی کے لئے ایک چارٹ بنا کر چند مثالیں درج کی جاتی ہیں:

| کثرت اور طول کی مثال | درمیان کی مثال |
|---|---|
| تعبت لكثرة المطالعة | توقّف خلال التكلّم |
| فترت لكثرة البكاء | ضحک خلال البكاء |
| فقدت البصارة لكثرة البكاء | تبسّم خلال الخطاب |
| أثرى زيد لكثرة الجهد | فزع الطفل أثناء اللعب |
| ملّ لطول القيام | صاح الصبي أثناء النوم |
| سئم لطول السماع | رقدت أثناء المطالعة |

## کیا دوست کیا دشمن

اس طرح کی تعبیر کے لئے عربی میں "تساوی یتساوی" فعل کا استعمال کیا جاسکتا ہے، جیسے ہمیں کہنا ہو:

زید کی موت پر کیا دوست کیا دشمن سب ہی لوگوں نے اظہار افسوس کیا۔

اس کو عربی میں یوں تعبیر کیا جاسکتا ہے:

لقد أعرب الجميع عن ألمهم و حزنهم على موت زيد، و تساوى فيه الصديق و العدوّ.

## ہونا/انجام پانا

ایسے اردو جملے جن میں کسی کام کے ہونے یا انجام پانے کو بیان کیا گیا ہو، تو اس کو ایک تو ہم یوں تعبیر کرسکتے ہیں کہ اس کام کے لئے جو بھی کلمہ عربی میں مستعمل ہو اس سے ماضی، مضارع یا

امر کا صیغہ حسب ضرورت بنا کر استعمال کرلیں، دوسرے یہ کہ آج کل کسی کام کو انجام پذیر ہونے کے لئے "تمّ" کا استعمال بکثرت ہونے لگا ہے، اس سے ہم اس کو تعبیر کریں، جیسے:

جامعہ اسلامیہ مظفر پور کی بنیاد ۱۹۸۹ء میں ڈالی گئی۔

ایک تعبیر عربی میں اس کی یوں ہوسکتی ہے کہ ہم کہیں:

تأسّست الجامعة الإسلامية بمظفر فور في ۱۹۸۹ للميلاد.

دوسری یہ کہ ہم کہیں:

تمّ تأسيس الجامعة الإسلامية بمظفرفورفي ۱۹۸۹ للميلاد.

## "یوشک" کا استعمال

جب کسی کام کو بہت جلد ہونا یا کرنا بیان کرنا ہو تو اس کے لئے "أوشك يوشك" کا استعمال کیا جاتا ہے، جیسے کہنا ہو: بس زید آیا ہی چاہتا ہے۔

تو ہم اس کی عربی تعبیر یوں لا سکتے ہیں: يوشك زيد أن يأتي، ذیل کی مثالوں پر غور کیجئے اور ان پر قیاس کر کے مزید جملے بنا کر مشق کیجئے:

| | |
|---|---|
| زید بس آیا ہی چاہتا ہے۔ | يوشك زيد أن يجيء. |
| میں تو بس نکلا ہی چاہتا ہوں۔ | أوشك أن أخرج . |
| بس یہ کام ہوا ہی چاہتا ہے۔ | يوشك هذاالأمر أن يتمّ. |
| بس میں یہ کہنے ہی والا تھا۔ | أوشكت أن أقول هذا. |
| تم تو بس قرض چکانا ہی چاہتے ہو۔ | توشك أن تؤدّي الدين. |

## "ما کاد" اور "لایکاد" کا استعمال

جب "كاد يكاد" کو حرف نفی کے ساتھ استعمال کیا جائے تو "نہیں ہو پانے" یا "نہیں کر پانے" کے معنی اس سے پیدا ہوتے ہیں، جیسے:

لا يكاد يخرج من ظلمات الجهل، وہ جہالت کی تاریکیوں سے نہیں نکل پاتا ہے۔

لا أكاد أفقه قولك، میں تیری بات نہیں سمجھ پاتا ہوں۔

ذیل کی مثالوں پر غور کیجئے اور مزید مشق کرنے کی کوشش کیجئے:

زید مارے شرم کے بول نہیں پاتا۔ لا يكاد زيد يتكلّم من شدة الحياء.

احمد چراغ کی روشنی میں پڑھ نہیں پاتا۔ لا يكاد أحمد يدرس في ضوء المصباح.

## "عسى" کا استعمال

جس موقع پر اظہار توقع کرنا مقصود ہو وہاں ہم "عسى" کا استعمال کر سکتے ہیں، جیسے:

| | |
|---|---|
| لگتا ہے زید آئیگا۔ | عسى زيد أن يجيء. |
| لگتا ہے وہ کامیاب ہو جائیگا۔ | عسى أن ينجح في الامتحان. |
| لگتا ہے وہ ناکام ہو جائیگا۔ | عسى أن يرسب في الامتحان. |
| لگتا ہے بارش ہوگی۔ | عسى أن تمطر السماء. |
| لگتا ہے طوفان آئیگا۔ | عسى أن تهبّ العاصفة. |
| لگتا ہے زید گھر چلا جائیگا۔ | عسى زيد أن يذهب إلى البيت |

## "ليس بوسعه" کا استعمال

جب اردو میں کوئی ایسا جملہ ہو جس میں "اس کے بس میں نہیں" جیسی تعبیر استعمال کی گئی ہو تو اس کا عربی ترجمہ ہم "ليس بوسعه" جیسی تعبیر سے کر سکتے ہیں، جیسے: تیرے بس میں نہیں کہ تو آج دہلی کا سفر کر لے۔

اس کا عربی ترجمہ ہم یوں کر سکتے ہیں: ليس بوسعك أن تسافر اليوم إلى دهلي.

ذیل میں اس کی کچھ مثالیں درج کی جاتی ہیں، انہیں غور سے پڑھیں:

ليس بوسعه أن يخرج من البيت.

ليس بوسعه أن يسهر الليالي.

ليس بوسعه أن يسافر وحيداً.

ليس بوسعه أن يقاوم الكافرين.

ليس بوسعه أن ينفق من ماله على الفقراء و المساكين.

ليس بوسعك أن تقتل الحية.

ليس بوسعك أن تنزع الدلو من البئر.

اسی طرح اس کے لئے ایک دوسری تعبیر بھی استعمال ہوتی ہے "ليس بمكنته" جیسے:

ليس بمكنته أن يفعل كذا.

ليس بمكنته أن يشتري هذاالكتاب .

ليس بمكنته أن يهدي هذاالقلم إلى صديقه.

ليس بمكنته أن يزجر الخاطئين.

ليس بمكنته أن يطلب الطلاب على رؤوس الأشهاد.

ليس بمكنته أن يتصرّف في أمور المملكة.

## ''سويًّا'' اور ''معاً'' کا استعمال

یہ دونوں لفظ حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہوتے ہیں، دونوں کے موقع استعمال میں باریک سا فرق ہے، مثلاً آپ کو کہنا ہو کہ زید کو عربی اور انگریزی دونوں پر یکساں طور پر قدرت حاصل ہے، تو آپ اس کا عربی ترجمہ یوں کر سکتے ہیں:

إن زيداً يتضلّع من العربية و الإنكليزية سوياً .

ذیل میں چند مثالیں اور درج کر دی جاتی ہیں تا کہ یہ مسئلہ آپ کے ذہن میں غیر واضح نہ رہے:

إن أبي يتكلم بالإنكليزية و الفرنسية سوياً.

إن الخطيب المصقع يعجب الخاصة و العامة سوياً.

إن الكُتَّاب المخلص يؤثر في قلب القارىء و دماغه سوياً.

إن هذا الكتاب يستحق أن يتناوله الخاصة و العامة سوياً.

اور "معاً" کا مفہوم سمجھنے کے لئے اردو میں اس طرح کی مثال پیش کی جا سکتی ہے:

''زید میرا بھائی بھی ہے اور دوست بھی''۔

جس کی عربی تعبیر ہوگی: إن زيداً أخي و صديقي معاً.

کچھ اور عربی مثالیں ملاحظہ ہوں:

إن عمر طبيب و أديب معاً.  إن خالداً معلّم و متعلّم معاً.

أنا مؤظف في مؤسسة حكومية و غير حكومية معاً.

## "مخافة" اور "خشية" کا استعمال

اردو کہ وہ جملے جن میں "کہیں ایسا نہ ہو جائے" جیسی تعبیر مستعمل ہوتی ہے، ان کا عربی ترجمہ "مخافة" اور "خشية" جیسے کلمات سے کیا جاتا ہے، جیسے اردو کے یہ جملے:

ہم آہستہ چل رہے تھے کہ کہیں گر نہ جائیں۔

ہم آہستہ پڑھ رہے تھے کہ زید کہیں جگ نہ جائے۔

ان کا عربی ترجمہ ہم بالترتیب یوں کر سکتے ہیں:

كنا نمشي رويداً رويداً مخافة أن نسقط.

كنا نقرأ بخافض الصوت خشية أن يستيقظ زيد.

## "مدی" اور "مبلغ" کا استعمال

جب ہمیں اردو میں ایسے جملے ملیں جن میں "کتنا" اور "کس قدر" جیسے الفاظ استعمال کیے گئے ہوں تو ان کو بالعموم "مدی" اور "مبلغ" کے ذریعہ تعبیر کیا جاتا ہے، جیسے:

مجھے معلوم ہے کہ زید کتنا قابل آدمی ہے، یا تمہیں نہیں معلوم کہ میرا دوست کتنا ماہر ڈاکٹر ہے، اسے کیا خبر کہ احمد اس سے کس قدر محبت کرتا ہے۔

تو ہم بالترتیب ان کو عربی میں یوں تعبیر کر سکتے ہیں:

أنا أعرف مدى صلاحية زيد.

أنت لا تعرف مدى حذق صديقي في الطب.

هو لا يدري مبلغ حبّ أحمد له.

ذیل میں اس کی چند ایک اور مثالیں دے دی جاتی ہیں تا کہ مسئلہ اور روشن ہو جائے:

۱۔اکرم نہیں جانتا کہ اس کام میں کتنا فائدہ ہے۔

۲۔اسلم کو خبر تھی کہ کتنی تیز بارش ہو رہی ہے۔

۳۔اسے خبر ہے کہ مجھے کتنا سخت بخار ہے۔

۴۔تم جانتے ہو کہ زید کس قدر سچا آدمی ہے۔

۵۔ہم جانتے ہیں کہ تیرا بھائی کتنا ایمان دار آدمی ہے۔

۶۔ہم جانتے ہیں کہ تیرا دوست کتنا وعدہ کا پکا ہے۔

مذکورہ بالا اردو جملوں کا عربی ترجمہ ملاحظہ ہو:

۱.أكرم لايدري مدى الفوائد الكامنة في هذاالعمل.

۲.كان أسلم يعرف مدى غزارة نزول المطر.

۳.هو يعرف مدى شدة الحمّى التي أصابتني.

۴.أنت تعرف مبلغ صدق زيد.

۵.نحن نعرف مبلغ صلاح أخيك.

۶.نحن نعرف مدى صدق الوعد عند أخيك [1]

## "بالإضافة إلى ذلك" کا استعمال

جب اردو میں "اس کے ساتھ" یا "اسی کے ساتھ" جیسی تعبیر سامنے آئے تو اس کی عربی تعبیر کے واسطے "بالإضافة إلى ذلك" کی تعبیر استعمال کی جاتی ہے، جیسے:

زید ایک شاعر ہے اور اسی کے ساتھ ایک کامیاب مدرس بھی۔

اس کو عربی میں یوں تعبیر کیا جاسکتا ہے:

زيد شاعر و بالإضافة إلى ذلك هو مدرّس ناجح أيضاً.

ذیل میں چند مثالیں آسانی کی خاطر درج کی جاتی ہیں انہیں غور سے پڑھیں:

---

[1] :لفظ "کتنا" جب استفہام کے لئے ہو تو اس کے لئے عربی میں "کم" استفہامیہ کا استعمال ہوتا ہے، جیسے:
كم أخاً لك؟ تیرے کتنے بھائی ہیں؟ اس کو اچھی طرح سمجھ لینا چاہیئے۔

١. أحمد مفلس و بالإضافة إلى ذلك هو مصاب بعينه.

٢. أسلم غبي و بالإضافة إلى ذلك هو طالب متكاسل.

٣. شاهد ذكي و بالإضافة إلى ذلك هو نشيط أيضاً.

٤. زيد غني و بالإضافة إلى ذلك هو جواد كريم.

٥. خالد طويل و بالإضافة إلى ذلك هو هزيل نحيف.

اس مفہوم کو "مع ذلك" اور " إلى ذلك " سے بھی ادا کیا جاسکتا ہے، جیسے: احمد ایک کسان آدمی ہے اسی کے ساتھ وہ ایک سرکاری ملازم بھی ہے۔

اس کو عربی میں یوں تعبیر کیا جاسکتا ہے:

أحمد فلاح و إلى ذلك هو مؤظف رسمي أيضاً.

اسی طرح "مع ذلك" سے بھی اس کو تعبیر کیا جاسکتا ہے، جیسے:

شاہد ایک طالب علم ہے اسی کے ساتھ وہ محنت کر کے اپنا تعلیمی خرچ بھی پورا کرتا ہے۔

اس کی عربی تعبیر یوں ہوگی:

شاهد طالب ومع ذلك يكسب مؤنة دراسته بكدّ اليمين.

ان کی مشق کرنے کی کوشش کیجئے۔

## "فضلاً عن" کا استعمال

جب اردو میں چہ جائیکہ جیسی تعبیر سامنے آئے تو اس کو عربی میں " فضلاً عن ذلك " سے تعبیر کیا جاسکتا ہے، جیسے: زید کے پاس ایک کتاب تک نہیں چہ جائیکہ وہ پوری لائبریری کا مالک ہو، اس کو عربی میں یوں تعبیر کیا جاسکتا ہے:

زيد لايملك كتاباً فضلاً عن أن يملك مكتبة زاخرة بالكتب.

دوسری مثال ملاحظہ کیجئے:

سالم میرا کوئی رشتہ دار بھی نہیں چہ جائیکہ وہ میرا سگا بھائی ہو۔

اس کو عربی میں یوں تعبیر کیا جائیگا:

ليس سالم من أهل قرابتي فضلاً عن أن يكون شقيقي.

تیسری مثال ملاحظہ کیجئے:

شاہد تیرے نام تک سے واقف نہیں چہ جائیکہ وہ تمہیں پہچانتا ہو۔

اس کی عربی تعبیر یوں ہوگی:

لم يسمع شاهد اسمك فضلاً عن أن يكون يعرفك.

## على الرغم من كذا کا استعمال

اردو میں ''اس کے باوجود'' یا ''اس کے باوصف'' جیسی تعبیر کے لئے "على الرغم من كذا" کی تعبیر استعمال کی جاتی ہے، جیسے:

زید امتحان میں کامیاب نہ ہوسکا باوجودیکہ وہ ایک محنتی طالب علم ہے۔

اس کو عربی میں یوں ادا کیا جائے گا:

لم ينجح زيد في الامتحان على الرغم من أنه طالب مجتهد.

اس کو یوں بھی تعبیر کیا جاسکتا ہے:

لم ينجح زيد في الامتحان رغماً من كونه طالباً مجتهداً.

اسی کو یوں بھی تعبیر کیا جاسکتا ہے:

لم ينجح زيد في الامتحان بالرغم من أنه طالب مجتهد.

اس کو یوں بھی تعبیر کیا جاسکتا ہے:

لم ينجح زيد في الامتحان رغماً من أنه طالب مجتهد.

اس کو یوں بھی تعبیر کیا جاسکتا ہے:

لم ينجح زيد في الامتحان رغم أنه طالب مجتهد.

☆

# (۲) هل ، همزہ اور ما استفهامیه مواقع استعمال

اردو زبان میں مذکورہ بالا تینوں کلموں کا ترجمہ لفظ ''کیا'' سے کیا جاتا ہے، اس لئے طلبہ کو ان تینوں کلموں کے موقع استعمال کے تعلق سے غلط فہمی ہو جاتی ہے، لہذا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ان کے مابین معنوی فروق کی وضاحت کردی جائے، اور ہر ایک کے استعمال کی کچھ مثالیں بھی پیش کردی جائیں تا کہ طلبہ ان کے مواقع استعمال سے کما حقہ واقف ہوسکیں۔

"هل" اور "همزہ" کے ذریعہ پورے مضمون جملہ کی نسبت سوال کیا جاتا ہے، نہ کہ جملہ کے کسی ایک جزء کے متعلق، جیسے کہا جائے: کیا زید گھر جارہا ہے؟ تو اس کا عربی ترجمہ ہوگا:

**هل زيد يذهب إلى البيت؟** یا **أ زيد ذاهب إلى البيت؟**

اسی طرح: کیا تم یہاں ٹھہروگے؟

اس کا ترجمہ ہوگا: **أ أنت تسكن هنا؟**

جبکہ "ما" استفہامیہ کے ذریعہ صرف جملہ کے ایک جزء کے بارے میں سوال کیا جاتا ہے، جیسے: یہ کیا ہے؟ تم کیا پڑھ رہے ہو؟ تم کیا کر رہے ہو؟

مذکورہ بالا تینوں اردو جملوں کے مضمون پر غور کیجئے پھر دیکھئے کہ سوال کا تعلق جملہ کے دونوں اجزاء مسند اور مسند الیہ دونوں سے ہے یا صرف ان میں سے کسی ایک سے؟

پہلا جملہ: یہ کیا ہے؟

اس کا عربی ترجمہ ہے: **ما هذا؟**

دوسرا جملہ: تم کیا پڑھ رہے ہو؟

اس کا عربی ترجمہ ہے: **ما تقرأ؟**

تیسرا جملہ: تم کیا کر رہے ہو؟

اس کا عربی ترجمہ ہے؟ ما تفعل؟

اگر آپ تینوں جملوں پر غور کریں تو دیکھیں گے کہ متکلم کو پہلے جملہ میں "هذا" سے کوئی مطلب نہیں، اسے صرف "هذا" کی حقیقت و ماہیت سے متعلق سوال پیدا ہوا۔

دوسرے جملہ میں "تقرأ" سے متعلق کوئی سوال نہیں، سوال اس چیز سے متعلق ہے جس پر قراءت کا کام انجام پا رہا ہے۔

اسی طرح تیسرے جملہ میں "تفعل" سے متعلق کوئی سوال نہیں، البتہ فعل جس چیز پر واقع ہو رہا ہے اس کے بارے میں پوچھا جا رہا ہے۔

جبکہ "هل" اور ہمزۂ استفہامیہ کے ذریعہ پورے جملہ سے متعلق سوال کیا گیا تھا، ذیل میں مزید وضاحت کی خاطر تینوں کے مواقع استعمال کو دکھانے کے واسطے ایک جدول پیش کیا جاتا ہے، جیسے:

## "هل" کے استعمال کی مثال

| | |
|---|---|
| هل أنت قائم؟ | کیا تم کھڑے ہو؟ |
| هل أخوك سقيم؟ | کیا تیرا بھائی بیمار ہے؟ |
| هل أنت طالب؟ | کیا تم طالب علم ہو؟ |
| هل تأكل التفاح؟ | کیا تم سیب کھاتے ہو؟ |

## همزه کے استعمال کی مثال

| | |
|---|---|
| أ أنت جالس؟ | کیا تم بیٹھے ہو؟ |
| أ أحمد موجود؟ | کیا احمد ہے؟ |
| أ عندك أحمد؟ | کیا تیرے پاس احمد ہے؟ |
| أ تحبّ البرتقال؟ | کیا تم سنترہ پسند کرتے ہو؟ |

# "ما" کے استعمال کی مثال

| | |
|---|---|
| ما بيدك؟ | تیرے ہاتھ میں کیا ہے؟ |
| ما تعمل؟ | تم کیا کر رہے ہو؟ |
| ما تقذف؟ | تم کیا پھینک رہے ہو؟ |
| ما ترى؟ | تم کیا دیکھ رہے ہو؟ |
| ما تقول؟ | تم کیا کہتے ہو؟ |

نوٹ: "ما" استفہامیہ کے بعد "ذا" کا لاحقہ بھی لگا دیا جاتا ہے، جیسے: ماذا تعمل ؟ ماذا تفعل؟ ماذا تأكل؟ وغیرہ۔

# (۳) أو، إمّا اور أم کا موقع استعمال

مذکورہ تینوں لفظوں کو اردو میں لفظ "یا" سے تعبیر کیا جاتا ہے، لیکن مواقع استعمال کے اعتبار سے عربی زبان میں ان کے درمیان معنوی فروق پائے جاتے ہیں، مثلاً "أو" کو لیجئے:

یہ دو یا دو سے زیادہ چیزوں میں سے ایک کے واسطے کسی حکم اور نسبت کو مبہم طور پر ثابت کرنے کے واسطے آتا ہے، جیسے:

۱. أكلت رغيفاً أو خبزاً. ۲. شربت الماء أو الخلّ.

۳. قابلني زيد أو عمرو. ۴. زرت مدينة ديوبند أو سهارنفور.

یہی تقریباً حال "إما" کا بھی ہے، اس فرق کے ساتھ کہ اس کے استعمال کے لئے شرط یہ ہے کہ اس کو مکرر استعمال کیا جائے، جیسے:

۱. زيد إما كاتب وإما أمي. ۲. أحمد إما أديب وإما شاعر.

۳. أسلم إما مهندس وإما طبيب. وغیرہ وغیرہ۔

"أو" کا استعمال جملہ استفہامیہ کی صورت میں بھی ہوسکتا ہے، جیسے:

۱. هل جاء زيد أو عمرو؟ ۲. هل بكى طفل أو شابّ؟

۳. أفتح أحمد باباً أو شباكاً؟ وغیرہ۔

لیکن چونکہ "أو" کے ذریعہ تعیین کا سوال نہیں ہوتا بلکہ دو امر میں سے کسی کے ساتھ بھی ثبوت حکم و نسبت کا سوال ہوتا ہے، اس لئے اس قسم کے سوال کا جواب صرف "نعم" اور "لا" کے ذریعہ دیا جاتا ہے۔

جبکہ "أم" کا معاملہ یہ ہے کہ ایک تو اس کا استعمال صرف استفہام کیلئے ہی ہوتا ہے، دوسرا یہ کہ سوال تعیین و تحدید کا ہوتا ہے، اس لئے کہ سائل پیشگی طور پر ثبوتِ حکم کا علم رکھتا ہے، صرف اسے تعیین و تحد[illegible] ضرورت [illegible] ہے، جیسے:

۱. أزيد جاء أم عمرو؟ ۲. أكتاب عندك أم قلم؟

۳۔ أ هذا أخوك أم هذا؟

تینوں سوالوں پر غور کر کے دیکھ سکتے ہیں کہ سائل ثبوت حکم یعنی آنے کا سوال نہیں کرتا بلکہ زید وعمرو دونوں میں سے کون آیا؟ اس بات کی تعیین کا سوال کر رہا ہے، اس لئے اس قسم کے سوالات کا جواب "نعم" اور "لا" کے ذریعہ نہیں دیا جاتا، بلکہ نام کی تعیین کے ساتھ جواب مطلوب ہوتا ہے۔

"أم" کے تعلق سے ایک دوسری بات بھی بہت اہمیت کی حامل ہے، اس کی طرف بھی توجہ دینے کی ضرورت، ذیل میں اسے ملاحظہ کیا جائے:

۱۔ استفہام صرف ہمزہ کے ذریعہ ہو۔

۲۔ ہمزہ استفہام کے بعد جو کلمہ ہو اسی طرح کا کلمہ "أم" کے بعد بھی ہونا چاہیے، یعنی ہمزہ کے بعد اگر اسم ہے تو "أم" کے بعد بھی اسم ہونا چاہیے، اگر فعل ہے تو فعل اور اگر حرف ہے تو حرف ہونا چاہیے۔

۳۔ "أم" کا استعمال صرف استفہام کے لئے کیا جاتا ہے، غیر استفہام میں اس کا استعمال نہیں کیا جاتا۔

☆

# (۴) حروف ایجاب کا موقع استعمال

حروف ایجاب چھ ہیں، اور وہ یہ ہیں:

۱. نعم ۲. بلى ۳. أجل ۴. جير ۵. إن ۶. إي.

باہم ان کے درمیان کچھ معنوی فروق ملحوظ ہوتے ہیں، ہم ایک کو دوسرے کی جگہ اللٹپ استعمال نہیں کر سکتے، ان کی تفصیل ذیل میں ملاحظہ کریں:

۱۔ نعم کا استعمال ایسے سوال کے جواب میں ہوگا جہاں سائل کے سوال کے مضمون کو جوں کا توں رکھنا مقصود ہو، یعنی مثبت کو مثبت اور منفی کو منفی، جیسے سوال کرنے والے نے کہا:

هل جاء زيد؟ آپ نے جواب دیا: نعم، یعنی جاء زيد.

دوسرا سوال:

هل ما جاء زيد؟ آپ نے جواب دیا: نعم، یعنی ما جاء زيد.

۲۔ بلى کا استعمال ایسے موقع پر کیا جاتا ہے جبکہ سوال استفہام انکاری کے پیرایہ میں ہو اور اس کا جواب اثبات میں دینا مقصود ہو، جیسے سائل کا سوال کرنا:

أليس زيد عالماً؟ آپ نے جواب میں کہا: بلى، یعنی هو عالم.

یا کوئی جملہ خبریہ منفی ہو اور اس کا اثبات کرنا مقصود ہو تو جواباً بلى کا استعمال کیا جا سکتا ہے، جیسے کوئی کہے: لم يقم زيد، آپ نے جواباً عرض کیا: بلى، یعنی "قد قام" کیوں نہیں، کھڑا تو ہوا۔

۳۔ إي، سائل کو مثبت جواب دینا مقصود ہو تو اس کا استعمال کیا جاتا ہے، لیکن اس کے لئے ایک شرط یہ ہے کہ قسم کے ساتھ اس کا استعمال ہوتا ہے، جیسے: هل كان كذا، آپ نے جواباً کہا: إي والله، (بخداہاں)۔

۴۔ أجل، جير، اور إن، کسی جملہ خبریہ کی تصدیق مقصود ہو تو ان کا استعمال کیا جاتا ہے، جیسے کوئی کہے: جاء زيد، آپ نے کہا: أجل یا جير یا إنّ، یعنی یہ بات صحیح ہے۔

# (۵) تحذیر کا بیان

عربی زبان کے قواعد میں اس کی ایک خاص اہمیت ہے، وجہ اس کی یہ ہے کہ یہاں پر بغیر کسی ظاہری عامل کے ایک یا ایک سے زیادہ اسماء حالت نصب میں ہوتے ہیں، جیسے: **إياك و الأسد، إياك والبدعة، إياك و إضاعة الوقت**، اس طرح کی ترکیب کسی کام یا چیز سے ڈرانے اور متنبہ کرنے کے لئے استعمال کی جاتی ہے، ظاہر ہے کسی اسم کی اعرابی حالت کی وضاحت عامل کی نسبت سے کی جاتی ہے، اس لئے تحذیر میں منصوب اسماء کی اعرابی حالت کی وضاحت کی خاطر موقع ومحل کی مناسبت سے کوئی فعل مقدر مانا جاتا ہے، مقدر ماننے کا مطلب الل ٹپ نہیں ہوتا، بلکہ حالات ومواقع سے جو بات سمجھ میں آرہی ہوتی ہے اس مناسبت سے کوئی فعل مقدر مان لیا جاتا ہے، مثال کے طور پر کہا جائے: "**إياك و عبادة الأصنام**" (خبردار بتوں کی پوجا مت کرنا)۔

ظاہر ہے اس عربی جملہ کا مزاج اور تیور صاف طور پر دلالت کرتا ہے کہ "**إياك**" سے پہلے کس طرح کا فعل مقصود ہے جو مقدر ہے، صاف طور پر سمجھ میں آتا ہے کہ اصل عبارت یوں بنتی ہے "**أحذّرك و أوصيك أن تجانب عبادة الأصنام**" لیکن چونکہ تحذیر و تنبیہ کرنا مقصود ہے اس لئے صرف ان مختصر الفاظ کو سارے مقدرات کا عرق نچوڑ کر ان کے سپرد کر دیا گیا۔

کبھی تحذیر کے معنی اسم کو مکرر لاکر بھی پیدا کئے جاتے ہیں، جیسے: **الطريق الطريق، الصبي الصبي، الحيّة الحيّة**، یہاں بھی ایسا ہی کوئی فعل مقدر ہوتا ہے جس کا تقاضا موقع ومحل کر رہا ہوتا ہے، مثلاً آپ گاڑی چلا رہے ہیں، سامنے سے کوئی بچہ زد میں آیا چاہتا ہے، آپ کی نظر اس کی طرف نہیں ہے، کسی نے بآواز بلند آپ کو متنبہ کرتے ہوئے کہا: **الصبي الصبي**، یعنی **أحذر الصبي**.

# (٦) اسم تفضیل کا بیان

اس میں کسی اسم کی صفت کی زیادتی کو دوسرے اسم کی صفت کے مقابلہ میں بیان کیا جاتا ہے، جیسے: **زید أکرم من عمرو، أحمد أشجع من خالد**، وغیرہ، اس کی صرفی تفصیلات آپ نے صرف کی کتابوں میں پڑھی ہونگی، اس کے استعمال کے تین طریقے ہیں:

۱۔ اضافت کے ساتھ، جیسے: **زید أفضل الناس.**

۲۔ الف لام کے ساتھ، جیسے: **زید الأفضل.**

۳۔ من کے ساتھ، جیسے: **زید أفضل من عمرو.**

دیگر تفصیلات آپ نے نحو کی کتاب میں پڑھی ہونگی۔

لیکن اس میں قابلِ غور ایک دوسری چیز ہے جس میں بالعموم طلباء سے غلطیاں ہوتی ہیں، وہ یہ کہ جن افعال کے اندر رنگ، عیب یا حلیہ کے معنی پائے جاتے ہیں یا جو ثلاثی مجرد کے بجائے ثلاثی مزید فیہ کے ابواب سے تعلق رکھتے ہیں، ان سب سے اسم تفضیل کا صیغہ **"أفعل"** کے وزن پر نہیں آتا ہے، بلکہ کسی ایسے فعل ثلاثی مجرد سے جس کے اندر مبالغہ اور زیادتی کے معنی پائے جاتے ہیں **"أفعل"** کا صیغہ بنایا جاتا ہے اور متعلقہ فعل جس سے **"أفعل"** کا صیغہ نہیں آتا، اس کا مصدر منصوب استعمال کیا جاتا ہے، جیسے:

(۱) هذه القلنسوة أشدّ بياضاً من هذه القلنسوة.

(۲) التفاح أكثر حمرةً من الرمان

(۳) أحمد أكثر عرجاً من أسلم.

(۴) إن زيداً أبلغ تأثيراً في قلوب الأصدقاء.

(۵) إن بكراً أكبر اشتياقاً لزيارة بيت الله.

(٦) إن شاهداً أعظم استخراجاً للمعاني الدقيقة.

(٧) إن كريماً أشدّ اعتناءً بحفظ الأحاديث النبوية.

(٨) إن خالداً أكثر تواضعاً من أخيه.

(٩) إن ساجداً أشدّ إكراماً لأساتذته.

نوٹ: تقابل کے معنی ادا کرنے کے لئے عربی میں ایک دوسری تعبیر بھی ہے جس کا استعمال بکثرت ہوتا ہے، وہ ہے "بالنسبة إلى كذا" یا "بالنسبة لكذا" جیسے کہنا ہو:

یہ کتاب اس کتاب سے نسبتاً زیادہ آسان ہے، تو اس کو عربی میں یوں تعبیر کیا جاسکتا ہے: هذا الكتاب سهل بالنسبة إلى هذا الكتاب.

ایسے ہی کہنا ہو: "یہ بچہ اس بچے سے نسبتاً زیادہ سمجھ دار ہے"، اس کو عربی میں یوں تعبیر کرسکتے ہیں: هذا الطفل عاقل بالنسبة لهذا الطفل.

☆

# (۷) اضافت کا بیان

اضافت کی دو قسمیں ہیں: ا۔لفظی ۲۔معنوی۔

لفظی یہ کہ مضاف صیغۂ صفت ہو (اسم فاعل، اسم مفعول، صفت مشبہ) اور اپنے معمول کی طرف مضاف ہو، جیسے: خالق الأرض و السماء، حسن الوجه، مغلوب الحال، وغیرہ۔

معنوی یہ کہ مضاف اولاً صیغہء صفت ہو ہی نہیں، اور اگر ہو بھی تو اپنے معمول کی طرف مضاف نہ ہو، جیسے: كتاب زيد، ريشة قلم، كاتب الملك، أمين الأمة، رائد القوم، وغیرہ۔

اضافت کی دیگر تفصیلات آپ نے نحو کی کتابوں میں پڑھی ہونگی، یا آئندہ آپ کو پڑھنے کا موقع ملے گا، سر دست ہمارے پیش نظر یہ بات ہے کہ اردو زبان میں اضافت کی ترکیب دو طرح سے مستعمل ہے اور دونوں کے درمیان قدرے معنوی فرق بھی پایا جاتا ہے۔

ایک ترکیب اضافی یوں ہوتی ہے، جیسے آپ کہیں: یہ میری کتاب ہے، وہ تیرا قلم ہے، یہ میرا گھر ہے۔

ان کی عربی تعبیر بالترتیب یوں ہوگی:

هذا كتابي، ذلك قلمك، هذه داري.

دوسری ترکیب اضافی یوں مستعمل ہے، جیسے آپ کہیں: یہ کتاب میری ہے، وہ قلم تیرا ہے، یہ گھر میرا ہے، وغیرہ۔

اس دوسری اردو ترکیب اضافی کو عربی میں معہود اضافی ترکیب سے تعبیر کرنا درست نہ ہوگا، بلکہ اس کے لئے لام حرف جار کا استعمال کیا جائے گا، لہذا مذکورہ بالا اردو جملوں کی بالترتیب عربی ترکیب یوں ہوگی: هذا الكتاب لي، ذلك القلم لك، هذه الدار لي.

دونوں طرح کی اضافت کی مثالوں کا ایک جدول ہم ذیل میں پیش کرتے ہیں تا کہ سمجھنے میں مزید آسانی پیدا ہو جائے:

| اردو | عربی | اردو | عربی |
|---|---|---|---|
| یہ شہر کی چہار دیواری ہے | هذا سور المدينة | یہ چہار دیواری شہر کی ہے | هذا السور للمدينة |
| وہ مدرسہ کا ہاسٹل ہے | ذلك رواق المدرسة | وہ ہاسٹل مدرسہ کا ہے | ذلك الرواق للمدرسة |
| وہ شہر کا ہاسپٹل ہے | ذلك مستشفى المدينة | وہ ہاسپٹل شہر کا ہے | ذلك المستشفى للمدينة |
| یہ بچوں کی کتاب ہے | هذا كتاب الأطفال | یہ کتاب بچوں کی ہے | هذا الكتاب للأطفال |
| وہ مدرسہ کی عمارت ہے | ذلك مبنى المدرسة | وہ عمارت مدرسہ کی ہے | ذلك المبنى للمدرسة |
| وہ میرے کمرے کی کھڑکی ہے | ذلك شباك غرفتي | وہ کھڑکی میرے کمرے کی ہے | ذلك الشباك لغرفتي. |

## تنبیہ

اضافت کی ایک قسم اور ہے جس میں ایک اسم بصورت مضاف مستعمل ہوتا ہے، لیکن درحقیقت وہ صفت کے ہی معنی دیتا ہے، یعنی صفت ہی بظاہر ترکیب میں مضاف واقع ہو رہی ہوتی ہے، جیسے:

١. زيد متخصّص في مختلف الفنون.

٢. أحمد يعمل في شتّى المجالات.

٣. النجاة في الصدق و لو كان فيه كبير مشكلة و عظيم مشقة.

مذکورہ بالا جملے بالترتیب مندرجہ ذیل جملوں کے ہم معنی ہوتے ہیں:

١ . زيد متخصّص في علوم مختلفة.

٢ .أحمد يعمل في مجالات شتّى.

٣.النجاة في الصدق و لو كان فيه مشكلة كبيرة و مشقة عظيمة.

اسی طرح کبھی لفظ "کلّ" اور "جمیع" جو تاکید کے واسطے وضع کئے گئے ہیں بصورت مضاف مستعمل ہوتے ہیں، جیسے:

١ .جاء ني كلّ التلاميذ.

٢ .لعب كلّ الأطفال.

٣.حضر كلّ الرجال في المحكمة.

٤.سافر جميع أصدقائي.

٥ .صلّى جميع المسلمين العيد في الأسبوع الماضي.

مذکورہ بالا جملے بالترتیب مندرجہ ذیل جملوں کے ہم معنی ہیں:

١ .جاء ني التلاميذ كلّهم.

٢ .لعب الأطفال كلّهم.

٣.حضر الرجال كلّهم في المحكمة.

٤.سافر أصدقائي جميعهم.

٥ .صلّى المسلمون جميعهم العيد في الأسبوع الماضي.

نوٹ: آج کل بطور خاص عربی اخبار وصحافت میں اضافت کی ایک جدید ترکیب بھی استعمال ہورہی ہے جو قدیم عربی کتب میں مستعمل نہیں ہے، لیکن عربی قواعد کی رو سے کسی طور غلط نہیں ہے، وہ یہ کہ دو اسموں کو ایک ساتھ معطوف علیہ اور معطوف بنا کر کسی اسم مضاف الیہ کا مضاف بنا دیا جائے، جیسے آپ کہیں: ''میں نے زید کی کتاب وکاپی خرید لی'' تو اس کی

معروف ومعہود تعبیر تو یہ ہے کہ ہم اسے یوں تعبیر کریں: ''اشتریت کتاب زید و کرّاسته''؛ لیکن جدید استعمال کے مطابق ہم اس کی تعبیر یوں بھی کر سکتے ہیں: '' اشتریت کتاب و کرّاسة زید''، گو یہ ترکیب اپنے استعمال کے اعتبار سے جدید ہے لیکن عربی قواعد کی کچھ بھی خلاف ورزی اس میں نہیں، ذیل میں ہم اس ترکیب کی بھی کچھ مثالیں درج کر دیتے ہیں تا کہ ذہنی مناسبت پیدا ہو جائے:

| عربی | اردو |
|---|---|
| عندي قلمُ و حقيبةُ زيد | میرے پاس زید کا قلم اور بستہ ہے |
| سُرِقت كتبُ و أقلامُ أحمد | احمد کی کتابیں اور قلم چوری ہو گئے |
| فرّ أساتذةُ و طلّابُ المدرسة | اسکول کے طلبہ اور اساتذہ بھاگ گئے |
| مات صديقُ و ابنُ أسلم | اسلم کے دوست اور لڑکے کا انتقال ہو گیا |
| مرض والدُ و والدةُ خالد | خالد کے والد اور والدہ بیمار ہو گئے |

# (۸) اسماء عدد کی بحث

عربی زبان میں گنتی کے اسماء اپنے قواعد کی رو سے قدرے مشکل معلوم ہوتے ہیں، لیکن ذرا سی توجہ سے ان قواعد پر نظر دوڑائی جائے تو وہ کچھ بھی مشکل نہیں رہتے۔

اولاً اتنی بات یاد رکھنا چاہئے کہ کسی چیز کی ایک یا دو کی گنتی بتانے کے لئے "واحد" اور "اثنین" کا استعمال بالعموم نہیں کیا جاتا، بلکہ اس شئ کو اگر نکرہ استعمال کرلیا جائے تو ایک کے معنی از خود پیدا ہو جاتے ہیں، جیسے کہا جائے: ''میرے پاس ایک کتاب ہے''، تو ہم بآسانی کہہ سکتے ہیں: "عندي كتاب"، ''میرے پاس ایک قلم ہے''، اس کی عربی تعبیر یوں ہوگی: "عندي قلم".

اسی طرح دو کی گنتی بتانے کے لئے اسم کے آخر میں الف نون لگا کر تثنیہ بنادیں تو دو کے معنی پیدا ہو جاتے ہیں، الگ سے "اثنین" کا لاحقہ لگانے کی ضرورت نہیں، جیسے: ''میرے پاس دو کتابیں ہیں'' اس کی عربی تعبیر ہوگی: "عندي كتابان"، ''میرے پاس دو قلم ہیں'' اس کا عربی ترجمہ ہوگا: "عندي قلمان".

اب مسئلہ رہ جاتا ہے تین، یعنی "ثلاثة" سے، تو اصل مسئلہ اسماء اعداد میں تین، یعنی "ثلاثة" سے ہی شروع ہوتا ہے، لہذا یاد رکھنا چاہئے کہ "ثلاثة" سے "عشرة" تک مذکر اشیاء کے لئے اسماء عدد کو مؤنث یعنی ''ۃ'' کے ساتھ، اور مؤنث اشیاء کے لئے مذکر یعنی بغیر ''ۃ'' کے استعمال کرتے ہیں، جیسے کہنا ہو: ''تین لڑکے'' تو اس کو عربی میں یوں تعبیر کریں گے: "ثلاثة أولاد"، اور ''تین لڑکیوں کے لئے'' عربی ہوگی: "ثلاث بنات". اس بات کو اچھی طرح ذہن نشیں رکھنا چاہئے، ہم ذیل میں تین سے دس تک کا ایک جدول بنا دیتے ہیں، انہیں غور سے دیکھیں اور ذہن نشیں کرنے کی کوشش کریں:

| | | | |
|---|---|---|---|
| ثلاثةُ أولادٍ | تین لڑکے | ثلاث بناتٍ | تین لڑکیاں |
| أربعةُ أولادٍ | چار لڑکے | أربع بناتٍ | چار لڑکیاں |
| خمسةُ أولادٍ | پانچ لڑکے | خمس بناتٍ | پانچ لڑکیاں |
| ستةُ أولادٍ | چھ لڑکے | ستّ بناتٍ | چھ لڑکیاں |
| سبعةُ أولادٍ | سات لڑکے | سبع بناتٍ | سات لڑکیاں |
| ثمانيةُ أولادٍ | آٹھ لڑکے | ثمان بناتٍ | آٹھ لڑکیاں |
| تسعةُ أولادٍ | نو لڑکے | تسع بناتٍ | نو لڑکیاں |
| عشرةُ أولادٍ | دس لڑکے | عشر بناتٍ | دس لڑکیاں |

نوٹ: مذکورہ بالا مثالوں کو دیکھ کر آپ نے اندازہ لگا لیا ہوگا کہ جس شی کی گنتی بتانی ہو اس کو اسماء عدد یعنی "ثلاثة" سے "عشرة" کے بعد جمع مکسور کی صورت میں لایا جائیگا۔

پھر اب گیارہ اور بارہ کے لئے عربی میں "أحد عشر" اور "اثنا عشر" مذکر اسماء کے لئے، اور "إحدى عشرة" اور "اثنتا عشرة" مؤنث اسماء کے لئے استعمال کیا جائیگا، یعنی موافق قیاس، جیسے:

| | | | |
|---|---|---|---|
| أحد عشر رجلاً | گیارہ آدمی | إحدى عشرة امرءةً | گیارہ عورتیں |
| اثنا عشر رجلاً | بارہ آدمی | اثنتا عشرة امرءةً | بارہ عورتیں |

نوٹ. مذکورہ بالا مثالوں کے اندر آپ نے دیکھا کہ جس شی کی گنتی "أحد عشر، اثنا عشر"، یا "إحدى عشرة، اثنتا عشرة" کے ذریعہ لائی گئی تو خود اس اسم کو مفرد منصوب لایا گیا، خاص طور پر اسے یاد رکھنے کی ضرورت ہے۔

پھر اب تیرہ سے انیس تک (ثلاثة عشر سے تسعة عشر) تک یوں ہوگا کہ جس چیز کی گنتی بتانی مقصود ہو تو دیکھا جائیگا کہ وہ مذکر ہے یا مؤنث، اگر مذکر ہے تو پہلے جزء کو مخالف قیاس اور دوسرے جزء کو موافق قیاس لایا جائیگا، جیسے: ''تیرہ مرد'' کے لئے: ثلاثة

عشر رجلاً، اور "تیرہ عورتیں" کے لئے: ثلاث عشرة امرء ة، ہوگا، ذیل میں ہم ایک جدول بنادیتے ہیں اسے بغور دیکھیں اور مشق کرنے کی کوشش کریں:

| عربی | اردو | عربی | اردو |
|---|---|---|---|
| ثلاثة عشر رجلاً | تیرہ آدمی | ثلاث عشرة امرء ةً | تیرہ عورتیں |
| أربعة عشر رجلاً | چودہ آدمی | أربع عشرة امرء ةً | چودہ عورتیں |
| خمسة عشر رجلاً | پندرہ آدمی | خمس عشرة امرء ة | پندرہ عورتیں |
| ستة عشر رجلاً | سولہ آدمی | ستّ عشرة امرء ةً | سولہ عورتیں |
| سبعة عشر رجلاً | سترہ آدمی | سبع عشرة امرء ة | سترہ عورتیں |
| ثمانية عشر رجلاً | اٹھارہ آدمی | ثماني عشرة امرء ةً | اٹھارہ عورتیں |
| تسعة عشر رجلاً | انیس آدمی | تسع عشرة امرء ةً | انیس عورتیں |

نوٹ: أحد عشر سے تسعة عشر کے دونوں اجزاء مبنی برفتحہ ہوتے ہیں، لیکن اثنا عشر اور اثنتا عشر کا پہلا جزء معرب ہوتا ہے، (اسے تثنیہ کا اعراب دیا جاتا ہے) اور دوسرا جزء مبنی برفتحہ۔

اور عشرون و دیگر عقود (ثلاثون، أربعون، خمسون، ستّون، سبعون، ثمانون، تسعون) مذکر و مؤنث کے لئے یکساں استعمال ہوتے ہیں، جیسے عشرون رجلاً و عشرون امرء ةً، اوپر بتایا گیا تھا کہ "ثلاثة عشر" سے "تسعة عشر" تک کا ممیّز مفرد منصوب ہوتا ہے، اسی طرح "عشرون" اور دیگر عقود کا ممیّز مفرد منصوب ہوتا ہے۔

پھر اکیس بائیس (أحد و عشرون و اثنان و عشرون) کا استعمال موافق ہی ہوگا، یعنی مذکر کے لئے "أحد و عشرون، اثنان و عشرون" کے لئے "إحدى و عشرون، اثنتان و عشرون"۔

پھر تیس سے ننانوے (ثلاثة و عشرون سے تسعة و تسعون) تک اوپر جو اصول ذکر کئے گئے ہیں ان کی روشنی میں استعمال کیا جائے، یعنی مذکر کے لئے: "ثلاثة و عشرون رجلاً"، اور مؤنث کے لئے: "ثلاث و عشرون امرءةً"۔

ظاہر ہے "عشرون" مذکر و مؤنث دونوں کے لئے برابر ہے، لیکن اس کا پہلا جزء مذکر کے لئے "ثلاثة" اور مؤنث کے لئے "ثلاث" خلاف قیاس استعمال ہوگا، ذیل میں اس کا ایک جدول پیش کیا جاتا ہے:

| عربی | اردو | عربی | اردو |
|---|---|---|---|
| عشرون رجلاً | بیس مرد | عشرون امرءةً | بیس عورتیں |
| أحد و عشرون رجلاً | اکیس مرد | إحدى و عشرون امرءةً | اکیس عورتیں |
| اثنان و عشرون رجلاً | بائیس مرد | اثنتان و عشرون امرءةً | بائیس عورتیں |
| ثلاثة و عشرون رجلاً | تیئیس مرد | ثلاث و عشرون امرءةً | تیئیس عورتیں |
| أربعة و عشرون رجلاً | چوبیس مرد | أربع و عشرون امرءةً | چوبیس عورتیں |
| خمسة و عشرون رجلاً | پچیس مرد | خمس و عشرون امرءةً | پچیس عورتیں |
| ستّة و عشرون رجلاً | چھبیس مرد | ستّ و عشرون امرءةً | چھبیس عورتیں |
| سبعة و عشرون رجلاً | ستائیس مرد | سبع و عشرون امرءةً | ستائیس عورتیں |
| ثمانية و عشرون رجلاً | اٹھائیس مرد | ثماني و عشرون امرءةً | اٹھائیس عورتیں |
| تسعة و عشرون رجلاً | انتیس مرد | تسع و عشرون امرءةً | انتیس عورتیں |
| ثلاثون رجلاً | تیس مرد | ثلاثون امرءةً | تیس عورتیں |
| أحد و ثلاثون رجلاً | اکتیس مرد | إحدى و ثلاثون امرءة | اکتیس عورتیں |
| اثنان و ثلاثون رجلاً | بتیس مرد | اثنتان و ثلاثون امرءة | بتیس عورتیں |

| ثلاثة و ثلاثون رجلاً | تینتیس مرد | ثلاث و ثلاثون امرأة | تینتیس عورتیں |
|---|---|---|---|
| أربعة و ثلاثون رجلاً | چوتیس مرد | أربع و ثلاثون امرأة | چوتیس عورتیں |
| خمسة و ثلاثون رجلاً | پینتیس مرد | خمس و ثلاثون امرأة | پینتیس عورتیں |
| ستّة و ثلاثون رجلاً | چھتیس مرد | ستّ و ثلاثون امرأة | چھتیس عورتیں |
| سبعة و ثلاثون رجلاً | سینتیس مرد | سبع و ثلاثون امرأة | سینتیس عورتیں |
| ثمانية و ثلاثون رجلاً | اڑتیس مرد | ثماني و ثلاثون امرأة | اڑتیس عورتیں |
| تسعة و ثلاثون رجلاً | انتالیس مرد | تسع و ثلاثون امرأة | انتالیس عورتیں |
| أربعون رجلاً | چالیس مرد | أربعون امرأة | چالیس عورتیں |
| أحد و أربعون رجلاً | اکتالیس مرد | إحدى و أربعون امرأة | اکتالیس عورتیں |
| اثنان و أربعون رجلاً | بیالیس مرد | اثنتان و أربعون امرأة | بیالیس عورتیں |
| ثلاثة و أربعون رجلاً | تینتالیس مرد | ثلاث و أربعون امرأة | تینتالیس عورتیں |
| أربعة و أربعون رجلاً | چوالیس مرد | أربع و أربعون امرأة | چوالیس عورتیں |
| خمسة و أربعون رجلاً | پینتالیس مرد | خمس و أربعون امرأة | پینتالیس عورتیں |
| ستّة و أربعون رجلاً | چھیالیس مرد | ستّ و أربعون امرأة | چھیالیس عورتیں |
| سبعة و أربعون رجلاً | سینتالیس مرد | سبع و أربعون امرأة | سینتالیس عورتیں |
| ثمانية و أربعون رجلاً | اڑتالیس مرد | ثماني و أربعون امرأة | اڑتالیس عورتیں |
| تسعة و أربعون رجلاً | انچاس مرد | تسع و أربعون امرأة | انچاس عورتیں |
| خمسون رجلاً | پچاس مرد | خمسون امرأة | پچاس عورتیں |
| أحد و خمسون رجلاً | اکاون مرد | إحدى و خمسون امرأة | اکاون عورتیں |
| اثنان و خمسون رجلاً | باون مرد | اثنتان و خمسون امرأة | باون عورتیں |

| ثلاثة و خمسون رجلاً | ترپن مرد | ثلاث و خمسون امرأة | ترپن عورتیں |
|---|---|---|---|
| أربعة و خمسون رجلاً | چون مرد | أربع و خمسون امرأة | چون عورتیں |
| خمسة و خمسونرجلاً | پچپن مرد | خمس و خمسون امرأة | پچپن عورتیں |
| ستّة و خمسون رجلاً | چھپن مرد | ستّ و خمسون امرأة | چھپن عورتیں |
| سبعة و خمسون رجلاً | ستاون مرد | سبع و خمسون امرأة | ستاون عورتیں |
| ثمانية و خمسون رجلاً | اٹھاون مرد | ثماني و خمسون امرأة | اٹھاون عورتیں |
| تسعة و خمسون رجلاً | انسٹھ مرد | تسع و خمسون امرأة | انسٹھ عورتیں |
| ستّون رجلاً | ساٹھ مرد | ستّون امرأة | ساٹھ عورتیں |
| أحد و ستون رجلاً | اکسٹھ مرد | إحدى و ستون امرأة | اکسٹھ عورتیں |
| اثنان و ستون رجلاً | باسٹھ مرد | اثنتان وستون امرأة | باسٹھ عورتیں |
| ثلاثة و ستون رجلاً | ترسٹھ مرد | ثلاث و ستون امرأة | ترسٹھ عورتیں |
| أربعة وستون رجلاً | چونسٹھ مرد | أربع و ستون امرأة | چونسٹھ عورتیں |
| خمسة و ستون رجلاً | پینسٹھ مرد | خمس و ستون امرأة | پینسٹھ عورتیں |
| ستة و ستون رجلاً | چھیاسٹھ مرد | ستّ و ستون امرأة | چھیاسٹھ عورتیں |
| سبعة و ستون رجلاً | سڑسٹھ مرد | سبع و ستون امرأة | سڑسٹھ عورتیں |
| ثمانية و ستونرجلاً | اڑسٹھ مرد | ثمان و ستون امرأة | اڑسٹھ عورتیں |
| تسعة و ستون رجلاً | انہتر مرد | تسع و ستون امرأة | انہتر عورتیں |
| سبعون رجلاً | ستر مرد | سبعون امرأة | ستر عورتیں |
| أحد و سبعون رجلاً | اکہتر مرد | إحدى و سبعون امرأة | اکہتر عورتیں |
| اثنان و سبعون رجلاً | بہتر مرد | اثنتان و سبعون امرأة | بہتر عورتیں |

| ثلاثة و سبعون رجلاً | تہتر مرد | ثلاث و سبعون امرأة | تہتر عورتیں |
|---|---|---|---|
| أربعة و سبعون رجلاً | چوہتر مرد | أربع و سبعون امرأة | چوہتر عورتیں |
| خمسة و سبعون رجلاً | پچہتر مرد | خمس و سبعون امرأة | پچہتر عورتیں |
| ستة و سبعون رجلاً | چھہتر مرد | ستّ و سبعون امرأة | چھہتر عورتیں |
| سبعة و سبعون رجلاً | ستہتر مرد | سبع و سبعون امرأة | ستہتر عورتیں |
| ثمانية و سبعون رجلاً | اٹہتر مرد | ثمان و ثمانون امرأة | اٹہتر عورتیں |
| تسعة و سبعون رجلاً | اناسی مرد | تسع و سبعون امرأة | اناسی عورتیں |
| ثمانون رجلاً | اسی مرد | ثمانون امرأة | اسی عورتیں |
| أحد و ثمانون رجلاً | اکیاسی مرد | إحدى و ثمانون امرأة | اکیاسی عورتیں |
| اثنان و ثمانون رجلاً | بیاسی مرد | اثنتان و ثمانون امرأة | بیاسی عورتیں |
| ثلاثة و ثمانون رجلاً | تراسی مرد | ثلاث و ثمانون امرأة | تراسی عورتیں |
| أربعة و ثمانون رجلاً | چوراسی مرد | أربع و ثمانون امرأة | چوراسی عورتیں |
| خمسة و ثمانون رجلاً | پچاسی مرد | خمس و ثمانون امرأة | پچاسی عورتیں |
| ستة و ثمانون رجلاً | چھیاسی مرد | ستّ و ثمانون امرأة | چھیاسی عورتیں |
| سبعة و ثمانون رجلاً | ستاسی مرد | سبع و ثمانون امرأة | ستاسی عورتیں |
| ثمانية و ثمانون رجلاً | اٹاسی مرد | ثمان و ثمانون امرأة | اٹاسی عورتیں |
| تسعة و ثمانون رجلاً | نواسی مرد | تسع و ثمانون امرأة | نواسی عورتیں |
| تسعون رجلاً | نوے مرد | تسعون امرأة | نوے عورتیں |
| أحد و تسعون رجلاً | اکانوے مرد | إحدى و تسعون امرأة | اکانوے عورتیں |
| اثنان و تسعون رجلاً | بانوے مرد | اثنتان و تسعون امرأة | بانوے عورتیں |

| | | | |
|---|---|---|---|
| ثلاثة و تسعون رجلاً | ترانوے مرد | ثلاث و تسعون امرأة | ترانوے عورتیں |
| أربعة و تسعون رجلاً | چورانوے مرد | أربع و تسعون امرأة | چورانوے عورتیں |
| خمسة و تسعونرجلاً | پچانوے مرد | خمس و تسعون امرأة | پچانوے عورتیں |
| ستة و تسعون رجلاً | چھیانوے مرد | ستّ و تسعون امرأة | چھیانوے عورتیں |
| سبعة و تسعون رجلاً | ستانوے مرد | سبع و تسعون امرأة | ستانوے عورتیں |
| ثمانية و تسعون رجلاً | اٹھانوے مرد | ثمان و تسعون امرأة | اٹھانوے عورتیں |
| تسعة وتسعون رجلاً | ننانوے مرد | تسع و تسعون امرأة | ننانوے عورتیں |
| مأة رجلٍ | ایک سومرد | مأةامرأةٍ | ایک سوعورتیں |
| ألف رجلٍ | ایک ہزارمرد | ألف امرأةٍ | ایک ہزارعورتیں |
| مأة ألف رجلٍ | ایک لاکھ مرد | مأة ألف امرأةٍ | ایک لاکھ عورتیں |
| مليون رجلٍ | دس لاکھ مرد | مليون امرأةٍ | دس لاکھ عورتیں |

# (۹) اعداد وصفی

کسی اسم کی پوزیشن اور حیثیت بتانے کے لئے اسماء اعداد سے "فاعل" کا وزن بنایا جاتا ہے، جیسے: "ثلاثة" سے "ثالث"، أربعة سے رابع، وغیرہ۔

"ثلاثة" کے معنی "تین" کے اور "ثالث" کے معنی "تیسرا" کے ہوتے ہیں، ایسے ہی "أربعة" کے معنی چار کے، اور "رابع" کے معنی "چوتھا" کے ہوتے ہیں، ذیل میں ہم ایک سے سو تک اعداد وصفی کی ایک فہرست تیار کرتے ہیں تاکہ مسئلہ بالکل واضح ہو جائے:

| عربی | اردو |
|---|---|
| الأول | پہلا |
| الثاني | دوسرا |
| الثالث | تیسرا |
| الرابع | چوتھا |
| الخامس | پانچواں |
| السادس | چھٹا |
| السابع | ساتواں |
| الثامن | آٹھواں |
| التاسع | نواں |
| العاشر | دسواں |
| الحادي عشر | گیارہواں |
| الثاني عشر | بارہواں |

| | |
|---|---|
| الثالث عشر | تیرہواں |
| الرابع عشر | چودہواں |
| الخامس عشر | پندرہواں |
| السادس عشر | سولہواں |
| السابع عشر | سترہواں |
| الثامن عشر | اٹھارہواں |
| التاسع عشر | انیسواں |

نوٹ: "عشرون" سے "تسعون" تک کے عقود سے "فاعل" کا وزن نہیں بناتے، بلکہ ان کو معرّف باللام کردینے سے وصفیت کے معنی پیدا ہوجاتے ہیں، جیسے: "عشرون" سے "العشرون" و قس على ذلك البواقي.

| عربی | اردو |
|---|---|
| العشرون | بیسواں |
| الحادي و العشرون | اکیسواں |
| الثاني والعشرون | بائیسواں |
| الثالث والعشرون | تئیسواں |
| الرابع و العشرون | چوبیسواں |
| الخامس والعشرون | پچیسواں |
| السادس والعشرون | چھبیسواں |
| السابع والعشرون | ستائیسواں |
| الثامن والعشرون | اٹھائیسواں |

| | |
|---|---|
| التاسع و العشرون | انتیسواں |
| الثلاثون | تیسواں |
| الحادي و الثلاثون | اکتیسواں |
| الثاني و الثلاثون | بتیسواں |
| الثالث و الثلاثون | تینتسواں |
| الرابع و الثلاثون | چونتیسواں |
| الخامس و الثلاثون | پینتسواں |
| السادس و الثلاثون | چھتیسواں |
| السابع و الثلاثون | سینتسواں |
| الثامن و الثلاثون | اڑتیسواں |
| التاسع و الثلاثون | انتالسواں |
| الأربعون | چالسواں |
| الحادي و الأربعون | اکتالسواں |
| الثاني و الأربعون | بیالسواں |
| الثالث و الأربعون | تینتالسواں |
| الرابع و الأربعون | چوالیسواں |
| الخامس و الأربعون | پینتالسواں |
| السادس و الأربعون | چھیالسواں |
| السابع و الأربعون | سینتالسواں |
| الثامن و الأربعون | اڑتالسواں |

| | |
|---|---|
| التاسع و الأربعون | انچاسواں |
| الخمسون | پچاسواں |
| الحادي و الخمسون | اکاونواں |
| الثاني و الخمسون | باونواں |
| الثالث و الخمسون | ترپنواں |
| الرابع و الخمسون | چونواں |
| الخامس والخمسون | پچپنواں |
| السادس و الخمسون | چھپنواں |
| السابع و الخمسون | ستاونواں |
| الثامن و الخمسون | اٹھاونواں |
| التاسع والخمسون | انسٹھواں |
| الستّون | ساٹھواں |
| الحادي و الستون | اکسٹھواں |
| الثاني و الستون | باسٹھواں |
| الثالث و الستون | ترسٹھواں |
| الرابع والستون | چوسٹھواں |
| الخامس و الستون | پیسٹھواں |
| السادس و الستون | چھیاسٹھواں |
| السابع و الستون | سڑسٹھواں |
| الثامن و الستون | اڑسٹھواں |

| | |
|---|---|
| التاسع ر الستون | انہتر واں |
| السبعون | ستر واں |
| الحادي و السبعون | اکہتر واں |
| الثاني و السبعون | بہتر واں |
| الثالث و السبعون | تیہتر واں |
| الرابع و السبعون | چوہتر واں |
| الخامس و السبعون | پچہتر واں |
| السادس و السبعون | چھیہتر واں |
| السابع و السبعون | ستہتر واں |
| الثامن و السبعون | اٹہتر واں |
| التاسع و السبعون | اناسیواں |
| الثمانون | اسیواں |
| الحادي و الثمانون | اکیاسیواں |
| الثاني و الثمانون | بیاسیواں |
| الثالث و الثمانون | تراسیواں |
| الرابع و الثمانون | چوراسیواں |
| الخامس و الثمانون | پچاسیواں |
| السادس و الثمانون | چھیاسیواں |
| السابع و الثمانون | ستاسیواں |
| الثامن و الثمانون | اٹھاسیواں |

| | |
|---|---|
| التاسع و الثمانون | نواسیواں |
| التسعون | نوے واں |
| الحادي و التسعون | اکّانوے واں |
| الثاني و التسعون | بانوے واں |
| الثالث و التسعون | ترانوے واں |
| الرابع و التسعون | چورانوے واں |
| الخامس و التسعون | پنچانوے واں |
| السادس و التسعون | چھیانوے واں |
| السابع و التسعون | سنتانوے واں |
| الثامن و التسعون | اٹھانوے واں |
| التاسع و التسعون | ننانوے واں |
| المأة | سواں |
| الألف | ہزارواں |

# (۱۰) اعداد مؤکد کا بیان

کبھی اعداد کو بتاکید بیان کرنا مقصود ہوتا ہے، اس وقت عربی میں اسماء اعداد کو معرّف باللام استعمال کیا جاتا ہے، جیسے: چاروں، پانچوں، چھیوں، ساتوں وغیرہ، ہم انہیں عربی میں یوں تعبیر کرسکتے ہیں: الأربعة، الخمسة، الستّة، السبعة وغیرہ،

ترکیب میں یہ صفت واقع ہوا کرتے ہیں، ذیل میں کچھ جملے ملاحظہ کیجئے جن میں اسماء اعداد کو مؤکد استعمال کیا گیا ہے:

| اردو | عربی |
|---|---|
| تینوں لڑکے آئے | جاء الأولاد الثلاثة |
| چاروں بچے پڑھ رہے ہیں | يقرء الأطفال الأربعة |
| پانچوں گاڑیاں کھڑی ہیں | السيّارات الخمس واقفة |
| چھیوں کتابیں گم ہوگئیں | فقدت الكتب الستّة |
| ساتوں دکانیں بند ہیں | أغلقت الدكاكين السبعة |
| آٹھوں ممالک متفق ہیں | اتفقت البلاد الثمانية |
| نووں صوبے خوشحال ہیں | الولايات التسعة مثرية |
| دسوں مدرسے بند ہیں | المدارس العشرة مغلقة |
| گیارہوں لڑکے بھاگ نکلے | لقد هرب الأولاد الأحد عشر |
| بارہوں پارٹیاں الیکشن میں کود پڑیں | لقد وثبت الأحزاب الاثنتا عشرة في ميدان الانتخابات |
| تیرہوں بچیاں رو پڑیں | قد تباكت الصبيات الثلاث عشرة |

## فصل چہارم:

# رہنما مضامین

## (۱) مطالعہ کی ضرورت

عربی تعبیر سے مناسبت پیدا کرنے کے لئے عربی ادب کی کتابوں کا مطالعہ از حد ضروری ہے، یوں بھی تعلیمی میدان میں مطالعہ کی اہمیت ہمارے ذہن وفکر کے لئے ایسی ہی ہے جیسی غذا کی اہمیت ہمارے جسم وصحت کے لئے، اور جس طرح اچھی غذا سے ہمارے جسم کا نشو ونما اچھا ہوتا ہے اسی طرح اچھی کتابوں کے مطالعہ سے ہمارا ذہنی اور فکری نشو ونما بھی بہتر ہوتا ہے، جس طرح کھانے پینے میں طبی اصولوں کی رعایت تندرستی قائم رکھنے کے لئے از حد ضروری ہے اسی طرح ذہن وفکر کی مثبت بالیدگی اور ترقی کے واسطے لکھنے پڑھنے کے مثبت اصولوں کی رعایت بھی اس سے کہیں زیادہ ضروری ہے، یہ بات خانۂ دل میں محفوظ رکھنے کی ہے کہ جس طرح کھانے کی ہر چیز کھانے کے قابل نہیں ہوتی اسی طرح ہر لکھی ہوئی کتاب بھی پڑھنے کی نہیں ہوتی۔

الفاظ وکلمات کی مثال بھی ہمارے گردوپیش پھیلی ہوئی چیزوں کی طرح ہے، جس طرح ہم کسی چیز کو صرف اچٹتی نظر سے دیکھ کر ہی کما حقہ جان نہیں پاتے، اسی طرح کسی لفظ یا کلمہ پر چلتے پھرتے نظر پڑ جانے سے ہم اس سے واقف نہیں ہو جاتے، یا وہ ہمارے حافظہ کا جزء نہیں بن جاتا، بلکہ بار بار کے مطالعہ کے نتیجہ میں جب کثرت سے ہماری ملاقات الفاظ و کلمات سے ہوتی ہے تو پھر ہمارے اور ان کے درمیان ایک طرح کا رشتۂ شناخت قائم ہونے لگتا ہے، اور ہمارے اور ان کے درمیان آہستہ آہستہ گہرے تعلقات قائم ہونے لگتے ہیں، پھر ہمیں ان کے مزاج وافتاد سے واقفیت حاصل ہوتی ہے، اور ہم ان کے درجۂ حرارت اور ٹمپریچر سے کما حقہ واقف ہو جاتے ہیں، اس لئے مطالعہ تو ہر لکھنے پڑھنے والے شخص کی پہلی اور آخری ضرورت ہے، مطالعہ کے بغیر ہماری مثال اس غبارہ کی سی ہے جس میں ہوا نہ ہو۔

# مشاہیر کا ذوق مطالعہ

ادب وانشاء کے میدان میں جن لوگوں نے غیر معمولی کارنامے انجام دیئے ہیں، ذرا آپ ان کی زندگی کے ابتدائی ایام کی ورق گردانی کر کے دیکھیں کہ ان کی دلچسپی کے سامان آخر کن چیزوں کے اندر تھے؟

ان کے سب سے بہتر دوست کتابیں تھیں، وہ کتابوں ہی سے دل بھی بہلایا کرتے تھے اور ان ہی سے گزشتہ علماء ومفکرین اور ادباء کے افکار ونظریات سے آگاہی حاصل کرتے تھے، اور ان کی صحبت سے فیضیاب ہوتے تھے، آپ نے عالم عربی کے مشہور ومایۂ ناز ادیب و انشاء پرداز علی طنطاوی کا نام ضرور ہی سنا ہوگا، انہوں نے اپنی طالبعلمانہ زندگی کا ایک ہلکا سا نقشہ کھینچا ہے، اس میں آپ کے لئے بہت کچھ ہے، وہ ایک روڈ میپ کی طرح ہے، اگر آپ بھی اس راستہ پر چلنے لگیں تو مستقبل کے علی طنطاوی آپ بھی ہو سکتے ہیں، انہوں نے لکھا ہے:

میں نے اپنے ہم عمر لڑکوں میں سے کسی سے دوستی نہیں کی، اور میری عمر کے دیگر بچے جن کھیل کود کی چیزوں میں دلچسپی لیتے تھے میں قطعاً ان سے (خاندانی تربیت اور ماحول کے نتیجہ میں) دلچسپی نہیں لیتا تھا، مطالعہ کے سوا میرا کوئی مشغلہ نہ تھا جس میں میں اپنا وقت صرف کرتا۔

میں زیادہ تر وقت گھر پر گزارنے کا عادی تھا، کسی کسی دن تو میں تین تین سو صفحات تک مطالعہ کر جاتا، میرے مطالعہ کی عام شرح ۱۳۴۰ھ تا ۱۴۰۲ھ سو صفحہ سے کم نہیں رہی، پورے باسٹھ سال تک یہ میرا معمول رہا، اب ذرا حساب لگاؤ کتنے دن ہوئے، پھر ان میں سو سے ضرب کر کے دیکھو، میں نے کتنے صفحات مطالعہ کئے، صرف یہی نہیں، میں نے اس کے علاوہ جو مجلات ورسائل دیکھے ان کا حساب الگ ہے۔

میں مراجع کی کتابوں کو ہضم کرنے کی ایسی ہی کوشش کرتا جیسی کوشش پیاسی زمین بارش کے پانی کو جذب کر لینے کی کرتی ہے، استاد کسی کتاب کی طرف اشارہ کرتا اور ہم فوراً اس کا مطالعہ شروع کر دیتے اگر وہ ہماری لائبریری میں ہوتی، اور اگر ہمارے پاس نہ ہوتی تو ہم فوراً اسے خرید لیتے۔

درجہ چھ پرائمری کا طالب علم ہوتے ہوئے میں نے اس چھوٹی سی عمر میں کتنی کتابوں کا مطالعہ کرلیا تھا اگر میں تمہیں بتاؤں تو شاید تمہیں یقین نہ آئے۔

[لم أتخذ لي يوماً رفيقاً من لداتي، ولا صديقاً من أقراني،و لم أكن (بحكم تربيتي ووضع أسرتي) أعرف الطريق إلى شيء من اللهو الذي كان يلهوبمثله أمثالي ، فلم يكن أمامي عمل أنفق فيه فضل وقتي ، و أشغل به نفسي إلا المطالعة .

(ذكريات علي الطنطاوي ١ / ١٥٩ـ ١٦٠).

أمضي يومي أكثره في الدار أقرأ ، و ربما مرّ عليّ يوم أقرأ فيه ثلاث مأة صفحة و معدّل قرائتي مأة صفحة من سنة ١٣٤٠ه إلى هذه السنة ١٤٠٢ه، اثنتان و ستون سنة ، احسبوا كم يوماً فيها ، واضربوها بمأة ، تعرفوا كم صفحة قرأت .....هذا غير النظر في الجرائد و المجلات.

(ذكريات علي الطنطاوي ١/ ١٦٢).

وكنت أستوعبها استيعاب التربة العطشى ماء المطر، وكان يدلّنا على الكتاب فأسرع الى قرائته ان كان في مكتبتنا أو الى شرائه ان لم يكن عندنا .

(ذكريات علي الطنطاوي ١/ ١١٩)

و لو حدّثتكم عن الكتب التي قرأتها و أنا في تلك السنّ و أنا تلميذ في السنة السادسة الابتدائية لما صدّقتم.

(ذكريات علي الطنطاوي ١/ ٩٢)

مولانا عبدالعزیز میمن برصغیر میں عربی ادب کے نامور ادیبوں میں سے تھے، لاکھوں عربی اشعار ان کے نوک زبان رہتے تھے، حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کی تعریف کی ہے، ڈاکٹر خورشید رضوی ان کے بارے میں لکھتے ہیں:

''انہوں نے مطالعہ میں کیسی جانکاہ محنت کی تھی، اس کا اندازہ اس بات سے ہوگا کہ ایک روز از روئے شفقت انہوں نے میرے حافظہ کی تعریف فرمائی، تو میں نے عرض کیا کہ حافظہ تو دراصل آپ کا ہے کہ اس پیرانہ سالی میں آپ کو اس قدر ادبی سرمایہ نوک زبان ہے، فرمایا: نہیں، آپ ایک بار سن کر یاد کر لیتے ہیں، جب کہ میں نے یہ سب کچھ سو سو مرتبہ نظر سے گزارا ہے،

بے محنت پیہم کوئی جوہر نہیں کھلتا
روشن شررِ تیشہ سے ہے خانۂ فرہاد

خود حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی رحمۃ اللہ علیہ نے شوق مطالعہ اور کثرت کتب بینی کے نتیجہ میں اپنی ایک آنکھ کھودی، جو طبی احتیاط درکار تھی شوق مطالعہ نے وہ نہ ہونے دیا، جس کی وجہ سے آپ ہمیشہ کے لئے اپنی ایک آنکھ سے محروم ہو گئے، لیکن یہ یاد رکھئے کہ اس بے مثال مطالعہ نے ان کو وہاں پہونچا دیا جہاں بہت کم لوگ پہونچ پاتے ہیں، عرب وعجم نے ان کے فضل وکمال کی شہادت دی، عالم عربی کے بے مثال اور مایۂ ناز ادیب علی طنطاوی کی شہادت سنئے اور سر دھنئے، وہ کہتے ہیں:

''غیر عربوں نے بھی علوم عربیہ سے اشتغال رکھا، یہاں تک کہ اس میں امامت کا درجہ حاصل کیا، کسی نے نحو کے اندر، کسی نے صرف واشتقاق کے اندر، کسی نے کثرتِ روایت کے اندر، بلکہ زیادہ تر علوم عربیہ کے ماہرین غیر عرب ہی ہوئے، لیکن شاذ ونادر ہی ایسا ہوا ہوگا کہ ان علماء غیر عرب کے اندر کوئی ایسا گذرا ہو جس کے اندر ایسا بلند ادبی ذوق رہا ہو جیسا کہ شیخ ابوالحسن ندوی کے اندر ہم نے دیکھا، لہذا بالفرض اگر ان کا عربی الاصل ہونا نسب کے راستہ ثابت نہ بھی ہوتا، تب بھی ان کی عربیت پر کوئی حرف نہ آتا کہ انہوں نے ادب کے راستہ اپنی

عربیت ثابت کردی ہے"۔

[قد يشتغل غير العربي بعلوم العربية حتى يكون إماماً فيها ،في اللغة و النحو و الصرف و الاشتقاق و في سعة الرواية ، بل إن أكثر علماء العربية كانوا ( في الواقع) من غير العرب ، و لكن من النادر أن يكون فيهم من له هذا الذوق الأدبي الذي نعرفه لأبي الحسن ، فلو لم تثبت عربيته بصحة النسب لثبتت بأصالة الأدب]

(الشيخ أبو الحسن الندوي كما عرفته
بقلم الدكتور يوسف القرضاوي ص١٥٨)

## مطالعہ کیسے کریں؟

مطالعہ کرنے کے طریقے الگ الگ ہو سکتے ہیں، لیکن پھر بھی مبتدی طلبہ کے لئے طریقۂ مطالعہ ایک مسئلہ ضرور ہے، بہت کچھ پڑھ لینے اور علمی ترقی کے بعد ہر شخص اپنے طور پر ایک طریقہ مطالعہ کا اختیار اور ایجاد کر سکتا ہے، لیکن ابتدائی دور میں طلبہ کے لئے مفید طریقہ یہی ہو سکتا ہے کہ کتاب کی عبارت اتنی بلند آواز سے ضرور پڑھیں کہ کم از کم وہ خود اپنی آواز کو سن سکیں، اس کے کئی ایک فائدے ہیں، نمبر ایک یہ کہ تلفظ اور مخارج کی درستگی ہوگی یا اسکی انہیں فکر ہوگی، نمبر دو یہ کہ فکر و توجہ میں یکسوئی پیدا ہوگی، نمبر تین یہ کہ آواز کان میں پڑنے کی وجہ سے مضمون کتاب کو سمجھنے میں آسانی ہوگی، خاموش مطالعہ کے لئے عقل میں پختگی، علم میں زیادتی اور مطالعہ میں کثرت و تنوع کا پایا جانا ضروری ہے، ورنہ نگاہ تو کتاب پہ ہوگی مگر دماغ کہیں اور ہوگا۔

دوسری بات یہ کہ جو کتاب بھی پڑھنا مطلوب ہو اسے ابتدائی مرحلہ میں تین بار پڑھا جائے، پہلی بار سرسری طور پر یوں کہ پوری کتاب بس پڑھتے چلے جائیں، اس سے مضمون کتاب کا دھندلا سا اثر ذہن پر نقش ہو جائیگا، اور مضمون کا اجمالی خاکہ دماغ پر مرتسم ہو جائیگا، اور

یہ اندازہ ہو جائیگا کہ اس میں کیا بات کہی گئی ہے۔

دوسری بار حل لغات اور تحقیق الفاظ کے ساتھ یوں کہ جس لفظ کے معنی معلوم نہ ہوں تو ان کی تحقیق لغت کے سہارے کر لی جائے، اور پھر سیاق وسباق پر غور کر کے اس کے مفہوم کی طرف سے اطمینان حاصل کر لیا جائے۔

تیسری بار یوں کہ جب حل لغات کے ساتھ پوری کتاب پڑھ لی جائے تو ان الفاظ کے معانی ازبر کر کے اب بغیر ڈکشنری کی مدد کے پوری کتاب روانی کے ساتھ مطالعہ کرنے کی کوشش کی جائے، مبتدی طلبہ کے لئے ایک دو سال تک یہ طریقہ بہت زیادہ مفید ہے، پھر اس کے بعد اپنے ذوق وطبیعت کے اعتبار سے مختلف طریقے اختیار کئے جا سکتے ہیں۔

☆

# (۲) ذوق کی رہنمائی

یہ انسان کی منفرد خصوصیت ہے کہ کثرت مزاولت وممارست کے نتیجہ میں اس کے اندر ایک خاص طرح کا سلیقہ اور ذوق پروان چڑھتا ہے، جو اسے متعلقہ کام کو انجام دینے کے لئے رہنما ثابت ہوتا ہے، ذوق وسلیقہ کا تعلق دنیا کے ہر کام سے ہے، ایک معمار کو دیکھو ایک عرصہ تک دیوار کی جوڑائی کا کام کرتے رہنے سے اس کے اندر ایک خاص طرح کی مہارت پیدا ہو جاتی ہے، شروع شروع میں اینٹوں پر اینٹیں رکھ کر دیوار کھڑی کرنے میں اس نے بھی دشواری محسوس کی ہوگی، لیکن ایک عرصہ تک کام کرتے رہنے کی برکت سے اس کے اندر ایک خاص طرح کا تجربہ اور مہارت پیدا ہو جاتی ہے، پھر تو ہاتھ جھٹکتا ہوا اینٹیں رکھتا چلا جاتا ہے، اور خشت اول سے ثریا تک دیوار سیدھی کھڑی ہوتی چلی جاتی ہے، ایک شخص بار بار کھانا پکانے کی وجہ سے ماہر باورچی بن جاتا ہے، دیگ سے اٹھنے والی بھاپ کی بو سے وہ اس کی پیندی کی حرارت کا اندازہ لگا لیتا ہے، اور اس کا اندازہ بالکل صحیح ثابت ہوتا ہے، ایک نبض شناس مریض کی نبض پر انگلی رکھ کر اس کی اندرونی کیفیات کا اندازہ لگا لیتا ہے، ٹھیک اسی طرح ایک زبان وبیان کا ماہر بھی جس نے سالہا سال تک کتابوں کی دنیا میں صحرانوردی کی ہو، جس نے لائبریریوں کی خاک چھانی ہو، الفاظ وکلمات کے معانی ومطالب جاننے کے لئے کتابوں کے سمندر میں غواصی کی ہو، تعبیرات واسلوب بیان کو سمجھنے میں غیر معمولی جدوجہد کی ہو، زبان و ادب کے ماہر اساتذہ کی صحبت میں رہا ہو، تو اس کے اندر ایک طرح کا ادبی ذوق وسلیقہ پیدا ہو جاتا ہے، جس سے اس کا ادبی اور لغوی شعور بہت زیادہ بیدار اور حساس ہو جاتا ہے، وہ الفاظ و معانی کا رازداں بلکہ محرم راز بن جاتا ہے، پھر تو الفاظ وکلمات اس کے ہاتھ میں ایسے ہو جاتے ہیں جیسے کمہار کے ہاتھ میں گیلی مٹی، اب جو چاہے بنائے، چاہے تو مٹی کا گلاس بنائے، چاہے تو کوئی برتن بنائے، یا دنیا کی کوئی دوسری چیز، لیکن اس اسٹیج تک پہونچنے کے لئے کافی محنت و مطالعہ کی ضرورت ہے، یہ بات صرف آرزوؤں سے پیدا نہیں ہو سکتی۔

## ذوق کب بنتا ہے؟

لیکن اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ ایک دو مہینہ یا ایک دو سال محنت وشوق سے مطالعہ کر لینے کے بعد آپ کا ذوق ادب نہایت ہی عمدہ اور پختہ ہو جائیگا، اور ذوق کے شہپروں پر سوار ہو کر آپ ادبی دنیا کی سیر کرتے رہیں گے، بلکہ اس کے لئے سالہا سال تک آپ کو آنکھیں بند کر کے صرف کتابوں کی ورق گردانی کرنی پڑیگی، اساتذہ سے رجوع بھی کرتے رہنا ہوگا، ان کے مشوروں کے مطابق اپنے مطالعہ کا سفر بھی جاری رکھنا ہوگا، علم وادب کی دنیا میں ایک دو سال کے معنی کچھ بھی نہیں ہوتے، ایک عربی شاعر نے بہت ہی خوب کہا ہے:

أخي لن تنال العلم إلا بستة سأنبيک عن تفصيلها ببيان

ذكاء و حرص و اجتهاد وبلغة وصحبة أستاذ و طول زمان

ترجمہ: میرے بھائی چھ چیزوں کے بغیر تمہیں علم ہرگز حاصل نہیں ہوسکتا، میں ان چھیوں کو بالتفصیل بتاتا ہوں، اور وہ یہ ہیں: ذہانت، لگن، محنت، ذریعۂ مال، استاذ کی صحبت اور سالہا سال کی مدت۔

## صحیح اور پختہ ذوق کی ضرورت

تعبیر وانشاء اور ادب کے باب میں صحیح اور پختہ ذوق کی بڑی اہمیت ہے، جب تک کثرت ممارست ومزاولت کے نتیجہ میں آپ کا ذوق ادب وانشاء پروان چڑھ کر اعتبار کے قابل نہ ہو جائے اس وقت تک آپ کا سفر تشنۂ منزل رہیگا، ادب وانشاء کے باب میں خاص طور سے بعض مقامات اور کچھ باتیں ایسی ہوتی ہیں جن کو اصول وقواعد کی گرفت میں لانا تقریباً ناممکن ہوتا ہے، بلکہ ان کا ادراک مذاق صحیح سے ہی ہو پاتا ہے، ان کی مثال یہاں دینا شاید قبل از وقت ہو، لیکن اتنی بات یاد رکھیں: صرف قواعد کا ازبر ہو جانا کافی نہیں بلکہ بار بار کے مطالعہ اور مشق کے بعد ہی آپ عربی زبان وادب کا کما حقہ لطف لے سکتے ہیں، ایک اہل زبان کو دیکھو

جوخواب کے عالم میں کچھ بڑبڑاتا ہے، اور اس کی بات نحوی اور صرفی طور پر بالکل درست اور صحیح ہوتی ہے، حالانکہ اسے قواعد نحو وصرف یاد اور مستحضر بھی نہیں ہوتے، لیکن ماحول کے اثر سے اسے عربی زبان کا صحیح ذوق اور معرفت حاصل ہے، لہذا بے شعوری کے عالم میں بھی اس کی زبان سے عربی جملے بالکل درست اور صحیح نکلتے ہیں، یہ چیز اساتذہ کی صحبت ورہنمائی اور عربی ادب کی کتابوں کی کثرتِ مطالعہ سے آپ کے اندر بھی پیدا ہوسکتی ہے، بس آپ بھی آزما کے دیکھ سکتے ہیں۔

## ایک اہم اقتباس

دارالعلوم ندوۃ العلماء کے سابق معتمد تعلیمات جناب حضرت مولانا ڈاکٹر عبداللہ عباس ندوی رحمۃ اللہ علیہ ادبی ذوق کی کارفرمائی اور رہنمائی سے متعلق تحریر فرماتے ہیں:

''ادبی مقطوعہ کا اثر ادبی حس پر اس طرح ہوتا ہے جیسے بجلی کا کرنٹ کسی مادی جسم پر، برف کی ایک ڈلی یا آگ کی چنگاری جب جسم سے چھو جاتی ہے، تو اس کا اثر قبول کرنے کے لئے آگ یا برف کے فارمولے اور اس کی حقیقت اولی کی ضرورت نہیں ہوتی، بعینہ یہی حال کسی بات کے اثرات کا ہے، جس کے وقوع اور تاثیر کی کیفیت پیدا کرنے کے درمیان کوئی وقفہ نہیں ہوتا، جن لوگوں کو ادباء کی صحبت میں بیٹھنے سے ادبی ذوق ملتا ہے، شعراء کی محفلوں میں شرکت سے شعر کے محاسن کی تمیز ہوجاتی ہے، وہ ان صحبتوں یا محفلوں میں حسن بیان کے اسرار و رموز پر لکچر نہیں سنا کرتے، بلکہ صاحب ذوق کی لذت اندوزی، اس کے وجدان پر اہتزازی کیفیت کسی لفظ کو مکرر، سہ کرر دہرانا ان کے احساس و وجدان کے اندر ادبی قبولیت کا سوتا کھول دیتا ہے۔ (میرِ کارواں از حضرت مولانا عبداللہ عباس ندوی ص ۸۲)۔

آگے پھر اپنے استاذ گرامی جناب مولانا ناظم ندوی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالہ سے تحریر فرماتے ہیں: .....استاذی مولانا محمد ناظم ندوی فرمایا کرتے تھے: ''آم کی لذت، رنگ و بو اور چاشنی پر تم ایک کتاب لکھ سکتے ہو، لیکن اپنے قاری کو اس کی لذت سے اس درجہ آشنا نہیں

کرسکتے جس درجہ میں وہ شخص لذت آشنا ہوگا جس نے آم کی ایک قاش چکھ لی ہو"۔
(میرِ کارواں از حضرت مولانا عبداللہ عباس ندوی ص ۸۳)۔

آپ نے بھی اب تک صرف ونحو کی کتابوں کا مطالعہ کیا ہے اور دیگر کتابوں میں عربی زبان کے انواع واقسام کے آموں اور دیگر پھلوں اور میوہ جات کے ذائقہ کی تعریف پڑھی اور لوگوں سے سنی ہے، اب ادب کے راستے ذرا ان کو چکھنے کی کوشش کیجئے تاکہ آپ کے کام ودہن ان کی حقیقی لذت سے شادکام ہوسکیں، ایمان بالغیب کے بعد ایمان بالشہود کا بھی لطف لے سکیں۔

☆

# (۳) الفاظ کا ذخیرہ

زبان کی طلاقت وفصاحت اور قلم کی روانی وسلاست کا سارادارومدار اس بات پر ہے کہ آپ کے پاس الفاظ کا ذخیرہ کتنا ہے، الفاظ وکلمات زبان وبیان کی دنیا میں آپ کی سب سے بڑی پونجی ہیں، یہ پونجی آپ کے پاس جس قدر زیادہ ہوگی اسی قدر آپ کے اندر خود اعتمادی بھی زیادہ ہوگی، آپ خواہ جس قدر ممتاز مفکر اور دور اندیش مبصر ہوں لیکن اگر الفاظ ندارد ہیں تو آپ کی ساری فکر دھری کی دھری رہ جائیگی، آپ خود اپنے اندرون کی ہی ترجمانی کما حقہ نہیں کرسکیں گے، اور آپ کا دماغ علم وفکر کا مزار ثابت ہوکر رہ جائیگا، اس لئے مطالعہ اور درس کے دوران جو نئے الفاظ آپ کے سامنے آئیں انہیں ضرور ہی اپنے نوٹ بک میں لکھ لیں، اگر استاد سے معلوم ہوجائیں تو فبہا، ورنہ آپ خود عربی ڈکشنریوں کی مدد سے ان کے معنی تلاش کریں، اگر آپ بالکل مبتدی ہیں تو باقاعدہ اس کے لئے آپ کے پاس الگ کاپی ہونی چاہئے، اور ہر نیا لفظ لکھ کر اس کے معنی بھی لکھ لیں، اور باقاعدہ انہیں رٹیں، تا آنکہ آپ کو اس بات کا اطمینان ہوجائے کہ آپ ان کے حافظ ہوچکے، پھر انشاء ومضمون نگاری کے دوران یا ترجمہ کرتے وقت خود اپنا جائزہ بھی لیتے رہیں کہ جو الفاظ وکلمات آپ نے رٹے ہیں وہ آپ کے جزو دماغ بھی ہوئے یا نہیں، اگر اب بھی کچھ کمزوری آپ کو محسوس ہوتی ہے تو ان پر نظر ثانی کرتے رہیں، پھر آہستہ آہستہ ان شاء اللہ آپ کو یہ محسوس ہوگا کہ آپ کے حافظہ کے اندر اب بہت کچھ الفاظ کا ذخیرہ جمع ہوچکا ہے، پھر جب آپ بہت کچھ پڑھ چکے ہونگے تو آگے آپ کو زیادہ الفاظ لکھنے اور دیکھنے کی ضرورت نہیں پڑیگی، اگر آپ نے مطالعہ جاری رکھا تو وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ آپ کے حافظہ میں الفاظ کا ذخیرہ بھی روز افزوں طور پہ بڑھتا چلا جائیگا۔

## ایک غلط فہمی کا ازالہ

بعض اچھے اور سمجھ دار طلبہ کو جو صرف ونحو کے قواعد بہت ہی خوبی کے ساتھ سمجھتے اور ان کو ازبر کرنے کی کوشش بھی کرتے ہیں یہ غلط فہمی ہوتی ہے کہ ہماری عربی بالکل ٹھیک اور

درست ہے، سارے قواعد ہم سمجھتے ہیں، الگ سے عربی کے ڈھیر سارے الفاظ یاد کرنے اور رٹنے کی ضرورت نہیں، وہ بلاشبہ بڑی بھول میں ہیں، اگر وہ اپنی اس غلطی پر قائم رہے تو آئندہ انہیں بڑی ندامت اور افسوس ہوگا، کیونکہ کوئی کیسا ہی نشانہ باز کیوں نہ ہو، اڑتی چڑیا کو اپنے تیروں کا نشانہ بنالیتا ہو، اندھیرے میں بھی اس کا نشانہ خطا نہ کرتا ہو، لیکن شکار کرنے کے لئے بہر حال ترکش میں تیر کا ہونا ضروری ہے، صرف نشانہ باز ہو جانا، اور بغل میں کمان کا لٹکتا ہونا کافی نہیں، الفاظ وکلمات کا ذخیرہ آپ کے لئے ایسے ہی ہے جیسے شکاری کے لئے اس کا تیر، اس لئے اس خام خیالی میں نہیں رہنا چاہیے، پھر یہ الفاظ اندوزی کا کام اگر آپ نے دوران تعلیم نہیں کیا تو پھر بعد میں یہ کام آپ کے لئے کوئی آسان کام نہ ہوگا، اس لئے الفاظ کا ذخیرہ جمع کرنے کے لئے آپ ویسی ہی محنت کیجئے جیسی محنت ایک دنیا دار، حریص، مال کا پجاری، مال جمع کرنے کی خاطر نہایت ہی تندہی اور کفاکشی کے ساتھ رات دن تگ ودو کرتا ہے، بلکہ اس سے بھی کہیں زیادہ حرص، شوق ولگن اور جفاکشی کا ثبوت دیجئے، پھر تو آپ کے بڑھتے قدم کو کوئی روک نہیں سکتا۔

## لفاظی نہیں الفاظ اندوزی

مذکورہ بالا باتوں سے ہمارا مقصود یہ نہیں ہے کہ جب ڈھیر سارے الفاظ پر آپ کو دسترس حاصل ہو جائے تو بس اپنی گفتگو اور تحریروں میں لفاظی کرتے پھریں، اور الفاظ کے زور پر اپنے کو انشاء پرداز اور ادیب کہلوانے کی سعیٔ لا حاصل کریں، بلکہ ہمارا مقصود یہ ہے کہ ایک معتد بہ الفاظ کا ذخیرہ آپ کے پاس ضرور ہونا چاہئے، اور یہ ذخیرہ آپ کو جب حاصل ہوگا جب آپ کو اس کی فکر بھی ہوگی، ورنہ بہت سے ایسے لوگ بھی ہیں جنہیں مطالعہ کا ذوق بھی حاصل ہے، کثرت سے کتب بینی بھی کرتے ہیں، تاہم جب کتاب ہاتھ سے الگ ہو جائے تو پھر سارے پڑھے ہوئے الفاظ پلٹ کر واپس کتاب کے صفحات میں چلے جاتے ہیں، اور ان کے دماغ میں سوائے کچھ دھندلی سی یادوں، مدھم سی پرچھائیوں اور جاں بلب نقوش کے کچھ بھی نہیں ہوتا۔

جی ہاں! مجھے اچھی طرح اس بات کا احساس ہے کہ اب وہ زمانہ نہیں رہا جب کہ لوگ الفاظ کے گورکھ دھندے کیا کرتے تھے، اور لوگ ان کے الفاظی اور طلسماتی کرشمہ سازیوں پر ہائے ہائے کیا کرتے تھے، بلکہ اب زمانہ بہت زیادہ حقیقت شناس، بامعنی اور بامقصد ہو چکا ہے، اب ادب وفکر کے درمیان حقیقی ہم آہنگی کے بغیر ادب و زندگی ہم رکاب نہیں ہو سکتے، گویا ہم کہہ سکتے ہیں: زمانہ خود کو دہرا رہا ہے، یا خود کو دریافت کر رہا ہے، قرآن کریم اسی فکری اور حقیقت شناس ادب کی سچی تصویر ہے، دوسرے لفظوں میں ہم یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ ادبِ اسلامی ہی اس دور کی دریافت اور انتخاب ہے، گو کہ اس کے لئے عناوین بدلے ہوئے ہیں، ہو سکتا ہے کل کو یہ عناوین بھی صریح اور بالکل واضح ہو جائیں، لیس ذلک علی اللہ بعزیز۔

☆

# (۴) مضمون نگاری کا فن

کسی بھی موضوع پر کچھ لکھنا اور اپنے خیالات و معلومات کو یکجا کرنا مشکل تو ہے، لیکن اتنا بھی مشکل نہیں کہ ہمت ہار کے بیٹھ رہا جائے، بلکہ دنیا کے دوسرے کام جس طرح محنت، توجہ، یکسوئی اور لگن کے متقاضی ہوتے ہیں، اسی طرح مضمون نگاری کا فن بھی انسان سے محنت، توجہ اور لگن کا طالب ہوتا ہے، ہم اپنی نظر سے گرد و پیش کی بیشتر چیزیں سرسری طور پر دیکھنے کے عادی ہیں، ایک نظر دیکھتے ہیں اور گزر جاتے ہیں، لیکن مضمون نگاری کا فن ہم سے اس بات کا تقاضہ کرتا ہے کہ جس کسی عنوان پر بھی ہمیں خامہ فرسائی کرنا ہو تو موضوع پر صرف سرسری نظر ڈالنا اور سطحی معلومات کو صفحۂ قرطاس پر رقم کر دینا کافی نہ ہوگا، بلکہ اس کے لئے اولاً تو اپنے ذہن و دماغ کو نچوڑنا ہوگا، اگر متعلقہ موضوع پر اپنی معلومات کافی نہیں تو اس موضوع پر مطالعہ کرنا ہوگا، دوسروں نے اس کے بارے میں کیا کچھ لکھا ہے، لوگوں کی زبانوں پر اس کے بارے میں کیا کچھ جاری ہے، اس کا جائزہ بھی لینا پڑے گا۔

مضمون نگاری کے لئے انسان کو اپنے اندر تفکر، سوچ اور غور و فکر کا مزاج پیدا کرنا ضروری ہے، جو لوگ اپنے ذہن و دماغ کو زحمتِ غور و فکر نہیں دیتے ان کے دماغ کی مثال اس قیمتی اوزار کی سی ہے جو بیکار پڑے رہنے کی وجہ سے زنگ آلود ہو گیا ہو، اور اپنی افادیت کھو رہا ہو، انسان کی اہم خصوصیات میں سے یہ چیز ہے کہ وہ کسی مسئلہ پر غور و فکر کرے اور پھر کسی اہم نتیجہ تک پہونچے۔

مضمون نگاری کے لئے لوگوں نے مختلف اصول کتابوں میں لکھے ہیں، ان کی پابندی یقیناً فائدہ سے خالی نہیں، ان کا خیال کرتے ہوئے مشق و تمرین کرتے رہنا یقیناً اچھے نتیجے تک لے جانے کا ضامن ہوگا، لیکن میں آپ کو ایک الگ اور نہایت ہی سہل اور آسان سا راستہ بتاتا ہوں، اگر آپ ان کا خیال کرتے ہوئے اپنا علمی سفر جاری رکھیں، اور اپنے ذہن و دماغ کو کام میں لاتے رہیں تو بہت جلد آپ کے قلم میں صرف روانی ہی نہیں بلکہ طغیانی بھی آسکتی ہے۔

# ایک آسان تدبیر

میرے نزدیک مضمون نگاری کا سب سے زیادہ آسان، سہل اور فطری طریقہ یہ ہے کہ آپ اپنے دماغ کو متجسس بنائیں، اپنے گرد و پیش کی چیزوں پر غور کرنے کی عادت ڈالیں، فرض کیجئے آپ کی نظر ایک کھڑی بس پہ پڑی، اگر آپ اپنی جگہ پر ہی کھڑے رہے تو صرف اس کا ایک ہی زاویہ آپ کی نگاہوں کے سامنے ہوگا، لیکن اگر آپ نے اپنی جگہ تبدیل کر کے اس کو مختلف زاویوں اور سمتوں سے دیکھنے کی کوشش کی تو اس کے چاروں زاویے آپ کی نگاہوں کے سامنے ہونگے، اور آپ کی معلومات بھی ناقص نہ ہوگی، اور اگر آپ اس کے اندر داخل ہو کر مزید چیزوں کا جائزہ لیں تو آپ کے علم میں اور اضافہ ہوگا، یہی حال ہمارے فکر و خیال کا بھی ہے، ہم جس قدر اپنے ذہن و دماغ کو استعمال کریں گے اسی قدر ہمارے علم میں اضافہ ہوگا، اور ہم اپنے لئے اور دوسروں کے لئے مفید ہو سکیں گے، مثلاً ایک قلم کو لے لیجئے، اس کی ایک ظاہری شکل ہے، جو کسی کارخانے میں تیار ہوتی ہے، اس سے لکھنے کا کام لیا جاتا ہے، اس کی قیمت بھی معمولی ہوتی ہے، لیکن اس حقیر سے آلۂ کتابت پر غور کر کے آپ کئی صفحات پر مشتمل ایک قیمتی مضمون لکھ سکتے ہیں، جو دوسروں کے لئے بھی بہت کچھ معلومات وافادیت کا حامل ہو سکتا ہے، مثلاً آپ اپنے فکر و دماغ کو کام میں لا کر اور غور و فکر کر کے قلم کو جنبش دیتے ہوئے یوں لکھ سکتے ہیں:

"قلم صفحۂ قرطاس پر انسانی فکر و خیال کو نقش دوام بخشنے کا ایک نہایت ہی کارآمد ذریعہ ہے، اپنی ہیئت و شکل کے اعتبار سے بظاہر کوئی غیر معمولی شئ معلوم نہیں ہوتا، لیکن اپنے کردار اور کارنامہ کے لحاظ سے غیر معمولی حیثیت کا حامل ہے، وہ یوں کہ انسان خواہ جیسا بھی ہو، اس کی زندگی کی ایک حد متعین ہے، انسان خواہ جس قدر قیمتی اور انسانی سماج کے لئے غیر معمولی نافع ہو، لیکن ایک دن وہ داغ مفارقت دے جاتا ہے، اور اپنے ساتھ اپنی ساری صلاحیات بھی لے کر چلا جاتا ہے، لیکن قلم ہی وہ عظیم شئ ہے جو کہ انسان کی ساری صلاحیات اور اس کی تمام ذہنی اور فکری اندوختوں کو سمیٹ کر صفحۂ قرطاس پر ہمیشہ کے لئے محفوظ کر کے انہیں حیات جاوید عطا کر دیتا ہے۔

اگر قلم کی دولت ہمارے پاس نہ ہوتی تو انسانی تجربات اپنا تاریخی سفر جاری نہ رکھ

سکتے،اورانسانی معاشرہ بھی جانوروں کے معاشرہ کی طرح بے برگ وبار اور فرسودہ وعقیم ہوکر رہ جاتا،نہ ہم انسانی تاریخ سے واقف ہوتے اور نہ دوسروں کی ذہانتوں سے استفادہ کرنے کا ہمیں موقع ملتا،بس ہر شخص اپنے محدود دخول میں زندگی گزارتا اور مرجاتا اور بس،لیکن قلم کا بڑا احسان ہے کہ انسان اس کی مدد سے اپنے تمام ہی علمی،فکری،تاریخی،معاشرتی،ثقافتی،تمدنی،اور دیگر بہت سے انسانی اثاثوں کی بحسن وخوبی حفاظت کرسکا،اور اپنا تشخص وامتیاز پوری کائنات پر قائم کرنے میں یکسر کامیاب رہا''اس کو ہم عربی زبان میں یوں تعبیر کرسکتے ہیں:

إن القلم وسيلة مفيدة لرسم الفكر الإنساني على صفحة القرطاس و إعطائه الخلود و البقاء ،لايبدو بشكله و مظهره شيئاً عظيماً رغم مكانته المرموقة و منزلته الرفيعة من ناحية العمل و الصنعة، و ذاك أن الإنسان - مهما كان رفيع الشأن - تنتهي حياته لامحالة، والإنسان مهما كان غالياً و نافعاً للمجتمع البشري لكنه يفارق الحياة، و يذهب بجميع مواهبه و صلاحياته ، والقلم هو الذي يجمع جميع مواهب الإنسان و سائر ذخائره الذهنية والفكرية و العلمية و يدّخر ها في صفحات القرطاس و يعطيها الخلود و البقاء، و يصونها من الضياع و الفناء.

لولا القلم لما جرت الرحلة التاريخية لتجارب الإنسان، و بقي المجتمع البشري عقيماً جامداً لا يُثمِرُ ولا يلد كمجتمع البهائم و الأنعام من غير أن نعثر على التاريخ القديم للإنسان ولا سُنح لنا الاستفادة من ذكاء الآخرين، و عاش كل شخص في غلافه المحدود و مات، و لكن من فضل القلم و منته العظيمة أن نجح الإنسان بواسطته في حفظ الأسباب الإنسانية من العلم و الفكر و التاريخ و المعاشرة و الثقافة و المدنية و ما إلى ذلك، و تمكّن من إثبات ميزته و إحقاق تفرّده في الكون.

## دوسری تدبیر

نمبر دو پر مضمون نگاری کے لئے نہایت ہی بیدار مغزی اور یکسوئی کے ساتھ اپنی درسی کتب کا جن میں مختلف عناوین سے گوناگوں اسباق آپ پڑھتے ہیں بغور مطالعہ کریں،اوران

پر غور کریں، ان کے ابتدائیہ، اختتامیہ اور اغراض و مقاصد پر غور کریں، پھر ان کی نقل کی بھرپور کوشش کریں، اگر آپ ایسا کرنا شروع کر دیں تو پھر کوئی وجہ نہیں کہ اس عمل کے بعد آپ کے اندر مضمون نگاری کا سلیقہ اور ذوق پیدا نہ ہو۔

مختلف جرائد و مجلات کا اردو و عربی میں آپ مطالعہ کرتے ہیں، یہ سب کیا ہیں؟ یہ سب مضامین کا ہی تو مجموعہ ہوتے ہیں، آپ مختلف عناوین کے تحت لکھے گئے مضامین کو پڑھیں، اور یہ دیکھنے کی کوشش کریں کہ صاحب مضمون نے اپنے مضمون کو کس طرح شروع کیا ہے؟ اور اپنی باتوں کی ترتیب کس طرح قائم کرنے کی کوشش ہے؟ وغیرہ۔

اگر آپ ہزار اصول مضمون نگاری کے پڑھ لیں اور دوسروں کے لکھے ہوئے مضامین سے رہنمائی حاصل کرنے کی کوشش نہ کریں یا اسے اس راہ میں اہمیت کے قابل نہ سمجھیں تو ہزار محنت و شوق کے باوجود بھی خاطر خواہ فائدہ نہ ہوگا، جبکہ مذکورہ بالا نسخہ سہل اور فطری ہونے کے ساتھ ساتھ شارٹ کٹ طریقہ بھی ہے، وقت کی بچت کے ساتھ اس میں اپنے لکھے ہوئے مضمون کو رہنما مضمون کی روشنی میں خود چیک بھی کیا جا سکتا ہے، اس لئے کہ استاد کا ہر وقت دستیاب ہونا اور اس سے ہر وقت رہنمائی حاصل کرنا ایک مشکل اور دشوار امر ہے، جبکہ کتابیں ہر وقت کی ساتھی ہیں، اور ان کا در ہر وقت کھلا رہتا ہے۔

یہ ایک نہایت ہی سہل اور فطری طریقہ ہے، دنیا کے سارے کام ہم اسی طرز پر شعوری طور پہ بھی اور غیر شعوری طور پہ بھی سیکھتے اور کرتے ہیں، غور کیجئے، پہلی بار ماں کی گود میں ہم نے بولنا کس طرح سیکھا؟ ہم نے اپنی پوری زبان، تہذیب، ثقافت اور قومی اور اسلامی روایات کس طرح سیکھیں؟ ظاہر ہے اسی فطری طریقہ پر۔

## تیسری تدبیر

تیسرے نمبر پر مطالعہ کا ذوق پیدا کرنا بھی از حد ضروری ہے، مختلف موضوعات پر مختلف اصحاب قلم نے جو کچھ لکھا ہے ان کا مطالعہ ضرور ہونا چاہیے، لکھنے کا کام وہی کر سکتے ہیں جو پڑھنے کا کام بھی کرتے ہیں، جنہیں پڑھنے کا ذوق نہیں ان کے اندر لکھنے کا بھی ذوق پیدا نہیں ہو سکتا، مطالعہ سے متعلق بہت سی باتیں گزشتہ صفحات میں بالتفصیل زیر بحث آ چکی ہیں، ان کا مطالعہ آپ کے لئے مفید ہوگا۔

# (۵) ترجمہ کا فن

ترجمہ میں کسی مضمون کو ایک زبان سے دوسری زبان میں منتقل کرنے کا کام کیا جاتا ہے، اس لئے کئی اعتبار سے ترجمہ کا کام انشاء اور مضمون نگاری کے کام سے ذرا دشوار اور نازک ہوتا ہے، اس میں امانت داری اور اصل مضمون کی صورت و ہیئت کو بلا کم و کاست دوسری زبان میں منتقل کرنے کی ذمہ داری بہت نازک اور دقت طلب ہوتی ہے، اور مترجم کے گرد اصل مضمون کا حصار بھی تنگ ہوتا ہے، اسے اتنی آزادی حاصل نہیں ہوتی جتنی کہ اسے انشاء و مضمون نگاری میں حاصل ہوتی ہے، بلکہ وہ کسی اور کے نظریہ اور فکر کی تنگنائیوں میں محصور اور مقیّد ہوتا ہے، اور قدم قدم پر امانت و دیانت کے تقاضے پیر کی بیڑی بن کر سامنے آتے ہیں، لیکن مترجم کا کمال یہی ہے کہ وہ ان تمام پابندیوں اور مجبوریوں سے جوجھتے ہوئے اپنی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہو۔

ظاہر ہے کسی بات کو دوسری زبان میں منتقل کرتے وقت حرف بحرف ایک ایک چیز کی رعایت ممکن نہیں، لیکن پھر بھی ایک چیز قدرے مشترک کے طور پر ضرور ہوتی ہے جس کا لحاظ کرتے ہوئے ترجمہ کا کام انجام دیا جائے تو پوری دیانت و امانت کے ساتھ متعلقہ مضمون کو دوسری زبان میں منتقل کیا جا سکتا ہے، لیکن اس کے لئے وسیع مطالعہ کی ضرورت ہے، دونوں زبانوں کے اسالیب بیان، محاورے اور الفاظ و کلمات کے مواقع استعمال سے کامل واقفیت اور ذوقی مناسبت کا ہونا از حد ضروری ہے، اگر ایسا نہ ہو تو اصل بات مترجم کے خُرد بُرد کا شکار ہو کر کچھ سے کچھ ہو سکتی ہے، اور اصل مضمون سے کما حقہ فائدہ نہیں اٹھایا جا سکتا۔

## مشق و اجراء

ابتدائی طور پر ترجمہ کی مشق کرنے کے لئے مولانا عبدالماجد ندویؒ کی کتاب ''معلم الانشاء'' (اول، دوم) طلبہ کے لئے بہت ہی موزوں اور مناسب کتاب ہے، جو دارالعلوم ندوۃ العلماء کے نصاب درس میں شامل ہے، جس میں نحوی قواعد کی

مشق واجراء کی خاطر قواعد ہی کی روشنی میں تمرینات دی گئی ہیں، ان کی مشق کرنا بہت جلد طالبعلم کے اندر ترجمہ کا سلیقہ پیدا کرسکتا ہے، اس کے بعد جب بہت کچھ سلیقہ پیدا ہوجائے اور عربی عبارت نویسی کا ذوق پیدا ہونے لگے تو پھر حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی دامت برکاتہم کی کتاب ''معلم الانشاء'' حصہ سوم کا مطالعہ مفید ہوگا، اسی کے ساتھ اپنے مطالعہ کے حجم اور دائرہ کو بھی وسیع کرتے رہنے کی ضرورت ہے، ایسے ہی مختلف ترجمہ شدہ کتابوں کو ان کی اصل کے ساتھ مطالعہ میں رکھنا بھی مفید ہوسکتا ہے، جیسے حضرت مولانا سید ابوالحسن ندوی رحمہ اللہ کی کتاب "روائع إقبال" کا اردو ترجمہ ''نقوش اقبال''، "الطريق إلى المدينة" کا اردو ترجمہ ''کاروان مدینہ''، "ماذا خسر العالم بانحطاط المسلمين" کا اردو ترجمہ ''انسانی دنیا پر مسلمانوں کے عروج وزوال کا اثر''، اسی طرح اردو کتاب ''تقویۃ الایمان'' کا عربی ترجمہ "رسالة التوحيد"، ''محدثین عظام اوران کے علمی کارنامے'' کا عربی ترجمہ "أعلام المحدثين و مآثرهم العلمية" وغیرہ۔

اگر چاہیں تو اصل کتاب کے بعض حصوں کا ترجمہ کرکے ترجمہ شدہ کتاب کے مضمون سے اپنے ترجمہ کو چیک بھی کرسکتے ہیں، یہ ایک آسان اور سہل طریقہ ہے، اسی طرح دوسری چھوٹی موٹی چیزوں کا اپنے طور پر ترجمہ کرتے رہیں، اگر ممکن ہوسکے تو کسی استاذ سے اصلاح ورہنمائی کا کام بھی لیتے رہیں، جب کچھ سلیقہ پیدا ہوجائے تو کسی استاذ کی نگرانی میں کسی مفید مضمون کا ترجمہ کرکے اصلاح لیں، اور ممکن ہوسکے تو کسی رسالہ میں برائے اشاعت بھیج بھی سکتے ہیں، اس طرح آپ کے اندر خود اعتمادی پیدا ہوگی۔

## ایک اہم اقتباس

حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی نے اپنی کتاب ''معلم الانشاء'' حصہ سوم میں فن ترجمہ کے اصول بیان کرتے ہوئے بہت ہی قیمتی باتیں لکھی ہیں ان کی اہمیت کے پیش نظر ہم انہیں یہاں پر درج کئے دیتے ہیں:

ترجمہ کا کام انشاء کے کام سے مختلف ہے، انشاء میں ذہانت اور مشق بہت حد تک کافی ہوتی ہے، لیکن ترجمہ میں ذہانت اور مشق کافی نہیں بلکہ یہاں احتیاط اور کاوش کے ساتھ اچھا وسیع مطالعہ بھی ضروری ہے، جملوں اور عبارتوں کی ترکیب، ترتیب، نشست اور انداز کا سمجھنا اور پھر دوسری زبان میں اسی جیسی نشست اور انداز کلام کا لحاظ نہایت ضروری ہے۔

دو زبانوں میں لفظوں کی ترتیب بھی عموماً مختلف ہوتی ہے، کسی زبان میں فعل مقدم آتا ہے، کسی میں مؤخر، جیسے کہ عربی زبان میں فعل مقدم اور فاعل و مفعول مؤخر آتے ہیں، اور اردو میں اس کے برعکس ہے، اسی لئے آپ جب عربی کے کسی ایسے جملے کا ترجمہ اردو میں کریں گے جس میں فعل پہلے اور فاعل و مفعول بعد میں آیا ہے تو آپ اس جملے کے اردو الفاظ کی ترتیب میں فاعل و مفعول مقدم اور فعل مؤخر لائیں گے، اور عربی زبان کے مرکب اضافی کے ترجمے میں آپ اسی طرح ترتیب پلٹ کر استعمال کریں گے، ترجمہ کا یہی فطری طریقہ ہوگا۔

آپ کو اس بات کا بھی خیال رکھنا پڑے گا کہ کون سا جملہ اپنے لغوی معنوں کے ساتھ کیا محاورے کے معنی رکھتا ہے، اگر آپ ایک زبان کے کسی محاورے کا لغوی ترجمہ کریں گے تو اس کے معنی اور اس کی روح مفقود ہو جائے گی اور وہ جملہ سمجھا نہ جا سکے گا، اسی طرح ہر جملے کا اپنی اپنی زبان میں ایک معروف و مفہوم معنی و مطلب ہوتا ہے جو لغوی ترجمہ کرنے سے دوسری زبان میں منتقل نہیں ہو سکتا، اسی لئے جب تک آپ اس جملے کا ترجمہ دوسری زبان کے ایسے الفاظ یا ایسے جملے میں نہ کریں گے جو اسی معنی و مطلب کا کما حقہ یا قریب قریب ترجمہ و تعبیر ہو تو آپ کا ترجمہ صحیح نہ ہوگا۔

جملے میں الفاظ کی ترتیب بے معنی اور بے مقصد نہیں ہوا کرتی بلکہ وہ ترتیب و بندش جملے کو ایک خاص رنگ عطا کرتی اور معنی کا رخ اور اس کی کیفیت متعین کرتی

ہے،اسی لئے ہر زبان کی طبعی ترتیب الفاظ سے مختلف ہوکر جو جملہ بھی پایا جائے گا اس میں معنی کا ایک نیا اور مختلف انداز پایا جائے گا،تو جب ایسے جملے کا ترجمہ کریں تو ترتیب اور انداز کا خیال رکھئے۔

کما حقہ ترجمہ بہت مشکل کام ہے،لیکن اس کی کوشش کرنا از بس ضروری ہے،مگر اس طور پر کہ فصاحت اور سلاست میں خلل نہ آئے ،یہی ترجمہ کا کمال ہے۔

اگر آپ میں ترجمہ کرنے کے سلسلہ میں احتیاط و دیانت پائی جاتی ہے تو آپ ایسا بھی کر سکتے ہیں کہ عبارت کے مطلب اور اس کی روح کو اچھی طرح سمجھ کر اپنے الفاظ و اسلوب میں ان کے معانی کو منتقل کر دیں، بہر حال احتیاط شرط ہے،نمونہ کے طور پر آسان اور رواں زبان میں لکھی ہوئی عربی اور اردو کی کتابیں دیکھا کریں۔

☆☆☆

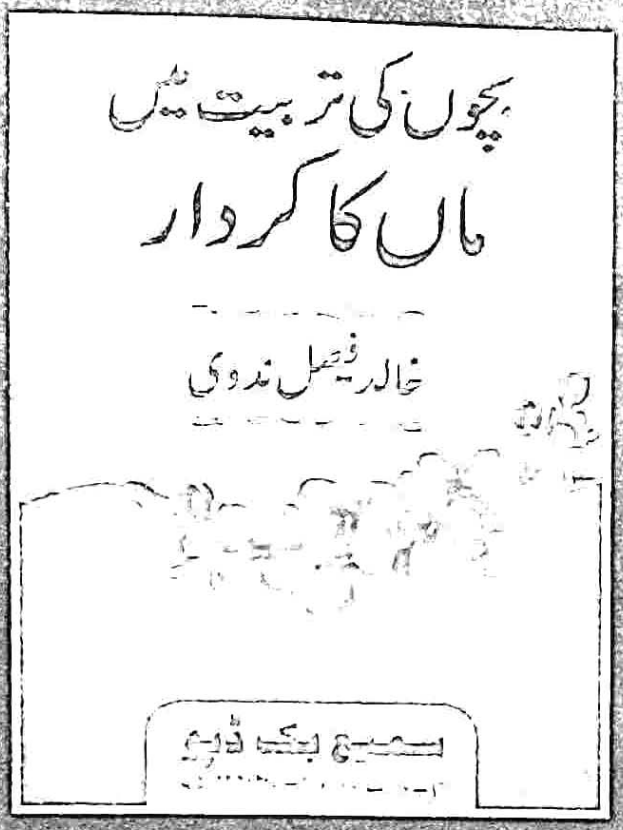

Designed by # alia Creation 9667957681

**Sami Book Depot**
Shabab Market, Nadwa Road, Lucknow-226020, U.P.
Mobile : 9936635816, 9935729057